کوڈ 4622

مطالعۂ حدیث

ایم اے علوم اسلامیہ

یونٹ: 1 تا 9

جلد نمبر 2

تالیف: پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی

ڈاکٹر معین الدین ہاشمی

شعبہ حدیث و سیرت
کلیہ عربی و علوم اسلامیہ
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

مطالعہ حدیث

برائے ایم اے علوم اسلامیہ

کوڈ 4622

پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی
ڈاکٹر معین الدین ہاشمی
شعبہ حدیث و سیرت
کلیہ عربی و علوم اسلامیہ
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

ایڈیشن اول ــــــــ 2004ء
اشاعت ششم ــــــــ 2010ء
تعداد اشاعت ــــــــ 4000
قیمت ــــــــ -/170 روپے
نگران طباعت ــــــــ محمد ریاض خان
طابع ــــــــ ولی بہادر سنز پرنٹرز، راولپنڈی
ناشر ــــــــ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

کورس ٹیم

چیئرمین:

پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی

تحریر:

ڈاکٹر معین الدین ہاشمی

نظر ثانی:

یروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی

رابطہ کار:

ڈاکٹر معین الدین ہاشمی

فہرست

یونٹ نمبر ①

کتاب العلم

از صحیح بخاری

یونٹ نمبر1-

کتاب العلم

کورس کا تعارف

عزیز طلبہ وطالبات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مطالعۂ حدیث (کورس کوڈ نمبر 4622) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس سلسلے کا دوسرا (کورس کوڈ نمبر 4621) بھی آپ کے زیر مطالعہ ہے۔ان دونوں کورسز کی آپس میں بہت گہری مناسبت ہے۔اس لئے مناسب ہوگا کہ آپ ترتیب کے ساتھ دونوں کتابوں کو باالالتزام پڑھیں۔

مطالعہ حدیث (کورس کوڈ نمبر 4621) کی کتاب اصولِ حدیث' تاریخ حدیث اور صحیح بخاری کے تعارف نیز ابتدائی ابواب کی روایات کے تشریحی نکات پر مشتمل ہے................ جب کہ اس کتاب میں پہلے صحیح بخاری کی ''کتاب العلم'' کی روایات پر بحث کی گئی ہے۔اور بعد میں سنن ابوداوٗد سے''کتاب الادب'' کی تمام روایات کا ترجمہ اور مناسب تشریح پیش کی گئی ہے۔

اس کتاب کی ترتیب میں کوشش کی گئی ہے کہ زبان سلیس، شستہ اور عام فہم ہو۔تاہم اس کے عربی متون اور نصوص کو سمجھنے کے لئے آپ کو اچھی خاصی محنت کرنا ہوگی۔آپ اس ضمن میں اپنے ٹیوٹر اور شعبہ حدیث وسیرت کے اساتذہ سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں..................

آپ پوری توجہ اور انہماک سے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔اُمید ہے آپ اسے مفید پائیں گے۔

والسلام

پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی

چیئرمین شعبہ حدیث وسیرت

26-07-2008

یونٹ کا تعارف

امام بخاری نے الجامع الصحیح کا آغاز "کتاب الوحی" سے کیا۔ اس میں یہ اشارہ تھا کہ عقائد و احکام تمام کے تمام کا مصدر و منبع وحی الٰہی ہے جو کہ علوم و معارف الٰہی کا سرچشمہ بھی ہے۔ اس کے بعد کتاب الایمان لائے، کیونکہ بندے پر اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ہیں ان میں سب سے بنیادی حق ایمان باللہ ہی ہے جس کے بغیر کسی عمل کا عند اللہ کوئی وزن نہیں۔ ایمان کی ان تفصیلات اور ایمان کے تقاضوں پر عمل کے لئے سب سے بڑی اساس علم ہے۔ علم کے بغیر نہ ایمان کے تقاضوں کو سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

زیر نظر یونٹ میں آپ علم کی اہمیت، قدر و منزلت اور اس سے متعلقہ شعبوں بالخصوص علم حدیث کے بارے میں بہت کچھ مطالعہ کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع عنایت فرمائے۔ آمین!

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

⇦ علم کی تعریف اور فضیلت علم پر بحث کر سکیں۔

⇦ علم کے مختلف گوشوں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

⇦ علم کے آداب جان سکیں۔

⇦ علم حدیث اور اس کے آداب اور اہم اصطلاحات معلوم کر سکیں۔

⇦ صحیح بخاری کتاب العلم کے متن کا براہ راست مطالعہ کر سکیں۔

کتاب العلم

43.بَابُ فَضْلُ الْعِلْمِ

علم کی فضیلت

بَاب فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى "يَرْفَعْ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ" وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ" وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا.

باب: علم کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مجادلہ میں) فرمایا: "جو تم میں ایمان دار ہیں اور جن کو علم ملا، اللہ ان کے درجے بلند کرے گا، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے" (سورہ طٰہ) میں فرمایا: "اے رب! میرے علم میں اضافہ کر"۔

❁❁❁

تشریحی نکات

امام بخاریؒ نے الجامع الصحیح کا آغاز 'کتاب الوحی' سے کیا، جس میں اشارہ تھا کہ عقائد واحکام تمام کے تمام کا منبع وحی الٰہی ہے اور علوم ومعارفِ الٰہی کا سرچشمہ محض وحی ہی ہے۔ اس کے بعد 'کتاب الایمان' لائے کیونکہ بندے پر اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ہیں ان میں سب سے بنیادی حق ایمان باللہ ہی ہے جس کے بغیر بارگاہ الٰہی میں کسی عمل خیر کا بھی کوئی وزن نہیں۔ کتاب الایمان کے بعد کتاب العلم کو رکھا تاکہ مرضیاتِ الٰہی یعنی کون سی شے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور کون سی ناپسند۔ ان کا علم بندے کو حاصل ہو۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ باب کے عنوان میں امام بخاری نے آیت قرآنی بھی وہی درج کی جس میں یہی ترتیب یعنی ایمان کے بعد علم کا ذکر آتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾

"اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطاء ہوا ہے درجے بلند کرے گا"۔ (المجادلۃ:۱۱)

...کی تعریف

علم کے معنی لغت میں جاننے کے ہیں۔ علم کی تعریف میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ ایک معروف تعریف یہ ہے:

((هُوَ صِفَةٌ يَتَجَلَّى بِهَا الْمَذْكُورُ لِمَنْ قَامَتْ هُوَ بِهِ قَامَتْ هِيَ بِهِ)).

"علم ایک ایسی صفت ہے جس سے روشن ہو جاتی ہے وہ چیز کہ جس سے اس کا تعلق ہے"۔

☜ امام بخاریؒ نے باب فضل العلم قائم کر کے ذیل میں دو قرآنی آیات نقل کر دی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام بخاریؒ کو اپنی شرط پر اس باب میں کوئی حدیث نہیں ملی لہٰذا دو آیات لکھ دیں۔

نوٹ: علم کی فضیلت پر درج ذیل قرآنی آیات کو مضمون کی شکل میں جمع کیجیے:

آل عمران: ۱۸	الانعام: ۱۱۹، ۱۴۴	یوسف: ۷۶
المجادلۃ: ۱۱	طٰہٰ: ۱۱۴	

❁❁❁

44. باب: من سئل علما وهو مشتغل في حديثه

باب: کسی شخص سے کوئی علمی بات پوچھی جائے اور وہ کسی بات میں مصروف ہو، تو بات پوری کر کے پوچھنے والے کی بات کا جواب دے

1-44 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَدِّثُ

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ لوگوں میں بیٹھے ہوئے ان سے باتیں کر رہے تھے، اتنے میں ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا: قیامت کب آئے گی؟

فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى إِذَا قَضٰى حَدِيثَهُ قَالَ أَيْنَ أُرَاهُ السَّائِلُ عَنْ السَّاعَةِ قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِذَا ضُيِّعَتْ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرْ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرْ السَّاعَةَ.

آپ اپنی باتوں میں مصروف رہے (دیہاتی کا جواب نہ دیا) بعض لوگ کہنے لگے، آپ نے دیہاتی کی بات سنی لیکن پسند نہ کی، اور بعض کہنے لگے نہیں آپ نے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ جب آپ اپنی باتیں پوری کر چکے تو میں سمجھتا ہوں یوں فرمایا وہ قیامت کو پوچھنے والا کہاں گیا اس دیہاتی نے کہا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: تو (سن لے) جب امانت (ایمان داری دنیا سے) اٹھ جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ اس نے کہا ایمان داری کیوں کر اٹھ جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کام نااہل لوگوں کے سپرد کئے جانے لگیں۔

❁❁❁ ❁❁❁

تشریحی نکات

- گزشتہ باب میں امام بخاریؒ نے فضیلت علم کو بیان کیا۔ اب تحصیل علم کے آداب و طریقے سکھا رہے ہیں۔ حدیث الباب کی 'کتاب العلم' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ معاملات نااہل کے سپرد اس وقت کئے جائیں گے جب جہل کا غلبہ ہوگا اور علم اٹھ جائے گا۔
- ضُیِّعَتِ الْأَمَانَةُ. جب امانت ضائع کی جانے لگے گی"۔
- إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ. "جب معاملات نااہلوں کے سپرد کئے جائیں تو قیامت کا انتظار کر"۔ امانت ضائع کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ لوگ جس کو امانت سپرد کریں گے وہ واقع میں اہل نہیں ہوگا۔ امانت کا حق ادا نہیں کرے گا چنانچہ اہل و نااہل

کا امتیاز نہ رہے گا تو یہ برائی عام ہو جائے گی اور یہی قیامت کی ایک نشانی ہو گی۔

یہاں تعلیم و تعلم کے ایک اہم ادب کی طرف اشارہ کیا ہے کہ گفتگو کے دوران کوئی بھی آدمی سوال کرے تو جواب گفتگو کے آخر میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر مجلس کا نقصان نہ ہو اور سوال کی نوعیت نہایت اہم ہو تو جواب درمیان میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دوران خطبہ ایک شخص نے دین کے بارے میں سوال کیا کہ دین کیا ہے؟ یہ سوال عقیدہ سے متعلق تھا اور نہایت اہم معاملہ تھا اس لیے آپ ﷺ نے اپنا خطبہ موقوف فرما کر اس کا جواب دیا۔

❁❁❁

45.بَاب مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

علم کی بات اونچی آواز سے کرنا

1-45 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک سفر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا، اس میں آپ ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے، پھر آپ ہم سے اس وقت ملے جب عصر کی نماز کا وقت آن پہنچا تھا ہم (جلدی جلدی) وضو کر رہے تھے، پاؤں کو یوں ہی سا دھو رہے تھے، آپ نے یہ حال دیکھ کر بلند آواز سے پکارا۔ دیکھو ایڑیوں کی خرابی دوزخ سے ہونے والی ہے۔ دوبار یا تین بار یہ فرمایا۔

❁❁❁ ❁❁❁

تشریحی نکات

اس باب سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم و تعلم میں معلم (استاد) اپنی آواز کو بلند کر سکتا ہے۔ شاگرد

زیادہ ہوں یا دور ہوں یا پھر ان سے کوئی کوتاہی سرزد ہوئی ہو اور انہیں تنبیہ کرنا مقصود ہو تب بھی بآواز بلند انہیں باخبر کرنا جائز ہے۔

- قَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ. "نماز کا وقت آن پہنچا"۔ یہاں مراد عصر کی نماز ہے جس میں وقت کی قلت ہوتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہ نے عجلت میں وضو کیا اور بعض صحابہ کی ایڑیاں خشک رہ گئیں جس پر آپ ﷺ نے انہیں تنبیہ فرمائی۔
- یہاں حقوق اللہ کی ادائیگی میں اہتمام کی طرف بھی اشارہ ہے کہ اللہ کے حقوق کو نہایت تسلی اور اہتمام سے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔

❁❁❁

46. بَابُ: قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا او أَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا

حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَقَالَ لَنَا الْحُمَيْدِيُّ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَسَمِعْتُ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ وَقَالَ شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا

باب: محدث کا یوں کہنا: ہم سے بیان کیا، یا ہم کو خبر دی، یا ہم کو بتایا

امام حمیدی نے ہم سے کہا کہ سفیان بن عیینہ کے نزدیک ہم سے بیان کیا اور ہم کو خبر دی، اور ہم کو بتلایا اور میں نے سنا، ان سب لفظوں کا ایک ہی مطلب تھا اور ابن مسعودؓ نے کہا: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا اور آپ سچے تھے جو آپ سے کہا گیا وہ بھی سچ تھا اور شقیق نے عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی۔ اور حذیفہؓ نے کہا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دو حدیثیں بیان کیں اور ابو العالیہ نے روایت کیا ابن عباس سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے اپنے پروردگار سے، اور انسؓ نے

حيرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ.

رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے اپنے پروردگار سے۔ ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہا کہ آپ اس کو تمہارے مالک (اللہ تعالیٰ) سے روایت کرتے ہیں جو برکت والا اور بلند ہے۔

❁❁❁

1-46 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ.

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی مثال وہی درخت ہے، تو مجھ سے بیان کرو وہ کون سا درخت ہے؟ یہ سن کر لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف دوڑا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے مگر شرم سے کہہ نہ سکا، آخر صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ ہی بیان فرمایئے یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سا درخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

اس باب میں امام بخاریؒ سند کی اہمیت کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ علم صحیح وہی ہو گا جس کی سند معتبر ہو گی۔ اور اگر سند سے قطع نظر کر لیا جائے تو صحیح اور غلط کا امتیاز نہیں ہو سکے گا۔ "اَلْاَسْنَادُ مِنَ الدِّیْنِ وَلَوْلَا الْاَسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَا شَآءَ" یعنی 'اسناد دین کا حصہ ہیں اگر اسناد نہ ہو تو جو آدمی جو چاہے کہے'۔

حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا، اور اَنْبَأَنَا۔ لغوی طور پر یہ الفاظ تقریباً ہم معنی ہیں۔ چنانچہ بعض محدثین بھی تینوں الفاظ کو ہم معنی خیال کرتے ہیں اور ان میں فرق نہیں کرتے۔ لیکن بعض محدثین ان الفاظ میں فرق کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم تحمل حدیث (استاد سے حدیث اخذ کرے) کی مختلف صورتیں اور طریقے نقل کرتے ہیں تاکہ آپ مختلف الفاظ کے مفاہیم کو سمجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

تحمل حدیث کی صورتیں

استاد سے حدیث حاصل کرنے کے مختلف طریقے ہیں:

۱۔ استاد پڑھے اور شاگرد سنے۔ اس صورت کو 'قراۃ الشیخ' کہا جاتا ہے اور اس کے لیے سَمِعْتُ یا حَدَّثَنَا کے الفاظ کہے جاتے ہیں۔ اس میں بھی تفصیل یہ ہے کہ اگر شاگرد سننے والا ایک تھا تو حدثني واحد کے صیغے کے ساتھ اور متعدد تھے تو حَدَّثَنَا بصیغہ جمع کہے گا۔ بعض کے نزدیک دونوں صورتوں میں دونوں الفاظ کا استعمال بھی جائز ہے۔ یعنی "حدثني اور حدثنا" دونوں الفاظ استعمال کر سکتے ہیں۔

۲۔ شاگرد پڑھے اور استاد سنے۔ اس صورت کو "قرأۃ علی الشیخ" کہا جاتا ہے اس کے لیے أخبرني کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اس میں بھی بعض کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر پڑھنے والا خود روایت کرے تو أخبرني کہے گا، اور اگر اس کے کسی دوسرے ساتھی نے یہ پڑھا اس نے صرف سنا تو أخبرنا کہے گا۔ بعض لوگوں نے دونوں کو، دونوں طرح کے الفاظ کہنے کی اجازت دی ہے یعنی ہر دو صورتوں میں أخبرني اور أخبرنا کہہ سکتے ہیں۔

۳۔ استاد کی اجازت۔ یعنی نہ تو شاگرد پڑھے اور نہ ہی استاد، بلکہ استاد مشافہۃ اجازت دے کہ فلاں حدیث یا فلاں کتاب کی اجازت دیتا ہوں کہ تم میری طرف سے روایت کرو۔ ایسی صورت کو اجازۃ کہا جاتا ہے اور اس کے لیے أنبئني یا أنبئنا کے الفاظ کہے جاتے ہیں۔

۴۔ استاد شاگرد کو کتاب دے اور کہے کہ یہ میری کتاب ہے اس کو مجھ سے روایت کرو۔ اس صورت کو "مُنَاوَلَۃ" کہا جاتا ہے۔ اس صورت میں الفاظ کے ساتھ مناولۃ کا لفظ بھی کہا جاتا ہے مثلاً "حَدَّثَنِي مُنَاوَلَۃً" وغیرہ۔

۵- غائب شاگرد کو استاد احادیث لکھ کر ارسال کر دے۔ اس صورت کو 'کتابت ومکاتبت' کہا جاتا ہے۔ موجودہ فاصلاتی نظام تعلیم Distance Learning System میں یہی طریقہ اب تک رائج اور مقبول ہے۔ اسی صورت میں شاگرد کتب إلی فلان یا أخبرنا مکاتبة یا حدثنا مکاتبة وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

۶- شاگرد غائب ہے اور استاد نے اسے احادیث لکھ کر نہیں بلا کسی شخص کے واسطے سے اسے بتلا دیں کہ میری طرف سے فلاں کو یہ حدیثیں سنا دینا۔
اس صورت کو مراسلة اور مرسالة کہا جاتا ہے اور اس کے لیے "أرسل إليّ فلان" یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کہے جاتے ہیں۔

۷- مذکورہ بالا صورتوں میں کوئی صورت نہیں بلکہ کسی محدث کی کوئی کتاب بھی ہاتھ آ جائے اور بیان کرنے والا اس محدث کی طرف منسوب کرے۔
یہ صورت آج کل زیادہ رائج ہے اس کو وجادہ کہا جاتا ہے۔ اس کے لیے استفادہ کرنے والے کو اس کتاب اور محدث کا حوالہ دینا ضروری ہوتا ہے یعنی وَجَدْتُ فِي كِتَابِ فُلَانٍ 'یہ بات مجھے فلاں کی کتاب میں ملی ہے'۔

- امام بخاریؒ آئندہ کئی ابواب میں مندرجہ بالا طریقوں کے جواز واثبات کے لیے باب قائم کریں گے۔ چنانچہ ابتداء میں مذکورہ بالا حدیث میں آپ نے فحدثوني اور فحدثنا کے الفاظ کو نقل کیا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قراءة الشيخ اور قراءة علی الشيخ دونوں میں تحدیث کا لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

- حدیث مذکور میں مسلمان کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی گئی ہے کہ اس کی کئی وجوہ ہیں ایک اہم وجہ اس تشبیہ کی یہ ہے کہ کھجور کا ہر جزو نفع بخش ہوتا ہے اسی طرح مسلمان ہر اعتبار سے دوسروں کے لیے نافع ہوتا ہے جس طرح کھجور کے پتے نہیں گرتے اسی طرح مسلمان کا نفع بھی ختم نہیں ہوتا ہے۔

❁❁❁

47.بَاب طرح الإمام المسألة على أصحابه ليختبر ما عندهم من العلم

1-47 حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ قَالَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ.

باب : علم آزمانے کے لیے استاد کا شاگردوں سے سوال کرنا

عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ اس کے پتے نہیں جھڑتے، اور مسلمانوں کی مثال اس جیسی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ یہ سن کر لوگ جنگل کے مختلف درختوں کے بارے میں سوچنے لگے۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن (بڑوں کے ہوتے ہوئے) مجھے کہتے ہوئے شرم آئی، (جب کسی نے نہ بتایا تو)۔ بالآخر صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ ہی بتایئے۔ آپ نے فرمایا : وہ کھجور کا درخت ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- امام بخاریؒ اس باب سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ استاد شاگرد کا امتحان لے سکتا ہے، نیز معلم کو چاہیے کہ کبھی کبھی تلامذہ سے سوالات کرتا رہے تاکہ وہ ذھنی طور پر ہوشیار رہیں۔ مذکورہ باب میں "لِیَخْتَبِرَ" سے مراد ہے 'تاکہ امتحان لے' اختبار کے معنی 'امتحان' کے ہیں۔

اس حدیث سے یہ نکتہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض مرتبہ ایک سوال یا مسئلہ کا حل بڑے لوگوں کے ذہنوں میں نہیں آتا اور چھوٹوں کے ذہن میں آجاتا ہے۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے خاص درخت کے بارے میں سوال کیا تو سب کے ذہن جنگل کے درختوں کی طرف چلے گئے۔ جب کہ آپ ﷺ اس وقت کھجوریں تناول فرما رہے تھے اور ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ... الخ﴾ کی آیت بھی تلاوت فرما رہے تھے چنانچہ حضرت ابن عمرؓ باوجود کم سنی کے ان قرائن سے فوراً سوال کے جواب تک پہنچ گئے کہ وہ درخت کھجور ہی ہے۔

❁❁❁

48. باب: ما جاء في العلم

باب: علم کے بارے میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِلْمِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اے رب! میرے علم میں اضافہ فرما"۔

الْقِرَاءَةُ وَالْعَرْضُ عَلَى الْمُحَدِّثِ وَرَأَى الْحَسَنُ وَالثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ الْقِرَاءَةَ جَائِزَةً وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَذِهِ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهُ بِذَلِكَ فَأَجَازُوهُ وَاحْتَجَّ مَالِكٌ بِالصَّكِّ يُقْرَأُ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُونَ أَشْهَدَنَا فُلَانٌ وَيُقْرَأُ ذَلِكَ قِرَاءَةً عَلَيْهِمْ وَيُقْرَأُ.

استاذ، شاگرد کے سامنے پڑھے اور اس کو سنائے۔ امام حسن بصری، سفیان ثوری اور مالک نے شاگرد کے پڑھنے کو جائز رکھا ہے اور بعضوں نے استاذ کے سامنے پڑھنے کی دلیل ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے کی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ ہم لوگ نماز پڑھا کریں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! تو یہ (گویا) رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھنا ہی ٹھہرا، ضمام نے (پھر جاکر) اپنی قوم سے بیان کیا تو

عَلَى الْمُقْرِئِ فَيَقُولُ الْقَارِئُ أَقْرَأَنِي فُلَانٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرَبْرِيُّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ إِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ حَدَّثَنِي قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ.

انہوں نے اس کو جائز رکھا، اور امام مالک نے دستاویز سے دلیل لی جو پڑھ کر لوگوں کو سنائی جاتی ہے، وہ کہتے ہیں ہم کو فلاں شخص نے اس دستاویز پر گواہ کیا اور پڑھنے والا پڑھ کر استاد کو سناتا ہے پھر کہتا ہے کہ مجھ کو فلا نے نے پڑھایا۔ امام حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں اور ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ انہوں نے سفیان ثوری سے سنا وہ کہتے تھے، جب کوئی شخص محدث کو حدیث پڑھ کر سنائے تو کچھ قباحت نہیں اگر یوں کہے اس نے مجھ سے بیان کیا اور میں نے ابو عاصم سے سنا وہ امام مالک اور سفیان ثوری کا قول بیان کرتے تھے کہ عالم کو پڑھ کر سنانا اور عالم کا شاگردوں کے سامنے پڑھنا دونوں برابر ہیں۔

❁❁❁

48-1 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص اونٹ پر سوار آیا، وہ اونٹ مسجد میں لے آیا، اور اس نے اس اونٹ کو مسجد سے باہر باندھ دیا۔ پھر پوچھنے لگا۔ بھائیو! محمد ﷺ کون ہیں؟ رسول اللہ ﷺ اس وقت لوگوں کے

فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ أَللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ أَللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ أَللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ نَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ أَللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ.

درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے، ہم نے کہا محمد ﷺ یہ سفید رنگ کے شخص ہیں جو تکیہ لگائے بیٹھے ہیں، تب وہ آپ ﷺ سے کہنے لگا عبدالمطلب کے بیٹے۔ آپ نے اس سے فرمایا: (کہہ) میں سن رہا ہوں، وہ کہنے لگا: میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اور سختی سے پوچھوں گا تو آپ اپنے دل میں برا نہ مانئے گا، آپ نے فرمایا (نہیں) جو تیرا جی چاہے پوچھ، تب اس نے کہا میں آپ کو آپ کے مالک اور اگلے لوگوں کے مالک کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو (دنیا کے) سب لوگوں کی طرف بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تب اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، پھر کہنے لگا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ سال بھر میں اس مہینہ میں (یعنی رمضان میں) روزے رکھو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پھر کہنے لگا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم میں جو مالدار لوگ ہیں ان سے زکوٰۃ لے کر ہمارے محتاجوں میں تقسیم کر دو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں،

تب وہ شخص کہنے لگا جو حکم آپ (اللہ کے پاس سے) لائے ہیں میں اس پر ایمان لایا اور میں اپنی قوم کے لوگوں کا جو یہاں نہیں آئے بھیجا ہوا ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے بنی سعد بن بکر کے خاندان میں سے ہوں۔

❁❁❁ ❁❁❁

تشریحی نکات

یہاں بھی امام بخاریؒ قرآءۃ الشیخ اور قرآءۃ علی الشیخ یعنی استاد کا پڑھ کر سنانا یا شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا دونوں کے قابل حجت ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

- حَتّٰی أَتَی الْمَسْجِدِ فَأَنَاخَهُ ثُمَّ عَقَلَهُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ. یعنی "(وہ آدمی) مسجد تک آیا اور پھر اونٹ کو بٹھا دیا اور اس کو باندھ دیا پھر مسجد میں داخل ہوا"۔ یہاں أَتَی الْمَسْجِدِ سے بظاہر شبہ ہوتا ہے کہ مسجد میں اونٹ باندھ دیا حالآنکہ ایسا نہیں اونٹ کو مسجد سے باہر باندھ دیا۔ یعنی جہاں مسجد کی حدود ختم ہوتی ہیں وہاں باندھا۔
- فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَجَبْتُكَ. "وہ آدمی آپ ﷺ سے کہنے لگا اے عبدالمطلب کے بیٹے، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا میں جواب دے چکا یا میں سن رہا ہوں"۔ بعض شارحین کے نزدیک یہاں أَجَبْتُكَ یعنی 'میں جواب دے چکا ہوں' سَمِعْتُ کے معانی میں ہے یعنی میں نے سن لیا یعنی اجابت سے مراد انشاء اجابت ہے۔ بعض کے نزدیک قَدْ أَجَبْتُكَ (میں تجھے جواب دے چکا) میں کمالِ بلاغت ہے اور مراد یہ ہے کہ میں تو جواب دینے کے لیے ہی بیٹھا ہوں یا میں بالکل تیار ہوں ایسا کہ گویا جواب دے چکا۔
- اس روایت میں ایک اہم رکن یعنی حج کا ذکر نہیں ہے۔ دراصل یہ روایت مختصر ہے صحیح مسلم میں بھی ضمامؓ کی یہ روایت موجود ہے جس میں حج کا ذکر بھی موجود ہے۔

❁❁❁

49. بَابٌ:
ما يذكر في الْمُنَاوَلَةِ وَ كِتَابِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبُلْدَانِ

وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَسَخَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الْآفَاقِ وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ذَلِكَ جَائِزًا وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَتَبَ لِأَمِيرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ لَا تَقْرَأْهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ وَأَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب :
مناولہ کا بیان اور علماء کا علم کی باتوں کو لکھ کر دوسرے شہروں میں بھیجنے کا بیان

حضرت انسؓ بن مالکؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ نے مصحف لکھوائے اور ملکوں میں بھجوائے اور عبداللہ بن عمرؓ اور یحییٰ بن سعید انصاری اور امام مالکؒ اس کو جائز سمجھتے ہیں (یعنی مناولہ کو) اور حجاز کے بعض عالموں نے مناولہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے دلیل لی کہ آپ ﷺ نے فوج کے ایک سردار کو ایک خط لکھ دیا اور فرمایا اس کو (کھول کر) پڑھنا نہیں، جب تک تو فلاں مقام پر نہ پہنچ جائے جب وہ اس مقام پر پہنچا تو اس نے لوگوں کو وہ خط پڑھ کر سنایا اور آنحضرت ﷺ کا حکم ان کو بتلایا۔

❁❁❁

49-1 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے، ان سے عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خط لکھ کر ایک شخص (عبداللہ بن حذافہؓ) کو دیا اور

عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

اس سے یہ فرمایا: کہ وہ اس خط کو بحرین کے حاکم کو دے، بحرین کے حاکم (منذر بن ساوی) نے وہ خط کسریٰ (پرویز) کو بھیج دیا اس نے پڑھ کر پھاڑ ڈالا۔ ابن شہاب نے کہا میں سمجھتا ہوں ابن مسیب نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے ایران والوں پر بد دعا کی خدا کرے وہ بھی بالکل پھاڑ ڈالے جائیں۔

❁❁❁

2 - 49 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَسٌ.

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (عجم یا روم کے بادشاہ کو) ایک خط لکھا، یا لکھنے کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: وہ لوگ (عجم کے یا روم کے) وہی خط پڑھتے ہیں جس پر مہر لگی ہو، تو آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، اس پر یہ کندہ تھا: 'محمد رسول اللہ ﷺ' انس نے کہا گویا میں اس (انگوٹھی کی سفیدی آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں)۔ شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا اس پر محمد رسول اللہ ﷺ کندہ تھا کس نے کہا؟ انہوں نے کہا انسؓ نے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

تحمل حدیث کی صورتوں میں یہاں امام بخاریؒ مناولۃ کا اور مکاتبۃ کی حجت کی طرف اشارہ

کرنا چاہتے ہیں کہ یہ طریقے بھی درست اور قابل حجت ہیں۔

- باب کے ذیل میں مکتوبِ نبوی ﷺ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی کو خط دے کر بھیجا، وہ آدمی حضرت عبداللہ بن حزافہ السہمیؓ ہیں آپ ﷺ نے انہیں جو خط دیا تھا اس کا تعلق کسریٰ سے تھا۔
- صلح حدیبیہ کے بعد آپ کے مختلف سرداروں اور بادشاہوں کو تبلیغی خطوط ارسال کیے جس میں انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت بطور خاص دی گئی تھی۔ یہ خط بھی اسی سلسلہ کی کڑی تھا۔ بحرین اس وقت سلطنت فارس کے ماتحت تھا چنانچہ بحرین کے والی نے وہ خط کسریٰ یعنی شہنشاہ فارس کو پیش کیا تو اس نے غصے میں وہ خط پھاڑ دیا اور توہین کی چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لیے بد دعا کی۔ وہ بھی جلد ہی قتل ہوا اور سلطنتِ روم سے بری طرح شکست کھائی اور سلطنت فارس ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔
- دوسری حدیث میں مہر نبوی کا ذکر ہے جب رسول اللہ ﷺ نے سلاطین کی طرف خطوط بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اہل عجم کے ہاں کوئی تحریر بغیر مہر کے قابل اعتبار نہیں ہوتی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی جس پر محمد رسول اللہ ﷺ کندہ تھا آپ ﷺ اس انگوٹھی کو مہر کے طور پر استعمال فرماتے تھے۔ (عمدۃ القاری ۱/ ۲۵ تا ۲۸)

❁❁❁

50. بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا

باب: جو شخص مجلس کے اخیر میں جگہ پائے، بیٹھ جائے اور جو شخص مجلس میں جہاں کھلی جگہ دیکھے وہاں بیٹھ جائے

50-1 عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ

ابوواقد لیثی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے ساتھ

وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَآوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ.

(بیٹھے) تھے، اتنے میں تین آدمی (باہر سے) آئے، دو تو ان میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے (آپ کا کلام سننے کو) اور ایک چل دیا، ابو واقدؓ نے کہا پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آن کر ٹھہرے، ان میں ایک نے تھوڑی سی خالی جگہ حلقہ میں دیکھی وہاں بیٹھ گیا، اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا پیٹھ موڑ کر چل دیا، جب رسول اللہ ﷺ (وعظ سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تینوں آدمیوں کا حال نہ بتلاؤں۔ ایک نے تو ان میں اللہ کی پناہ لی اللہ نے اس کو جگہ دی، اور دوسرے نے (اندر گھسنے میں لوگوں سے) شرم کی اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیر لیا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

اس باب میں طلب علم لیے اپنے استاد کی مجلس میں حاضر ہونے کے آداب بتلائے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ اگر استاد کی مجلس میں مجمع زیادہ ہو تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے۔ اور اگر قریب بیٹھنے کی خواہش ہو تو پہلے سے آیا کرے۔ دوسرا ادب یہ کہ اگر استاد کے پاس جگہ خالی ہو تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے جا سکتا ہے اگرچہ اس میں یہ احتیاط رہے کہ لوگوں کو تکلیف نہ ہونے پائے۔ اگر اس میں کوئی بات خلاف ادب ہے تو یہ پہلوں کا قصور ہے کہ وہ آگے جگہ خالی چھوڑ کر پیچھے کیوں بیٹھے۔ آگے اور مجلس کے کنارے ہر دو طریقوں سے بیٹھ کر استفادہ کرنا جائز ہے۔

❁❁❁

51. باب قول النبي ﷺ : رب مبلغ أوعى من سامع

باب : رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا، کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جس کو میرا کلام پہنچایا جائے وہ اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے جس نے مجھ سے سنا)۔

1-51 حدثنا مسدد قال حدثنا بشر قال حدثنا ابن عون عن ابن سيرين عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه ذكر النبي صلى الله عليه وسلم قعد على بعيره وأمسك إنسان بخطامه أو بزمامه قال أي يوم هذا فسكتنا حتى ظننا أنه سيسميه سوى اسمه قال أليس يوم النحر قلنا بلى قال فأي شهر هذا فسكتنا حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه فقال أليس بذي الحجة قلنا بلى قال فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم بينكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا ليبلغ الشاهد الغائب فإن الشاهد عسى أن يبلغ من هو أوعى له منه.

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا آپ ﷺ اونٹ پر بیٹھے تھے (منیٰ میں دسویں ذوالحجہ کو) اور ایک آدمی اونٹ کی نکیل یا اس کی باگ تھامے تھا، آپ ﷺ نے (لوگوں) سے فرمایا: یہ کون سا دن ہے؟ ہم لوگ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ ﷺ اس دن کا کچھ اور نام رکھیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں، یوم النحر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم چپ رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ ﷺ اس مہینے کا جو نام ہے اس کے سوا اور کوئی نام رکھیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں ذوالحجہ کا مہینہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر اس طرح

سے حرام ہیں جیسے تمہارے لیے اس دن کی حرمت اس مہینہ میں اس شہر میں۔ جو یہاں حاضر ہے وہ اس کو خبر کردے جو غائب ہے۔ کیونکہ جو حاضر ہے شاید وہ ایسے شخص کو خبر کردے جو اس بات کو اس سے زیادہ یاد رکھے۔

• • •

• • •

تشریحی نکات

پہلی بات یہ ہے کہ اس باب میں تبلیغ اور دین کی علم کو آگے پہنچانے کی اہمیت بیان کرنا مقصود ہے۔ اور استاد کے لیے یہ اشارہ بھی ہے کہ وہ علم کو بلا استثنیٰ آگے پہنچادے ممکن ہے کہ اس کے شاگردوں یا سامعین میں اس سے زیادہ علم یاد کرنے والا یا اس سے زیادہ اچھے طریقے سے مسائل کا استنباط کرنے والا موجود ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر اسی طرح سے حرام ہیں جیسے تمہارے لیے اس دن کی حرمت اس مہینے میں، اس شہر میں۔

چونکہ زمانہ جاہلیت کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اجتماعی طور پر حرمت والے مہینوں میں قتل وقتال نہیں کرتے تھے مگر باقی دنوں میں یہ کام خوب کرتے تھے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے قتل مقاتلہ کرنا یا دوسرے کی عزت خراب کرنا وغیرہ حرمت والے مہینوں کی خصوصیت نہیں ہیں بلکہ تمہارے خون، اموال اور عزتیں ہمیشہ ایسے ہی حرام ہیں جیسے کہ اس مقام میں اس دن میں حرام ہیں۔

• • •

52. بَاب: العلم قبل القول والعمل

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَبَدَأَ بِالْعِلْمِ وَأَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَقَالَ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمْ الصَّمْصَامَةَ عَلَى هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ حُلَمَاءَ فُقَهَاءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ

باب : علم مقدم ہے قول اور عمل پر

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ (محمد میں فرمایا) "تو جان رکھ کر اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں"۔ اللہ نے علم کو پہلے بیان کیا اور (حدیث میں ہے) کہ عالم لوگ وہی پیغمبروں کے وارث ہیں۔ پیغمبروں نے علم کا ترکہ چھوڑا پھر جس نے علم حاصل کیا اس نے پورا حصہ (اس ترکہ کا) لیا اور (حدیث میں ہے) جو کوئی علم حاصل کرنے کے لیے رستہ چلے تو اللہ اس کے لیے بہشت کا رستہ آسان کر دے گا اور اللہ نے فرمایا: (سورہ فاطر میں) "اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو عالم ہیں"۔ اور فرمایا: (سورۃ ملک میں) وہ دوزخی کہیں گے اگر ہم پیغمبروں کی بات سنتے یا عقل رکھتے ہوتے تو آج دوزخیوں میں نہ ہوتے اور (سورۃ الزمر میں) فرمایا (اے پیغمبر کہہ دے) کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے اور فرمایا علم سیکھنے ہی سے آتا ہے، اور ابوذر نے کہا اگر تم تلوار یہاں رکھ دو اور اشارہ کیا انہوں نے اپنی گردن کی طرف، اس وقت بھی

میں سمجھوں کہ (میری گردن مارنے سے پہلے) میں ایک ہی بات سنا سکتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنی ہے تو البتہ میں اس کو سنا دوں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حاضر کو چاہیئے کہ غائب کو (میرا کلام) پہنچا دے، اور ابن عباسؓ نے کہا تم ربانی بن جاؤ یعنی حلیم وبردبار عالم سمجھ دار، بعضوں نے کہا ربانی وہ ہے جو لوگوں کو بڑی باتیں سکھانے سے پہلے چھوٹی چھوٹی دین کی باتیں سکھا کر ان کی تربیت کرے۔

❁❁❁

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب میں امام بخاری نے باقاعدہ کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ ممکن ہے کہ انہیں اپنی شرط کے مطابق حدیث نہ ملی ہو۔ دوسرا یہ کہ بہت سی آیات اور کئی احادیث کی طرف باب میں ہی اشارہ کر دیا ہے چنانچہ یہ ساری چیزیں استدلال اور استشہاد کے لیے کافی ہو گئیں۔
- امام بخاریؒ اس باب سے اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ علم، قول اور عمل دونوں سے پہلے ہے یعنی علم پر عمل پیرا ہونا اور دوسروں کو اس کی طرف راغب کرنے کے لیے بلانا یا وعظ کرنا دونوں سے قبل یہ ضروری ہے کہ آدمی پہلے علم حاصل کر لے۔
- علامہ عینی فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ یہاں تعلم کی ترغیب دے رہے ہیں اور علم کی اہمیت بیان کر رہے ہیں اور یہ بتلا رہے ہیں کہ اعمال چاہے کتنے ہی اہم ہوں اور ایمان کے لیے ضروری ہی کیوں نہ ہو، لیکن ان کا علم حاصل کرنا سب پر مقدم ہے۔ (عمدۃ القاری ۱/ ۳۹)
- إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ. یعنی علم تعلم سے حاصل ہوگا۔ یہاں یہ اشارہ ہے کہ علم حاصل کرنے

زیادہ سے زیادہ بات تو یہ ہو سکتی ہے کہ کوئی آدمی کتب کا مطالعہ وغیرہ کر کے بہت سی چیزیں سیکھ جائے لیکن تعلیم کی خاص اہمیت ہے جہاں استاد کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے جائیں وہاں علم کا صحیح حصول ہوتا ہے کوئی دوسرا ذریعہ اس کے برابر اور اس جیسا مفید نہیں ہو سکتا۔

• • •

53.باب: ما كان النبي ﷺ يتخولهم بالموعظة والعلم كي لا ينفروا

باب: رسول اللہ ﷺ صحابہ کو موقع اور وقت دیکھ کر ان کو سمجھاتے اور علم کی باتیں بتلاتے ایسا نہ ہو کہ انہیں دین سے نفرت ہو جائے۔

1-53 عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دونوں میں ہم کو نصیحت کرنے کے لیے وقت اور موقعہ کی رعایت فرماتے۔ آپ اس کو برا سمجھتے کہ ہم اکتا جائیں۔

• • •

2-53 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا

انس بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر آسانیاں کرو، سختی نہ کرو، اچھی باتیں بتاؤ، نفرت نہ دلاؤ۔

• • •

تشریحی نکات

پہلے ابواب میں علم حاصل کرنے اور تبلیغ و تعلیم کی اہمیت کو بہت واضح کیا گیا ہے اس سے آدمی یہ سوچ سکتا ہے کہ ہر وقت علم کے حصول میں ہی لگا رہنا چاہیے یا تعلیم و تبلیغ ہی میں تمام وقت لگا رہنا

چاہیے اس لیے امام بخاری نے یہ بتلا دیا کہ علم ضرور حاصل کرنا چاہئے تعلیم و تبلیغ میں بھی تحمل و نرمی ضروری ہے لیکن اگر کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ تعلیم و تبلیغ اکتاہٹ اور نفرت کا باعث بنے چنانچہ نبی کریم ﷺ کے یہاں ہر چیز کے باقاعدہ اوقات مقرر تھے کیونکہ ہر وقت ایک ہی کام کرنے سے انسان کا دل اکتا جاتا ہے اس لیے طبعی تقاضوں کو مدنظر رکھ کر یہ کام کرنے چاہئیں۔

باب کی دوسری حدیث میں یہ ذکر ہے کہ ((یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا)) یہاں اشارہ ہے کہ کوئی ایسا طور طریقہ اختیار نہ کرو کہ جس سے دین اسلام یا اس کی تعلیمات باعث نفرت بن جائیں۔ غرض یہ کہ تعلیم و تبلیغ میں حکمت سے کام لینا اور انسانی طبائع اور نفسیات کا لحاظ رکھنا بھی ضروری عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾

"اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دینے میں حکمت اور اچھے طور طریقوں کو مدنظر رکھو"۔ (سورۃ النحل: ۱۲۵)

❀❀❀

54. باب: من جعل لأهل العلم أياما معلومة

باب: جو شخص علم سیکھنے والوں کے لیے کچھ دن مقرر کر دے۔

54-1 عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

ابووائل کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ سناتے، ایک شخص نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمن میری آرزو یہ ہے کہ آپ ہر روز ہم کو وعظ سنایا کریں انہوں نے کہا (یہ کچھ مشکل نہیں) مگر میں اس لیے ایسا نہیں کرتا کہ تم کو اکتا دینا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا، اور میں (تمہاری خوشی کا موقع اور وقت دیکھ کر تم کو نصیحت کرتا ہوں

جیسے رسول اللہ ﷺ ہمارا وقت اور موقع دیکھ کر ہم کو نصیحت فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کو یہی ڈر تھا کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

تشریحی نکات

یہ باب بھی سابقہ ابواب کی تائید اور تکملہ ہے۔ اس سے یہ جواز معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی استاد یا واعظ تعلیم و تبلیغ کے لیے کوئی خاص دن یا وقت مقرر کر دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہاں پھر سے اس بات کو دھرایا گیا ہے کہ تعلیم تبلیغ میں انسانی طبیعت اور نفسیات کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔

55.بَاب: من یرد الله به خیرا یفقهه في الدین

1 - 55 قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدْ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ.

باب : اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے

حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے معاویہؓ سے خطبے میں سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے : اللہ کو جس کی بھلائی منظور ہوتی ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے، اور میں تو بانٹنے والا ہوں دینے والا اللہ ہے، اور یہ (اسلام کی) جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، دشمنوں سے اس کو کچھ نقصان نہ پہنچے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔

56.بَاب: الفهم في العلم

1-56 عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنْ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ.

باب: علم کے لیے سمجھ کی ضرورت ہے

مجاہد کہتے ہیں کہ میں مدینہ تک عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ رہا، میں نے ان کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا مگر ایک حدیث میں انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس (بیٹھے) تھے اتنے میں کوئی کھجور کا گابھا لایا آپ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ وہ مسلمان کی مثال ہے، میرے دل میں آیا کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے، پھر میں نے دیکھا تو سب لوگوں میں سب سے کم سن تھا (بزرگوں کو دیکھ کر شرم سے) میں چپ رہا، آخر رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

تشریحی نکات

یہ گزشتہ باب کا تتمہ وتکملہ ہے اس سے فہم علم کی ترغیب اور اس کی اہمیت بیان کرنا مقصود ہے۔ اور علم کے حصول کے لیے غور وفکر کرنے کی طرف بھی اشارہ ہے۔ انسان اپنی طرف سے ہمت وکشش کرتا رہے اور غور وفکر کرتا رہے تو اللہ کے فضل سے بات سمجھ میں آجاتی ہے۔

57.بَاب:

الاغتباط في العلم والحكمة

بَابُ الِاغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ وَقَالَ

باب:

علم اور دانائی میں رشک کرنا

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: بزرگ بننے سے

عُمَرُ تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَبَعْدَ أَنْ تُسَوَّدُوا وَقَدْ تَعَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِبَرِ سِنِّهِمْ.

پہلے علم حاصل کر لو۔ (ابو عبداللہ امام بخاری) کہتے ہیں کہ: بزرگ بننے کے بعد بھی علم حاصل کر لو۔ نبی اکرم ﷺ کے بعض ساتھیوں نے بڑھاپے میں بھی علم حاصل کیا)۔

❁❁❁

1 - 55 حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو (آدمیوں کی) خصلتوں پر کوئی رشک کرے تو جائز ہے۔ ایک تو اس پر جس کو اللہ نے دولت دی، وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے، دوسرے اس پر جس کو اللہ نے قرآن اور حدیث کا علم دیا وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- 'حسد' کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کے زوال کو چاہنا اور 'غبطہ' کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کے زوال کی تمنا کیے بغیر اس جیسی نعمت کی تمنا اپنے لیے بھی کرنا۔
- یہاں حدیث میں حسد کا لفظ آیا ہے۔ امام بخاریؒ نے اس کی پہلے ہی تشریح و تعبیر متعین کر دی کہ حسد سے مراد غبطہ ہے۔ دوسرا یہ اشارہ بھی کیا کہ علم و حکمت میں رشک کرنا چاہیے تاکہ اس کی طلب و جستجو دل میں ہمہ وقت موجود رہے۔

تیسرا یہ کہ اللہ جو مال و دولت دے اس کو اللہ کے راستے میں خرچ کرنا بھی نہایت اعلیٰ درجہ کی خوبی ہے اور قابل رشک عمل ہے۔

٭٭٭

58. بَاب:

ما ذكر في ذهاب موسى في البحر إلى الخضر

وَقَوْلِهِ تَعَالَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا.

1-59 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى بَلَى

باب:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سمندر کے کنارے کنارے خضر کی تلاش میں جانا

اور اللہ تعالیٰ کا سورۃ الکھف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ قول نقل کرنا "کیا میں تمہارے ساتھ ساتھ رہوں" آخیر آیت تک۔

عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میرے اور حر بن قیس کے درمیان جھگڑا ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کس کے پاس گئے تھے، ابن عباس نے کہا خضر کے پاس گئے تھے، اتنے میں ابی بن کعب ان کے سامنے سے گزرے، ابن عباس نے ان کو بلایا اور کہا: مجھ میں اور میرے دوست (حر بن قیس) میں یہ جھگڑا ہے کہ موسیٰ کس کے پاس گئے تھے اور کس سے ملنے کا انہوں نے رستہ پوچھا تھا؟ اگر آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کچھ سنا ہے تو بتائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں سنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ایک بار موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں

عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ وَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ.

❁❁❁

بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور ان سے پوچھا تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو تم سے بھی زیادہ علم رکھتا ہو، موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں تو نہیں جانتا اللہ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہمارا ایک بندہ ہے خضر جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی میں اس تک کیوں کر پہنچوں؟ اللہ نے ایک مچھلی ان کے لیے نشانی مقرر کر دی اور فرمایا جب یہ مچھلی کھو جائے تو لوٹ جانا۔ ان سے ملاقات ہو جائے گی۔ غرض حضرت موسیٰ علیہ السلام سمندر کے کنارے کنارے اس مچھلی کے نشان پر روانہ ہوئے ان کے خادم (یوشع) نے ان سے کہا جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے تھے، تو میں مچھلی کا قصہ بیان کرنا بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھ کو بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کرتا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم تو اسی جگہ کی تلاش میں تھے، پھر دونوں کھوج لیتے لیتے اپنے پیروں کے نشانوں پر لوٹے، وہاں خضر سے ملاقات ہوئی پھر وہی قصہ گذرا جو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کیا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب میں امام بخاری نے ایک اہم طرف اشارہ کیا ہے اور وہ یہ کہ علم کے حصول کے لیے اگر سفر کرنا پڑے خاص کر سمندری سفر جو کہ بہت مشکل اور صعوبتوں سے پر ہوتا ہے تو بھی گریز نہیں کرنا چاہیے۔ علم کے حصول میں جو بھی مشکلات اور تکالیف آئیں ان کو برداشت کرنا چاہیے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے تعلیم حاصل کرنے کے خاطر سفر میں مشقت اور تکلیف برداشت کی۔
- اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک عالم فاضل آدمی کو یہ سوچ سمجھ کر بے فکر نہیں ہونا چاہیے کہ میں تو پڑھ لکھ کر عالم فاضل ہو گیا ہوں اب مجھے کسی سے استفادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن پاک نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ:

﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۝﴾

"ہر پڑھے لکھے پر اس سے زیادہ علم والا موجود ہوتا ہے"۔ (یوسف: ۷۶)

اس لیے عالم کو بھی ہر وقت اہل علم سے علم کی جستجو میں ہمہ تن تیار رہنا چاہیے۔

نوٹ: حضرت خضر اور موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کی تفصیل کے لیے آپ عربی اردو کی معروف تفاسیر مطالعہ کریں تاکہ واقعہ کے مکمل پس منظر سے آگاہی ہو سکے۔ ملاحظہ ہو سورۃ الکہف کی آیت نمبر ۶۰)

❁❁❁

59. بَابٌ: قول النبي ﷺ: اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الكتـ

باب: رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا: 'اے اللہ تو اسے قرآن کا فہم عطا کر'

٦٠: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ... اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ.

... عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے (سینہ سے لگا کر) بھینچا اور میرے لیے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! تو اس کو قرآن

سکھادے۔

⁕⁕⁕ ⁕⁕⁕

تشریحی نکات

باب اور ذیل کی حدیث سے امام بخاریؒ اس طرف اشارہ فرما رہے ہیں کہ محض ذہانت سے ہی علم کا حصول ممکن نہیں بلکہ ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتے رہنا چاہئے اور دعا کا یہ عمل مسنون بھی ہے۔ چنانچہ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْماً کی دعا نہایت معروف ہے۔

اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے اساتذہ و مشائخ کی خدمت کرنا اور ان سے دعا لینا بھی علم میں اضافہ اور برکت کا باعث ہے۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے یہ باب قائم کر کے اشارہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ استنجا کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت ابن عباسؓ نے استنجے کے لیے پانی کا لوٹا بھر کر رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھا تو نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ کس نے رکھا ہے۔ بتلایا گیا کہ ابن عباسؓ نے رکھا ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے ان کو دعا دی:

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

("اے اللہ اسے (ابن عباس کو) دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما"۔)

چنانچہ یہ اصول موضوعہ میں سے ہے کہ استاد کی خدمت اور اس کا احترام وغیرہ علم میں برکت کا باعث ہوتا ہے اور نافرمانی وغیرہ علم میں کمی و بے برکتی کا باعث ہے۔

⁕⁕⁕

60.بَاب: مَتٰى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيْرِ

باب: کس عمر کا لڑکا حدیث سن سکتا ہے؟

60-1 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں جوانی کے قریب تھا (لیکن جوان نہیں ہوا تھا) اور رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ.

اللہ ﷺ منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ کے سامنے آڑ نہ تھی، میں صف کے آگے سے گزر گیا اور گدھی کو چھوڑ دیا، وہ چرتی رہی، اس کے بعد صف میں شریک ہو گیا۔ مجھ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

❀❀❀

2-60 عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ مِنْ دَلْوٍ.

محمود بن ربیعؓ کہتے ہیں کہ : مجھے اب تک وہ کلی یاد ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈول سے پانی لے کر میرے منہ پر کی تھی۔ میں اس وقت پانچ برس کا تھا۔

❀❀❀

تشریحی نکات

محدثین کے نزدیک تحمل حدیث کے لیے بلوغ کی شرط ضروری ہے۔ البتہ سماع حدیث کے لیے امام بخاریؒ نے بھی یہی اشارہ فرمایا کہ "صبي مميز" یعنی وہ بچہ جو اچھے بھلے کی تمیز کر سکے اور ہوشیار ہو جائے حدیث کا سماع کر سکتا ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو عمدۃ القاری ۱/ ۶۷، ۶۸)

❀❀❀

61. بَاب: الْخُرُوجِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ

وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ [illegible] حَدِيثٍ [illegible]

باب : حصولِ علم کے لیے سفر کرنا

جابر بن عبداللہؓ نے عبداللہ بن انیسؓ سے ایک حدیث سننے (اور لینے) کے لیے ایک [illegible] سفر کیا۔

1-61 عَنْ [illegible] عَبَّاسٍ [illegible] تَمَارَى هُوَ [illegible]

عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں [illegible] اور [illegible]

وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أُبَيٌّ نَعَمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَتَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ.

بن قیس بن حصن فزاری کے درمیان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں بحث ہوئی۔ اچانک ان دونوں کے پاس سے ابی بن کعب گزرے، ابن عباسؓ نے ان کو بلایا اور کہا کہ مجھ میں اور میرے اس دوست میں جھگڑا ہو گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ ساتھی کون تھا، جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملنا چاہا تھا، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کچھ سنا ہے آپ ﷺ اس کا حال بیان کرتے تھے؟ ابی نے کہا: ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ قصہ بیان کرتے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے ایک بار موسیٰ بنی اسرائیل کے لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا نہیں۔ پھر اللہ نے ان کو وحی بھیجی کہ تم سے زیادہ علم ہمارے ایک بندے کو ہے جس کا نام خضر ہے، موسیٰ علیہ السلام نے اس سے ملنے کا رستہ چاہا تو اللہ نے مچھلی کو ان کے لیے نشانی بنا دیا اور ان سے کہہ دیا گیا جب مچھلی کھو جائے تو لوٹ آنا، تو اس ... پانا ہو گا ... موسیٰ علیہ السلام ...

اسی مچھلی کے نشان پر سمندر کے کنارے جا رہے تھے، موسیٰ علیہ السلام کے خادم یوشع نے ان سے کہا، آپ نے دیکھا جب ہم صخرے کے پاس ٹھہرے تو مچھلی کا قصہ کہنا میں بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھ کو بھلا دیا میں (آپ سے) اس کا ذکر نہ کر سکا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، وہ ہمارا مقصد تھا جس کی تلاش میں تھے۔ آخر دونوں کھوج لگاتے ہوئے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے۔ پھر دونوں نے خضر کو پا لیا اور وہی حال گزرا جو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

یہ حدیث بھی گزشتہ سے پیوستہ باب میں گزر چکی ہی یہاں امام بخاریؒ بطور خاص اس تذکرہ سے اشارہ فرمانا چاہتے ہیں کہ صحابہ کرام جو بہت بڑے عالم تھے اور جن کے استاد نبی اکرم ﷺ تھے وہ بھی ایک ایک حدیث کے حصول کے لیے دور دراز کے سفر کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ طالب علم کے لیے سفر کرنا مستحسن و مندوب عمل ہے۔

❁❁❁

62.بَاب: فضل من عَلِمَ وَعَلَّمَ

باب: عالم اور معلم کی فضیلت

62-1 عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنْ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ

ابو موسیٰ اشعری [illegible] اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] کر مجھے [illegible] کی مثال [illegible] کی ہے جو [illegible]

الْكَثِيرَ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتْ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتْ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتْ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ.

پر برسی، اور بعض زمین عمدہ تھی جس نے پانی چوس لیا اس نے گھاس اور سبزی خوب اگائی اور بعض سخت تھی (پتھریلی) اس نے پانی تھام لیا اللہ نے لوگوں کو اس سے فائدہ دیا پیا اور (جانوروں کو) پلایا اور کھیتی میں دیا اور بعض ایسی زمین پر مینہ برسا جو صاف چٹیل تھی نہ تو پانی کو اس نے تھاما اور نہ اس نے گھاس اگائی (پانی اس پر سے بہہ کر نکل گیا) یہی (پہلی دو) اس شخص کی مثال ہے جس نے اللہ کے دین کی سمجھ پیدا کی اور اللہ نے جو مجھ کو دے کر بھیجا اس کو فائدہ ہوا، اس نے خود بھی سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور (تیسری مثال) اس شخص کی جس نے اس پر سر ہی نہیں اٹھایا اور اللہ کی ہدایت جو دے کر مجھ کو بھیجی گئی، اس کو نہ مانا۔

❁❁❁

2-62 قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ قَالَ إِسْحَاقُ وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتْ الْمَاءَ قَاعٌ يَعْلُوهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنْ الْأَرْضِ.

امام بخاریؒ نے کہا اسحٰق نے ابو اسامہ سے اس حدیث کو روایت کیا اس میں یوں ہے بعض زمین نے پانی لیا (اس حدیث میں قیعان) جمع ہے قاع کی یعنی وہ زمین جس پر پانی چڑھ جائے (ٹھہرے نہیں) اور قرآن میں جو قاعا صفصفا ہے، صفصف کہتے ہیں ہموار زمین کو

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب میں امام بخاریؒ تعلیم و تعلم کے فضائل بیان فرما رہے ہیں اور یہ اشارہ بھی فرما رہے ہیں کہ بقاء علم بھی ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لکھ پڑھ لیا اور اس سے تکرار یا کسی دوسرے عمل سے یاد نہ رکھا حتیٰ کہ جو کچھ حاصل کیا تھا بھول بھال گیا۔

- باب کے ذیل میں امام بخاریؒ نے جو حدیث بیان کی ہے اس میں دو قسم کے لوگوں کا حال ہے۔ پہلی قسم کے لوگوں کے ساتھ پہلی دو مثالیں بیان فرمائی ہیں کہ یہ لوگ وہ ہیں جو علم وہدایت کو حاصل کرتے ہیں اور لوگوں کو اس سے نفع پہنچاتے ہیں۔ اور دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو علم وہدایت سے منہ موڑے ہوتے ہیں نہ تو وہ خود اس سے نفع اٹھاتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کے لیے باعث نفع ہیں چنانچہ ان کی مثال اس چٹیل اور ہموار زمین کی سی ہے جہاں نہ تو پانی جمع ہوتا ہے اور نہ جذب ہوتا ہے بلکہ آگے کی طرف بہہ جاتا ہے۔

- مولانا زکریا اس مثال کی وضاحت میں لکھتے ہیں۔ "حضور اقدس ﷺ نے ایک مثال کے ذریعہ عالم وغیر عالم کے فرق کو سمجھایا ہے کہ جو علم وہدایت میں لے کر آیا ہوں اس کی مثال کثیر بارش کی سی ہے جب نازل ہوتی ہے تو تین طرح کی زمینوں پر پڑتی ہے۔ ایک تو وہ زمین جس میں نرماہٹ اور نرمی بہت ہے کہ بارش ہوئی اور اس نے پانی چوس لیا اور پھر گھاس سبزہ پھل پھول اگائے یہ ائمہ مجتہدین امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ کی مثال ہے کہ ان لوگوں نے احادیث کو پی لیا اور پھر اصول و فروغ کے پھل پھول اگائے اور مسائل کے بیل بوٹے لگائے اور دوسری زمین وہ ہے کہ جو نرم تو نہیں بلکہ سخت ہے مگر اس میں نشیب ہے جیسے تالاب وغیرہ کہ اس میں پانی جمع ہو گیا لوگ اس سے منتفع ہوئے یہ مثال محدثین کی ہے کہ وہ احادیث کے ذخائر جمع کر دیتے ہیں اور مجتہدین ان کو لے کر اور پی کر مسائل کا استنباط کرتے ہیں جیسے امام بخاری وغیرہ اور تیسری زمین ایسی ہے کہ نہ تو پانی چوس کر پھل پھول اگاتی ہے اور نہ ہی پانی روکتی ہے بلکہ چٹیل میدان ہے یہ ان دونوں کے علاوہ کی مثال ہے۔ یعنی اس شخص کی جو نہ خود

علم حدیث میں مشغول ہوا اور نہ اس علم کو پھیلایا۔ اب آگے چل کر روایت میں اختصار ہو گیا کہ حدیث میں مشبّہ کی صرف دو قسمیں بیان کی ہیں ایک قسم وہ جس کو فكان منها نقية سے تعبیر کیا ہے اور دوسری قسم وہ جس کو مثل من لم یرفع بذلك رأسا سے تعبیر کیا ہے حالانکہ مشبّہ بہ کی طرح یہاں بھی تین انواع کا ذکر ہونا چاہیے اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے پیش نظر افادہ و استفادہ تھا اس لئے پہلی دونوں قسموں کو یعنی جس نے پانی پی لیا اور جس نے جمع کیا دونوں کو ایک شمار کر لیا کیونکہ یہ دونوں قسمیں نافع ہونے میں برابر ہیں کیونکہ علمی بارش سے دونوں سیراب ہیں اگرچہ نفع کی نوعیت مختلف ہے۔ اور تیسری زمین نے چونکہ کوئی نفع نہیں دیا اس لئے اس کے ساتھ ان کو تشبیہ دی جن سے کوئی افادہ و استفادہ نہیں اور یہ لوگ کافر و جاہل ہیں لہٰذا اب یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ جانب مشبہ میں تین چیزیں اور جانب مشبہ بہ میں صرف دو ہیں۔" (تقریر بخاری شریف : ۱۸۲)

❁❁❁

63. بَاب:

رفع العلم وظهور الجهل

وَقَالَ رَبِيعَةُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ.

1-63 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا.

❁❁❁

باب:

علم اٹھ جانا اور جہالت پھیلنا

ربیعہ کہتے ہیں کہ جس کے پاس تھوڑا سا بھی علم ہو وہ اپنے آپ کو ضائع نہ کرے۔

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے بھی ہے کہ (دین کا) علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی، شراب کثرت سے پی جائے گی اور زنا عام تر ہو جائے گا۔

❁❁❁

63-2 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ.

انسؓ کہتے ہیں کہ میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں جو میرے بعد تم کو کوئی نہ سنائے گا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ دین کا علم گھٹ جاتا اور جہالت پھیل جاتا اور زنا علانیہ ہوتا اور عورتوں کی کثرت، مردوں کی قلت، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا کام چلانے والا ایک مرد رہے گا۔

تشریحی نکات

- گزشتہ باب میں اس کا ذکر تھا کہ علم کا بقاء تعلیم و تعلم کے ساتھ مشروط ہے اس باب میں یہ بتلایا گیا کہ جب یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا تو دنیا میں جہل عام ہو جائے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی معلوم ہوا کہ جہل قیامت کی نشانیوں میں ایک نشانی ہے۔
- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي. یعنی انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں جو میرے بعد تم کو کوئی نہ سنائے گا"۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ یہ حدیث کسی اور کو معلوم نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ تمہیں میرے بعد اور یہاں بصرہ میں کوئی یہ کہہ کہ حدیث نہیں بیان کرے گا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور اس کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت وہاں پر صرف چند صحابہ ہی رہ گئے تھے اور بصرہ میں مقیم صحابہ میں یہ آخری صحابہ میں سے ہیں۔
- تَكْثُرَ النِّسَاءُ عورتوں کی کثرت ہو گی یعنی جنگیں اور فساد زیادہ ہو گا جس میں مرد کام آ جائیں گے اور عورتیں باقی رہ جائیں گی۔ بعض نے اس سے یہ مراد لیا ہے کہ قرب قیامت میں بچوں کی شرح پیدائش میں لڑکیوں کی کثرت ہو گی اس طرح عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔ پچاس عورتوں

کے لیے ایک مرد دراصل کثرت کے لیے فرمایا ہے کہ مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی شرح بہت زیادہ ہو جائے گی۔ (عمدۃ القاری ۱/ ۸۴)

❁❁❁

64. بَاب: فَضْلُ الْعِلْمِ

64-1 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ.

باب : علم کی فضیلت

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ایک بار میں سو رہا تھا میرے سامنے دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے پی لیا (اتنا سیر ہو کر پیا) کہ میرے ناخنوں پر تازگی (طراوت) دکھائی دینے لگی، پھر میں نے اپنا بچایا ہوا عمرؓ کو دے دیا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس کی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا: علم۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- فَضْلُ الْعِلْمِ . یہاں فضل کے مصدری معنی مراد ہیں یعنی زیادتی ہونا اس صورت میں فَضْلُ الْعِلْمِ کا مطلب ہو گا کہ ہر شے میں قناعت محمود ہے مگر علم میں نہیں بلکہ اس کو خوب اور زیادہ سے زیادہ حاصل کرنا چاہیے۔ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ جو کہ تھوڑا کھانا کھانے والے تھے لیکن جب ان کے سامنے دودھ (جس کی تعبیر علم سے کی گئی ہے) پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے خوب پیا۔
- اس کی ایک تعبیر یہ بھی کی گئی ہے کہ اگر کسی کے پاس علم بہت ہو تو اسے یہ علم آگے بھی پہنچانا چاہئے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ کا پیالہ حضرت عمرؓ کو عنایت فرمایا۔ نیز یہ کہ علم کے حصول کے ذرائع مثلاً مال واسباب یا کتب وغیرہ ضرورت سے زائد ہوں تو انہیں دوسروں کو دے دینا بھی مستحسن عمل ہے۔

❁❁❁

65. بَاب: الفتيا وهو واقف على الدابة وغيرها

65-1 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ.

❁❁❁

باب: سواری پر سوار آدمی سے مسئلہ پوچھنا

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں منیٰ میں ٹھہرے تاکہ لوگ آپ ﷺ سے دین کے مسائل پوچھ لیں۔ پھر ایک شخص آپ ﷺ سے کہنے لگا: مجھے خیال نہیں رہا، میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اب قربانی کر لے، کوئی مضائقہ نہیں۔ پھر ایک شخص آیا اور کہنے لگا: مجھے خیال نہیں رہا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب کنکریاں مار لے۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ اس روز آپ ﷺ سے (جو بھی) پوچھا گیا کہ کوئی کام پہلے کر لیا یا بعد میں کیا، اس سب کے جواب میں آپ ﷺ نے یہی فرمایا: اب کر لے، کوئی حرج نہیں۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب سے امام بخاریؒ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی کسی ذی علم سے راستے میں چلتے ہوئے یا سواری پر کوئی علمی سوال کرے تو اس کا جواب دیا جا سکتا ہے ہاں قاضی راستے میں یا

سوار ہو کر چلتے ہوئے فیصلہ دے تو وہ معتبر نہیں ہو گا بلکہ اس کو وہ فیصلہ دار القضاء میں کرنا ضروری ہے۔

اس روز کے معمولات پر خود حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو حیرت ہے کہ اس روز آپ ﷺ سے جو بھی پوچھا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ رہتے عمل کو اب کر لو کوئی حرج نہیں۔ غالبًا یہ اس روز کی تخصیص تھی۔

❁ ❁ ❁

66. باب: من أجاب الفتيا بإشارة اليد والرأس

باب: ہاتھ یا سر کے اشارہ سے سوال کا جواب دینا

1-66 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قَالَ وَلَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ وَلَا حَرَجَ.

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حج میں نبی اکرم ﷺ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ کوئی حرج نہیں۔ ایک اور شخص بولا، میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا، آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

❁ ❁ ❁

2-66 سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرْجُ فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور (طرح طرح کے) فساد پھیلیں گے اور حرج بہت ہو گا لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ہاتھ کو ترچھا ہلا کر بتلایا جیسے آپ ﷺ نے قتل مراد لیا۔

66-3 عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ قُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ أَوْ قَرِيبَ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ.

اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں کہ میں عائشہ صدیقہ کے پاس آئی وہ نماز پڑھ رہی تھی، میں نے ان سے پوچھا: لوگوں کو کیا ہوا؟ وہ پریشان کیوں ہیں؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ دیکھا تو لوگ کھڑے ہیں، حضرت عائشہؓ نے کہا: سبحان اللہ، میں نے کہا کیا کوئی (عذاب یا قیامت) کی نشانی ہے؟ انہوں نے سر ہلا کر کہا، ہاں تب میں بھی (نماز میں) کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو غش آنے لگا میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی، رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی تعریف اور خوبی بیان کی، پھر فرمایا جو چیزیں ایسی تھیں کہ (یہاں رہ کر) مجھے دکھائی نہیں جا سکتی تھیں ان سب کو میں نے (آج) اس جگہ سے دیکھ لیا یہاں تک کہ بہشت دوزخ کو بھی، پھر مجھ پر وحی بھیجی گئی کہ تم لوگ اپنی قبروں میں اس طرح یا اس کے قریب آزمائے جاؤ گے (فاطمہ کو یاد نہیں کہ اسماءؓ نے کون سا کلمہ کہا) جیسے مسیح دجال سے آزمائے جاؤ گے (تم سے) کہا جائے گا اس شخص کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتے تھے (یعنی آنحضرت کے بارے میں) 'ایمان دار' یا

'یقین رکھنے والا' و معلوم نہیں اسماء نے کون سا لفظ کہا، کہے گا: وہ محمد ﷺ ہیں، اللہ کے بھیجے ہوئے ہمارے پاس کھلی نشانیاں اور ہدایت کی باتیں لے کر آئے ہم نے ان کا کہنا مان لیا ان کی راہ پر چلے، وہ محمد ﷺ ہیں۔ تین بار ایسا ہی کہے گا پھر اس سے کہا جائے گا تو مزے سے سو جا ہم تو (پہلے ہی) جان چکے تھے کہ تو ان پر یقین رکھتا ہے اور منافق یا شک کرنے والا معلوم نہیں اسماءؓ نے کون سا لفظ ان دونوں میں سے کہا یوں کہے گا میں کچھ نہیں جانتا (میں نے تو دنیا میں کچھ غور ہی نہیں کیا (لوگوں کو جو کہتے سنا میں بھی وہی کہنے لگا)۔

❁❁❁

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ اس باب میں امام بخاریؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی سائل فتویٰ دریافت کرے اور اس سوال کے جواب میں کسی لمبی چوڑی وضاحت کی ضرورت نہ ہو تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے جواب دیا جا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ مختلف امور کے مختلف اشارات ہوتے ہیں۔ پھر بہت سے اشارے قریب قریب مفہوم کے لیے استعمال ہوتے ہیں علاوہ ازیں اشارہ کنایہ سے بات سمجھنے کی صلاحیتیں بھی مختلف ہوتی ہیں اس لیے اشارہ سے جواب دیتے ہوئے ان تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

☜ 'ہرج کیا ہے؟' رسول اللہ ﷺ نے جب قرب قیامت کی ایک نشانی 'ہرج' کا ذکر فرمایا تو صحابہ نے تفصیل معلوم کرنا چاہی کیونکہ پوری طرح بات ان کی سمجھ میں نہ آسکی تھی تو آپ ﷺ نے ہرج کی تفصیل کے لیے ہاتھ کو ترچھا ہلا کر ارشاد فرمایا جیسے آپ ﷺ نے قتل مراد لیا ہے۔

☜ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَآءِ . 'انہوں نے (حضرت عائشہ صدیقہؓ نے) آسمان کی طرف اشارہ کیا'۔ یہ کسوف کا واقعہ ہے۔ سن ۹ھ میں حضرت ابراہیمؓ کی وفات کے دن اتفاق سے سورج گرہن ہو گیا رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے بڑی تعداد میں صحابہ کرام بھی صلوٰۃ کسوف کے لیے جمع ہو گئے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر (جو کہ حضرت عائشہؓ کی بڑی بہن تھیں) حضرت عائشہؓ کے حجرے میں داخل ہوئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں چونکہ نماز کا وقت نہیں تھا اس لیے اسماءؓ اتنے بڑے مجمع کو مسجد میں دیکھ کر گھبرا گئیں اور اپنی بہن عائشہ صدیقہؓ نے اس کا سبب دریافت کرنا چاہا تو انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔

☜ یہ بات یاد رہے کہ نماز کے دوران اگر کوئی شخص سبحان اللہ، الحمد للہ، یا، اللہ اکبر کہہ دیتا ہے تو نماز کا فساد اس کی نیت پر موقوف ہے اگر اس کا مقصد کسی کے سوال کا جواب دینا نہیں بلکہ تنبیہ کرنا ہے تو اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہو گی۔ یہاں بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ نے تنبیہاً سبحان اللہ کہا کہ میں نماز میں ہوں اور تم سوال کر رہی ہو یہاں سبحان اللہ جواب کے طور پر نہیں تھا کیونکہ جواب دینا مقصود ہوتا تو سبحان اللہ کی بجائے ان کے سوال کے جواب میں نَعَم (ہاں) یا لَا (نہیں) کہتیں۔

❁❁❁

67. بَاب تحريض النبي ﷺ عبدالقيس على أن يحفظوا الإيمان والعلم، ويخبروا من ورائهم

باب: رسول اللہ ﷺ کا عبدالقیس کے لوگوں کو اس بات کی ترغیب دینا کہ ایمان اور علم کی باتیں یاد کر لیں اور جو لوگ ان کے پیچھے (اپنے ملک میں) ہیں ان کو خبر کر دیں

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ

اور مالک بن حویرث نے کہا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ، ان کو (دین کی باتیں) سکھاؤ۔

1-67 عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا رَبِيعَةُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوا إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحْدَهُ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ رُبَّمَا قَالَ النَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ.

ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عباسؓ اور بصرے کے لوگوں کے درمیان مترجم تھا، عبداللہ بن عباسؓ نے کہا، عبدالقیس کے بھیجے ہوئے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے فرمایا یہ کس کے بھیجے ہوئے لوگ ہیں یا کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا ہم ربیعہ والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مرحبا ان لوگوں کو یا ان بھیجے ہوئے لوگوں کو، یہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ، وہ کہنے لگے ہم آپ ﷺ کے پاس دور کا سفر کر کے آئے ہیں اور ہمارے آپ کے بیچ میں مضر کے کافروں کا یہ قبیلہ آڑ ہے اور ہم سوائے ادب کے مہینے کے اور دونوں میں آپ ﷺ کے پاس نہیں آ سکتے اس لیے ہم کو ایک ایسی (عمدہ) بات بتلا دیجئے جس کی خبر ہم پچھلے لوگوں کو کر دیں اور اس کی وجہ سے ہم بہشت میں جائیں۔ آپ ﷺ نے ان کو چار باتوں کا حکم کیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ ان کو حکم کیا خدائے واحد پر ایمان لانے کا، فرمایا تم جانتے ہو خدائے واحد پر ایمان لانا کس کو کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یوں گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور

محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور نماز کو درستی سے ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور غنیمت کے مال میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا، اور ان کو منع کیا کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن سے۔ شعبہ نے کہا ابوجمرہ نے کبھی تو کہا: اندر کرید ہوئے لکڑی کے برتن سے۔ اور کبھی کہا (مزفت کے بدل) مقیر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو یاد کرلو اور اپنے پیچھے والوں کو اس کی خبر کردو۔

تشریحی نکات

اس باب کی حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے یہاں علم کو یاد رکھنے اور دوسروں تک پہنچانے کی اہمیت اور فضیلت بیان کرنا مقصود ہے۔ علاوہ ازیں اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا بھی مقصود ہے کہ اگر آدمی دین کا مکمل عالم نہ بھی ہو تب بھی وہ تبلیغ و تعلیم میں حصہ لے سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جن لوگوں کو

((وَيُخْبِرُوا مِنْ وَرَائِكُمْ))

"جو لوگ ان کے پیچھے اپنے دیس میں ہیں ان کو خبر کر دیں"۔

کا حکم فرمایا وہ بھی کوئی مکمل عالم نہ تھے اس کے باوجود آپ ﷺ نے انہیں اتنی باتوں کو تبلیغ کا حکم فرمایا جتنی وہ جانتے تھے۔

وَنَهَاهُمْ عَنِ الدباء والحنتم والمزفت. "دباء" ہوا کدو جب پک جائے تو اندر سے صاف کر

کے برتن بنا لینا۔ "خَتَم" ایک قسم کا برتن مزفت یا مقیر لکڑی کا برتن جس پر روغن وغیرہ کا پینٹ ہو۔ یہ برتن عہد جاہلیت میں شراب کے لیے استعمال ہوتے تھے اس لیے آپ ﷺ نے ان کے استعمال سے منع فرما دیا۔ بعد میں جب لوگوں میں شراب کی عادت ختم ہو گئی تو ان برتنوں کا استعمال جائز قرار دے دیا گیا (ملاحظہ ہو صحیح مسلم، باب الامر بالایمان باللہ ورسولہ وشرائع الدین، ج۱)

❁❁❁

68.باب الرحلة في المسألة النازلة وتعليم أهله.

باب: کوئی نیا مسئلہ پیش آئے تو اس کے لیے سفر کرنا

68-1 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ.

❁❁❁

عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ عقبہ بن حارث نے ابو اہاب کی بیٹی غنیمہ سے نکاح کیا پھر ایک عورت آئی (اس کا نام نہیں معلوم) کہنے لگی۔ میں نے تو عقبہ اور اس کی دولہن (غنیمہ) کو دودھ پلایا ہے، عقبہ نے کہا میں تو نہیں سمجھتا کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہو، نہ تو نے مجھ سے کبھی یہ بیان کیا، پھر عقبہ سوار ہو کر (اپنے ملک سے رسول اللہ ﷺ کی طرف مدینہ کو چلے اور آپ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس عورت سے کیوں کر صحبت کرے گا جب ایسی بات کہی گئی کہ وہ تیری بہن ہے؟ شوہر عقبہ نے اس کو چھوڑ دیا اور اس نے دوسرے سے نکاح کر لیا"۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب سے امام بخاریؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی ضروری امر یا کوئی اہم مسئلہ درپیش ہو اور قریب میں کوئی قابل اعتبار آدمی بتانے والا نہ ہو تو اس مقصد کے لیے سفر کرنا مستحسن ہے۔
- إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ. "میں نے عقبہ اور اس کی منکوحہ بیوی کو دودھ پلایا ہے"۔ عقبہ بن الحارث مکہ کے مکین تھے، انہوں نے جب یہ بات سنی تو مسئلہ کے حل کے لیے مدینہ طیبہ کا سفر کیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ مسئلہ دریافت کیا جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

((كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ)) .

"کیسے نکاح میں رکھ سکتے ہو جب ایسی بات کہی گئی ہے"۔

چنانچہ عقبہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

- مرضعہ کی شہادت اور ثبوت رضاعت : یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا تنہا مرضعہ (دودھ پلانے والی) کی شہادت ثبوت رضاعت کے لیے کافی ہے یا نہیں؟ امام احمدؒ اسی مذکورہ بالا حدیث سے دلیل حاصل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تنہا دودھ پلانے والی کی شہادت کافی ہے۔ جمہور آئمہ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، اور امام مالکؒ وغیرہ کے نزدیک ثبوت رضاعت کے لیے بھی نصاب شہادت ضروری ہے اور تنہا مرضعہ کی شہادت کافی نہیں۔ ان کے نزدیک بھی یہ نصاب شہادت بھی عام ضابطہ شہادت کے مطابق ہوگا جو کہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ﴾

"اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کو گواہ کر لیا کرو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ کر لیا کرو"۔ (البقرۃ : ۲۸۲)

مذکورہ بالا حدیث کی تشریحات میں علماء نے دو چیزیں لکھی ہیں ایک تو یہ کہ آپ ﷺ نے یہ حکم تقویٰ اور تورعاً دیا تھا یعنی زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ شکوک وشبہات سے بچا جائے۔ (ملاحظہ ہو فضل الباری ۱/ ۸۸، ۸۹)

69.بَاب
التناوب في العلم

باب: علم حاصل کرنے کے لیے باری مقرر کرنا

1-69 عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنْ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ طَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ.

عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ میں، اور میرا ایک انصاری ساتھی، بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں رہتے تھے، یہ گاؤں مدینہ کے مشرق میں بلندی پر تھا، ہم دونوں باری باری سے نبی اکرم ﷺ کے پاس مدینہ میں اترا کرتے، ایک روز وہ اترتا، اور ایک روز میں اترتا، جس دن میں اترتا تو اس دن کی ساری خبر وحی وغیرہ جو آپ پر آتی اس کو بتلا دیتا، اور جس دن وہ اترتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا ایک دن ایسا ہوا کہ میرا ساتھی انصاری اپنی باری کے دن اترا تھا اس نے وہاں سے آکر میرا دروازہ زور سے کھڑ کایا اور کہنے لگا: عمر ہیں؟ میں گھبرا کر باہر نکل آیا۔ وہ کہنے لگا (آج تو) بڑا سانحہ ہوا، رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دی، یہ سن کر میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے پاس گیا وہ رو ہی تھی۔ میں نے کہا کیا رسول

اللہ ﷺ نے تم لوگوں کو طلاق دے دی؟ اس نے کہا، میں نہیں جانتی، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے کھڑے کھڑے عرض کیا۔ کیا آپ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تو میں نے کہا اللہ اکبر۔

تشریحی نکات

- تناوب کے معنی ہیں نوبت بہ نوبت یعنی باری باری
- امام بخاریؒ اس باب سے یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ طلب علم فرض ہے لہٰذا اگر کوئی آدمی اپنی ضروری مصروفیات میں مشغول ہو تو وہ اپنا کام کرنے کے ساتھ ساتھ علم سیکھے یا اس کے لیے باری مقرر کر دے اور فرصت کے لمحات میں اس کمی کو پورا کرے جیسے کہ حضرت عمرؓ اور ان کے انصاری بھائی نے کیا کہ ایک دن وہ (حضرت عمرؓ) رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر رہتے اور دوسرے صحابی اپنے امور نمٹاتے اور دوسرے دن وہ (صحابیؓ) علم سیکھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوتے اور حضرت عمرؓ اپنے امور میں مشغول رہتے۔ اس طرح جو کچھ وہ حاصل کرتے ایک دوسرے کو سکھا دیتے۔

قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ. یعنی 'بہت بڑا سانحہ وقوع پذیر ہو گیا ہے'۔ دراصل رسول اللہ ﷺ نے کچھ دنوں کے لیے اپنی ازواج مطہرات سے علیحدگی اختیار کر لی تھی جس سے صحابہ کو گمان ہوا کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ ان صحابی نے جب حضرت عمرؓ کو اطلاع کی تو انہوں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے ازواجِ مطہرات کو طلاق نہیں دی بلکہ وقتی علیحدگی اختیار کی ہے۔ جب حضرت عمرؓ کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے خوشی سے اللہ اکبر کہا۔

70. باب الغضب في الموعظة والتعليم، إذا رأى ما يكره

باب: وعظ ونصیحت اور تعلیم کے دوران کسی بری بات پر غصہ کا اظہار

70-1 عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ.

ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص (حزم بن ابی کعب) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے تو باجماعت نماز پڑھنا مشکل ہو گیا ہے، فلاں صاحب (معاذ بن جبلؓ) نماز (بہت) لمبی پڑھتے ہیں، ابو مسعود نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی وعظ میں اس دن سے زیادہ غصہ میں نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو تم نفرت دلانے لگے ہو۔ دیکھو جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں کوئی بیمار ہوتا ہے کوئی کمزور کوئی کام والا۔

❁❁❁

70-2 عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا أَوْ قَالَ وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَمَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا

زید بن خالد جهنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص (عمر یا بلال یا جارود) نے پڑی ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا بندھن یا ظرف اور اس کی تھیلی پہچان رکھ، پھر ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ، پھر اپنے کام میں لا، پھر اگر (ایک سال کے بعد بھی) اس کا مالک آ جائے تو اس کو ادا کر، اس نے کہا گمشدہ اونٹ اگر ملے۔ یہ

وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ.

سن کے آپ ﷺ اتنا غصہ ہوئے کہ آپ ﷺ کے دونوں گال سرخ ہو گئے، یا آپ ﷺ کا منہ سرخ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اونٹ سے کیا واسطہ؟ وہ تو اپنی مشک اور اپنا موزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے، وہ خود پانی پر جا کر پانی پی لیتا ہے اور درخت کے پتے چر لیتا ہے، اس کو چھوڑ دے جب تک اس کا مالک آئے، اس نے کہا گمی ہوئی بکری، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو تیرا حصہ ہے یا تیرے بھائی (اس کے مالک) کا یا بھیڑیے کا۔

❁❁❁

70-3 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی باتیں پوچھیں کہ آپ ﷺ کو برا معلوم ہوا، جب بہت پوچھا پاچھی کی تو آپ ﷺ کو غصہ آ گیا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا: (اچھا یونہی سہی) اب جو چاہو پوچھے جاؤ۔ ایک شخص (عبداللہ بن حذافہ) نے کہا میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر دوسرا کھڑا ہوا (سعد بن سالم) کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے، شیبہ کا غلام، جب حضرت عمرؓ نے آپ کے چہرہ

مبارک کے غصے کو دیکھا تو کہنے لگے۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

❁❁❁ ❁❁❁

تشریحی نکات

- باب سے امام بخاریؒ یہ ثابت کر رہے ہیں کہ اگر استاد اپنے شاگردوں میں کوئی ناگوار بات دیکھے تو انہیں تنبیہ کر سکتا ہے، اور ڈانٹ ڈپٹ کر سکتا ہے۔ یہاں پر یہ بات یاد رہے کہ قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ دے جبکہ استاد اور مفتی غصے کی حالت میں مسئلہ بتا سکتا ہے اور سبق دے سکتا ہے۔ لیکن اس قید کے ساتھ کہ اس غصہ میں اپنی ذات کے حوالے سے عمل دخل نہ ہو۔
- لَا أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ. یہ جملہ باب کی پہلی حدیث میں ہے کہ فلاں آدمی کے نہایت طویل نماز پڑھانے کی وجہ سے میں باجماعت نماز نہیں پڑھ سکتا۔ واقعہ دراصل یہ ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ یا ابی بن کعبؓ نہایت طویل نماز پڑھاتے تھے اس پر ان کی شکایت کی گئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے شدید غصے میں انہیں ڈانٹا اور راہِ اعتدال اختیار کرنے کا حکم فرمایا۔
- ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے مستقل قاعدہ بیان فرمایا کہ "يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا" دین کے معاملے میں آسانی سے کام لو مشکل میں نہ ڈالو۔ نیز "خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا" یعنی امور میں میانہ روی اختیار کرنا سب سے بہتر ہے۔
- خلاصہ کلام یہ کہ شاگردوں پر استاد کی شفقت وعنایت اپنی جگہ مطلوب ہے لیکن تعلیم کے موقعہ پر اگر ضرورت ہو اور تلامذہ (شاگردوں) کی طرف سے کسی بھی نوعیت کی بد نظمی وبد عنوانی اور نافہمی کا مظاہرہ کیا جائے تو استاد کو کرنے کا حق ہے جسے حظ نفس نہیں بلکہ تادیبی کاروائی کہا جائے گا۔

❁ ❁ ❁

71.بَاب مَنْ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الإِمَامِ أَوِ المُحَدِّثِ

باب : استاد اور محدث کے آگے دوزانو ہو کر بیٹھنا

1-71 عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا فَسَكَتَ.

انس بن مالکؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور پوچھنے لگے میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے پھر بار بار فرمانے لگے: پوچھو پوچھو آخر حضرت عمرؓ (یہ حال دیکھ کر) دوزانو ہو کر بیٹھے اور کہنے لگے: ہم اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے سے خوش ہیں۔ تین بار یہ کہا۔ تب آپ ﷺ خاموش ہوئے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب سے سے امام بخاریؒ کا مقصد اساتذہ، مشائخ، مصلحین اور دیگر اہل علم کے عزت واحترام کی طرف توجہ دلانا ہے۔ گفتار اور طور واطوار غرض ہر اعتبار سے اپنے اساتذہ اور مصلحین کے سامنے باادب رویہ اختیار کرنا ضروری ہے۔
- رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا. (ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی وخوش ہیں)۔ جب لوگوں نے طرح طرح کے اور عجیب عجیب سوال شروع کر دیئے تو آپ ﷺ غصہ ہو گئے۔ اس وقت حضرت عمرؓ نے اپنی خاص فہم وفراست اور استعداد سے کام لیتے ہوئے فوراً دو کام کئے ایک تو یہ کہ آپ دوزانو ہو کر ادب سے بیٹھ گئے۔ دوسرا مذکورہ بالا کلمے کہے۔ ان کلمات کے کہنے کے بھی دو اہم وجوہ تھیں۔

اولاً: یہ کہ حضرت عمرؓ نے محسوس کیا کہ بعض سوالات محض تعنت وشک کے طور پر ہیں چنانچہ آپ کو ڈر محسوس ہوا کہ اس وجہ سے عذاب نہ آ جائے لہٰذا فوراً مذکورہ بالا حدیث میں وارد تصدیقی جملے کہے۔

ثانیاً: یہ کہ آپ نے یہ محسوس کیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو اس وجہ سے اذیت محسوس ہوتی ہے تب بھی لوگوں پر خدا کے عذاب کا اندیشہ ہے کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا﴾

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء دیتے ہیں یقیناً اللہ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے"۔ (الاحزاب: ۵۷)

چنانچہ مسلمانوں کے لیے جذبہ شفقت کے تحت اور آپ ﷺ کی تصدیق اور نہایت ادب واحترام کے اظہار کے لیے یہ کلمات ادا کئے جن کا فوری نتیجہ یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا غصہ فرو ہو گیا۔

❁❁❁

72. بَاب: مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلَاثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ

72-1 فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا.

❁❁❁

باب: ایک بات کو سمجھانے کی خاطر تین مرتبہ کہنا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سن لو۔ اور جھوٹ بولنا" اس قول کو آپ ﷺ نے کئی بار دہرایا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے تین بار فرمایا: هل بلغتُ. (میں نے تم تک اللہ کا پیغام پہنچا دیا)۔

❁❁❁

2-72 عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا.

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب سلام کرتے تو تین مرتبہ اور جب بات فرماتے تو بھی تین بار دہراتے

❁❁❁

3-72 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم، نبی اکرم کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے۔ اور ہمارے ساتھ اس وقت آکر ملے جب عصر کی نماز کا وقت آن پہنچا تھا اور ہم لوگ وضو کر رہے تھے۔ اور اپنے پاؤں پر مسح کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دیکھا تو بلند آواز سے پکارا۔ 'دوزخ سے ایڑیوں کی خراب ہونے والی ہے'۔ اس جملے کو دوبار، یا تین بار فرمایا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

ربط و مقصد

امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ معلم کو جہاں خیال ہو کہ مضمون مشکل ہے یا مخاطبین سمجھے نہیں توافہام کے لیے تکرار کرے۔ کبھی تو یہ تکرار تفہیم کے لیے ہوتا ہے اور کبھی کسی چیز کی وقعت واہمیت ظاہر کرنے کے لیے۔ آنحضرت ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ سمجھانے کے لیے تین بار مکرر فرماتے، شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے نزدیک اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر جز دہرایا جائے، اس قسم کی تکرار نہ تو آنحضرت ﷺ کا معمول تھا اور نہ طریق تعلیم میں نبھ سکتا ہے۔ البتہ بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا ایک دفعہ بیان کر دینا کافی نہیں ہوتا۔ اور مخاطبین بھی یکساں استعداد کے نہیں ہوتے۔ بعض

صلاحیت فہم کے اعتبار سے متوسط سے بھی کم درجہ کے ہوتے ہیں معلم مضمون اور مخاطبین کی رعایت کے لیے ایک ایک بات کو تین تین مرتبہ دہرا سکتا ہے تاکہ مقصد تعلیم پورا ہو سکے۔

☜ "أَلَا وَقَوْلَ الزُّوْرِ" آگاہ رہو اور جھوٹ بولنا، یہ اس حدیث کا ٹکڑا ہے جسے امام بخاریؒ نے کتاب الشہادات کے باب ما قیل فی شہادۃ الزُّور میں ذکر کیا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوْا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا وَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

"کیا میں تم کو کبائر میں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی صحابہؓ نے عرض کیا حضور ﷺ فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بدترین گناہ اللہ کی ذات وصفات میں شریک کرنا ہے اور والدین کی نافرمانی۔ حضور ﷺ تیکہ زن تھے، سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: آگاہ رہو اور جھوٹ بولنا۔ پھر آپ ﷺ دیر تک اس جملے کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ آپ خاموش ہو جائیں۔

آپ ﷺ کے اس طرز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تکرار کے کچھ مواقع ہوتے تھے اور کبھی کسی چیز کی اہمیت بیان کرنے کے لیے آپ ﷺ بار بار اعادہ فرماتے تھے۔

☜ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا. ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے تین بار یہ فرمایا "کیا میں نے تم کو اللہ کا پیغام پہنچا دیا" یہ ٹکڑا حضور ﷺ کے ان ارشادات کا حصہ ہے جو حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمائے اور آخر میں تین مرتبہ فرمایا: هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا.

☜ أَنَّهُ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ. حضور ﷺ جب کوئی بات فرماتے تو تین بار فرماتے تاکہ لوگ اس کو خوب سمجھ لیں، ہر جملہ کو ہر جملہ پر ایسا نہیں فرماتے تھے جس مضمون کے متعلق یہ خیال ہوتا کہ ایک بار بیان کرنے سے لوگ اچھی طرح نہیں سمجھے وہاں تکرار فرماتے۔

"أذا سَلَّمَ سَلَّمَ ثلاثًا". "جب سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام فرماتے"۔

تین بار سلام کرنے کی نوعیت

بعض شارحین نے تین مرتبہ سلام کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ یہ تین سلام لگاتار، بیک وقت وبیک مقصد نہیں بلکہ الگ الگ مقصد و مواقع کے لیے تھے جب کسی کے مکان پر تشریف لے جاتے تو اولاً مکان پر پہنچ کر سلام استیذان دوسرا مکان کے اندر داخل ہو کر سلام تحیہ اور واپس آتے وقت سلام تودیع ارشاد فرماتے۔ مگر حدیث کے لفظ سے یہ مطلب بعید ہے۔

انور شاہ کشمیر فرماتے تھے کہ تین سلام اس وقت کرتے جب کسی بڑے مجمع میں تشریف لے جاتے۔ آپ ﷺ کے دل میں خیال پیدا ہوتا تھا کہ ایک سلام سب آدمی نہیں سن سکیں گے۔ اس لیے ایک سلام تو ابتداء مجمع میں دوسرا درمیان میں اور تیسرا آخیر میں پہنچ کر کہتے تھے، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے نزدیک راجح یہ ہے کہ تینوں سلام استیذان ہی کے لیے ہوتے تھے، پہلی دفعہ اگر جواب نہ ملا تو دوبارہ، سہ بارہ، اس کے بعد لوٹ جاتے۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کی مرفوع حدیث سے بھی یہی ظاہر ہے، حضور ﷺ ایک مرتبہ ابو موسیٰ اشعریؓ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اجازت چاہی جواب نہ ملا، پھر کچھ وقفہ کے بعد دوبارہ اجازت طلب کی پھر بھی جواب نہ ملا، تیسری مرتبہ پھر سلام کیا اور واپس ہونے لگے تو ابو موسیٰؓ دوڑے آئے، عرض کیا حضور ﷺ! میں نے سلام کا جواب دیا تھا مگر آہستہ، نیت یہ تھی کہ آپ ﷺ سلام دیتے جائیں اور میرے مکان پر نزولِ برکت ہوتا رہے۔ پھر آپ ﷺ ابو موسیٰ اشعریؓ کی درخواست پر ان کے ساتھ تشریف لے گئے۔

اس باب کی دوسری حدیث کے الفاظ "وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ" مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا. سے ترجمۃ الباب معلوم ہوتا ہے کہ، حضور ﷺ نے ایڑیوں کے خشک رہ جانے کو اتنی اہمیت دی کہ باآواز بلند تین مرتبہ یہ فرمایا کہ ایڑیوں کے لیے آگ کی خرابی ہے۔ (اس حدیث کی تشریح بَابُ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ میں گذر چکی ہے) امام بخاریؒ "باب من رفع صوته بالعلم" میں یہ حدیث رفعِ صوت (بلند آواز کے جواز) کے اعتبار سے لائے تھے اور یہاں باعتبار تکرار کے لائے ہیں۔

• • •

73.بَاب :

تعليم الرجل أمته وأهله

73-1 عَنْ أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

❁❁❁

باب : کسی شخص کا اپنی کنیز اور گھر والوں کو علم سکھانا۔

ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا ایک تو اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) میں سے وہ شخص جو اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور پھر محمد ﷺ پر ایمان لایا، دوسرے وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی، اور تیسرے وہ شخص جس کے حرم میں کوئی کنیز ہو اس کو اچھی طرح ادب سکھائے اور اچھی طرح تعلیم دے اور آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا، عامر شعبی نے (صالح سے) کہا ہم نے یہ حدیث تجھ کو مفت سنا دی ایک زمانہ وہ تھا جب اس سے کم حدیث کے لیے لوگ مدینہ تک سوار ہو کر جاتے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

تعلیم بالعموم اور اسلامی تعلیم بالخصوص نہایت ضروری اور مہتم بالشان چیز ہے نہ صرف یہ کہ اس کا حصول مردوں کے لیے ضروری ہے بلکہ خواتین حتی کہ لونڈیوں اور عام ملازمین کے لیے بھی اس کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔ اس حدیث سے امام بخاریؒ گھر کے نگران کو اپنے تمام گھر والوں کی...... تعلیمی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرما رہے ہیں۔

❁❁❁

74.بَاب :عظة الإمام النساء وتعليمهن

74-1 عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَطَاءٌ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعْ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتْ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ وَقَالَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❁❁❁

باب : امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا اور علم سکھانا

ایوب کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس سے سنا، انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں، یا عطا نے کہا: میں ابن عباسؓ پر گواہی دیتا ہوں (راوی کو شک ہے) کہ رسول اللہ ﷺ (مردوں کی صف سے) نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال تھے، آپ کا خیال ہوا کہ عورتوں تک میری آواز نہیں پہنچی، پھر آپ ﷺ نے عورتوں کو نصیحت کی اور ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا۔ کوئی عورت اپنی بالی پھینکنے لگی، کوئی انگوٹھی، اور بلالؓ نے اپنے کپڑے کے کونے میں (یہ خیرات) لینا شروع کی۔ اس حدیث کو اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے روایت کیا انہوں نے عطا سے کہ ابن عباسؓ نے یوں کہا میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں (اس میں شک نہیں ہے)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب کا مقصد یہ ہے کہ استاد یا امام عورتوں کے مجمع کو وعظ سنائے یا تعلیم دے تو اس کی

ممانعت نہیں ہے۔ بالخصوص عورتوں کے لیے مجالس وعظ و تعلیم منعقد ہونی چاہئیں۔ گزشتہ باب میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ مردوں کے علاوہ (عورتوں خواہ آزاد ہوں یا باندیاں)، کی تعلیم تربیت بھی ضروری ہے۔

- اس باب میں بعض دوسرے عنوانات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ کہ عورتوں کی تعلیم گاہیں (تعلیمی ادارے یا کلاسیں) مردوں کی تعلیم گاہوں سے الگ ہونی چاہئیں، تعلیماتِ اسلام کے مقدس نقشے میں مخلوط تعلیم کا کوئی وجود نہیں۔ اس طریقہ تعلیم میں فتن اور مضرات اتنے ہیں کہ ان کے مقابلے میں تعلیمی مفاد کی کوئی حقیقت نہیں، نصاب تعلیم میں مردوں اور عورتوں کے اندر مشترک قدروں کے باوجود مذاقِ تعلیم جدا جدا ہے اس لیے نصاب تعلیم میں الگ اور ضروری عنصر شامل کیا جانا چاہئے، مرد اپنے خاندان کی تعلیم و تربیت کا ذمہ دار اور راعی ہے مگر یہ ممکن نہیں کہ ہر مرد تعلیم سے آراستہ ہو، اگر تعلیم یافتہ ہے تو ضروری نہیں کہ اصول تعلیم و تربیت سے واقف ہو، اس لیے عورتوں کی تعلیم کے سلسلہ میں امام پر ذمہ داری باقی رہتی ہے۔

- فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ. 'آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کا حکم دیا'۔ آنحضرت ﷺ عید کے موقع پر خطبہ اور نماز کے بعد نکلے تو یہ خیال ہوا کہ عورتیں مردوں سے دور بیٹھی ہیں شاید ان تک میری آواز نہ پہنچی ہو، آپ ﷺ حضرت بلالؓ کے ساتھ عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے، آپ نے انہیں وعظ فرمایا اور انہیں تعلیم دی، وعظ کے دوسرے الفاظ دوسری روایات میں موجود ہیں کہ میں نے تمہیں باہمی لعن وطعن اور شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنم میں زیادہ دیکھا ہے، وعظ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آخرت کا دھیان غالب ہو جائے۔ وعظ سے مراد نصیحت ہے اور امر سے مراد احکام کی تعلیم ہے۔ حضور ﷺ کا پہلا ارشاد وعظ ہے اور دوسرا ارشاد تعلیم ہے جس میں آپ ﷺ نے صدقات و خیرات کا حکم فرمایا جس کے نتیجے میں عورتوں نے اپنے کانوں کی بالی بندکیاں اور ہاتھوں کے زیورات اتار کر دے دیئے۔ 'قرط' جو چیز کان کے لو میں پہنی جائے۔ خواہ وہ بالی ہو یا بندہ وغیرہ۔

روایت میں صدقہ سے صدقۂ فطر مراد ہے یا عام صدقہ؟ بعض روایتوں سے عام صدقہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے صدقہ کا حکم اس لیے دیا کہ کفران عشیر وغیرہ بہت کرتی ہیں تو عذاب سے بچانے کے لیے یہ حکم دیا، کیونکہ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.

❁❁❁

75. بَاب: الحرص على الحديث

باب: تحصیل حدیث کے لیے حرص کرنا

75-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ.

❁❁❁

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ (کس کی قسمت میں یہ نعمت ہوگی) آپ ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہؓ میں جانتا تھا کہ تجھ سے پہلے کوئی یہ بات مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ میں دیکھتا ہوں تجھے حدیث سننے کی کیسی حرص ہے۔ (اب سن لے) سب سے زیادہ میری شفاعت کا نصیب ہونا اس شخص کے لیے ہوگا جس نے اپنے دل سے یا اپنے جی کے خلوص کے ساتھ لاالہ الااللہ کہا ہو۔

❁❁❁

تشریحی نکات

کسی شے کے حصول میں آدمی کے دو طرح کے رویئے ہوتے ہیں۔ ایک تو شے کے حصول کی طلب کرنا دوسرے اس کی حرص کرنا۔ ثانی الذکر یعنی حرص میں یہ بات خاص ہے کہ اس میں قناعت نہیں ہوتی، زیادہ سے زیادہ کی طلب بڑھتی ہی رہتی ہے۔ یہاں امام بخاری نے خاص طور پر حرص کا لفظ استعمال کیا تاکہ علم حدیث کی اہمیت واضح ہو اور ترغیب بھی ہو۔

• • •

76. بَاب :كيف يقبض العلم

كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ وَلَا تَقْبَلْ إِلَّا حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْتُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْتَجْلِسُوا حَتَّى يُعَلَّمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتَّى يَكُونَ سِرًّا حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِذَلِكَ يَعْنِي حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى قَوْلِهِ ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ

باب : علم کیوں کر اٹھ جائے گا

اور عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے ابوبکر بن حزم (مدینہ کے قاضی) کو لکھا دیکھو رسول اللہ ﷺ کی جو حدیثیں تم کو ملیں ان کو لکھ لو، میں ڈرتا ہوں (کہیں دین کا علم مٹ نہ جائے، اور عالم چل بسیں اور یہ خیال رکھو وہی حدیث ماننا جو رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہو (اور کسی کا قول یا فعل نہ ہو) اور عالموں کو علم پھیلانا چاہیے، تعلیم کے لیے بیٹھنا چاہیے کہ جس کو علم نہیں وہ علم حاصل کر لے اس لیے کہ علم جہاں پوشیدہ رہا پس مٹ گیا۔ ہم سے علاء بن عبدالجبار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول بیان کیا کہ: یہاں تک کہ اور عالم چل بسیں۔

❁❁❁

76-1 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے۔ اللہ (دین کا) علم بندوں سے چھینکر نہیں اٹھائے گا بلکہ عالموں کو اٹھا کر علم کو اٹھا لے گا، جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو

إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا.

لوگ جاہلوں کو سردار (پیشوا) بنالیں گے ان سے مسئلے پوچھیں گے وہ بے علم فتویٰ دیں گے۔ آپ بھی گمراہ ہوں گے (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب سے علم اٹھ جانے کی صورت و کیفیت بتلانا مقصود ہے۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ علم کی کتابت اگر متروک ہو جائے اور ذخیرہ کتب نہ ہوں تو بھی رفع علم کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔
- دوسری صورت یہ ہو گی علماء ختم ہو جائیں گے ان کی جگہ جہلاء مسندوں پر بیٹھ جائیں گے جو لوگوں کو گمراہ کریں گے اس طرح علم رفع ہو جائے گا اور جہالت باقی رہ جائے گی۔ یہاں امام بخاریؒ نے بطورِ خاص توجہ دلائی کہ علماء کو کتمانِ علم نہیں کرنا چاہئے بلکہ علم کی شمعیں جلاتے رہنا چاہئے تاکہ پوری دنیا اس کی روشنی سے منور رہے۔ دوسری صورت میں یعنی علم کو آگے نہ پھیلانے اور اسے چھپانے کی صورت میں علم ختم ہو جائے گا اور جہل چھا جائے گا۔

❁❁❁

77. بَاب : هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم

باب : کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے الگ دِن مقرر کیا جا سکتا ہے؟

۴۲

1-77 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَتْ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً

ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ عورتوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مرد آپ ﷺ کے پاس آنے میں ہم پر غالب ہوئے، تو آپ ﷺ اپنی طرف سے (خاص) ہمارے لیے ایک دن مقرر کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے

بچے اس کے لیے دوزخ کی آگ سے آڑ بن جائیں گے ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ یہاں مراد وہ بچے ہیں جو جوان نہ ہوئے ہوں۔ پہلی روایت میں جوانی کی قید نہیں جبکہ دوسری روایت میں جوانی کی قید ہے۔

❁❁❁

78.باب :من سمع شیئا فراجع حتی یعرفه

باب: ایک شخص نے ایک بات سنی، وہ اسے نہ سمجھا۔ سمجھنے کی خاطر دوبارہ پوچھنا

78-1 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَتْ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكِ الْعَرْضُ وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی عادت تھی کہ جس بات کو سنتیں اور نہ سمجھتیں تو خوب سمجھنے تک اس کو دوبارہ پوچھتیں اور (ایسا ہوا کہ ایک بار) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) جس سے حساب لیا جائے گا وہ عذاب میں پڑے گا، تو حضرت عائشہؓ نے کہا کیا اللہ (سورہ وانشقت میں) نہیں فرماتا ہے اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا، آپ ﷺ نے فرمایا (یہ حساب نہیں ہے) اس سے تو مراد اعمال کا بتلا دینا ہے لیکن جس سے کھینچ تان کر حساب لیا جائے گا وہ تباہ ہو جائے گا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

گزشتہ باب میں عورتوں کو تعلیم دینے کے لیے کوئی خاص دن مقرر کرنے کا ذکر تھا اس باب

مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ.

ان سے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اس دن ان کو نصیحت کی اور شرع کے حکم سنائے۔ ان باتوں میں جو آپ ﷺ نے فرمائیں یہ بھی تھا کہ تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیجے تو (آخرت میں) اس کے لیے دوزخ کی آڑ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا اگر دو بھیجے؟ آپ نے فرمایا: ”اور دو بھی“۔

❁❁❁

2-77 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ.

ابو سعید خدریؓ نے اس روایت کو یوں ہی بیان کیا اور شعبہ نے اس کو روایت کیا عبدالرحمن بن اصبہانی سے انہوں نے کہا میں نے سنا ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے۔ اس روایت میں یوں ہے: ’ایسے تین بچے جو جوان نہ ہوئے ہوں‘۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب میں امام بخاریؒ نے عورتوں کی تعلیم کے سلسلہ کی ایک خاص روایت نقل کی ہے وہ یہ کہ عورتوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ مرد آپ کے پاس آنے اور سیکھنے کے عمل میں ہم پر غالب رہتے ہیں اور ہمیں کوئی موقع نہیں ملتا کہ ہم دین کے مسائل آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر سیکھیں۔ آپ ہمارے لیے کوئی دن مقرر کر دیجیے حضور ﷺ نے ان کے مطالبے کو مان لیا اور ایک دِن مقرر فرما دیا اور حسبِ وعدہ وہاں تشریف لے گئے۔
- لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْث. ’جو بچے جوان نہ ہوئے ہوں‘۔ رسول اللہ ﷺ نے خواتین کے کئی احکام بتلائے وہاں ایک بات یہ بھی بتائی کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں تو آخرت میں وہ

میں عورتوں کے حوالہ سے بالخصوص اور دیگر طلبہ کے حوالہ سے بالعموم یہ بات بتانی مقصود ہے کہ طالب علم اپنے استاد اور شیخ سے بات کی وضاحت کے لیے سوال کر سکتا ہے۔ خاص طور پر جب بات سمجھ نہ آئے تو تعلیمی مقاصد کے لیے مکرر پوچھنا ضروری امر ہے۔ اور استاد کو بھی چاہیے کہ ایسی صورت میں جواب دے اور خوب وضاحت کرے۔ استاد اس بات کا برا نہ مانے کہ شاگردوں نے دوبارہ کیوں پوچھا۔ یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ طلبہ کے لیے بھی محض کٹ حجتی یا شرارت کے طور پر سوالات کرنا منع ہیں۔

❁❁❁

79.بَاب :ليبلغ العلم الشاهد الغائب

باب: جو شخص (مجلس علم میں) موجود ہے وہ علم کی بات اس تک پہنچادے جو موجود نہیں

79-1 عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ

ابو شریح نے عمرو بن سعید سے کہا (جو دورِ یزید بن معاویہؓ میں مدینہ کے گورنر تھے) وہ اس وقت مکہ کی طرف فوجیں بھیج رہے تھے۔ اے امیر! مجھ کو اجازت دیجئے میں آپ کو ایک حدیث سنا دوں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے روز ارشاد فرمائی۔ میرے دونوں کانوں نے اس کو سنا اور دل نے اسے یاد رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی، آپ نے اللہ کی تعریف اور خوبی بیان کی پھر فرمایا: مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے، لوگوں نے حرام نہیں کیا۔ (اس کا ادب بہ حکم الٰہی ہے) تو جو کوئی اللہ

لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغْ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہو اس کو وہاں خون بہانا درست نہیں اور نہ وہاں کوئی درخت کاٹنا۔ اگر (میرے بعد) کوئی ایسا کرنے کی یہ دلیل لے کہ اللہ کے رسول وہاں لڑے تو تم یہ کہو کہ اللہ نے تو (فتح مکہ کے دن) اپنے رسول ﷺ کو (خاص) اجازت دی تھی تم کو اجازت نہیں دی اور مجھ کو بھی صرف ایک گھڑی دن کے لیے اجازت دی تھی پھر اس کی حرمت ویسی ہی ہو گی جیسے کل تھی جو شخص یہاں حاضر ہو وہ اس کی خبر اس کو کر دے جو غائب ہے لوگوں نے ابو شریح سے پوچھا عمرو نے اس کا کیا جواب دیا۔ ابو شریح نے کہا عمرو نے یہ جواب دیا کہ میں تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہوں وہ گنہ گار کو پناہ نہیں دیتا اور نہ اس کو جو خون یا چوری کر کے بھاگے۔

❁❁❁

79-2 عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا لِيُبَلِّغْ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ وَكَانَ مُحَمَّدٌ

محمد بن ابی بکرہؓ کہتے ہیں کہ ابو بکرہ نے نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے اموال، ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں یہ بھی کہا، 'اور تمہاری عزتیں' ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ جیسے اس دن کی (یوم النحر کی) حرمت ہے،

يَقُوْلُ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ.

اس مہینے میں۔ سن رکھو۔ جو شخص حاضر ہے وہ اس شخص کو اس کی خبر کر دے جو یہاں موجود نہیں ہے۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے اس فرمانے کا یہ اثر ہوا کہ جو لوگ اس وقت حاضر تھے، انہوں نے حدیث ان لوگوں کو پہنچا دی جو غائب تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سن رکھو، میں نے یہ حکم تم کو پہنچا دیا۔ دوبار فرمایا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- باب کے عنوان سے امام بخاریؒ دوسروں کو سمجھانے اور علم پہنچانے کا وجوب ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی متعلم (شاگرد) یا سامع دین کی بات سمجھ لے تو تبلیغ ونشر اس پر واجب ہے۔
- امام بخاریؒ تبلیغ علم اور تبلیغ کلمہ حق کے لیے ایک مشہور واقعہ سے استدلال کرتے ہیں۔ واقعہ کا اختصار یہ ہے کہ امیر معاویہؓ نے اپنی حیات ہی میں یزید کے حق میں بیعت لے لی تھی۔ گویا یہاں سے ولی عہد بنانے کی رسم پڑ گئی۔ بلادِ اسلامیہ کے گورنروں نے بھی یزید کی خلافت پر بیعت کر لی، یزید کے تخت نشین ہونے کے بعد اہل مدینہ سے بیعت لینے کا وقت آیا تو حضرت حسینؓ، حضرت ابن زبیرؓ، محمد بن ابی بکرؓ اور ابن عمرؓ نے یزید کی بیعت سے صاف انکار کر دیا۔ امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد یزید ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا۔ محمد بن ابی بکرؓ تو امیر معاویہؓ کی حیات ہی میں انتقال فرما گئے تھے۔ ابن عمرؓ نے امیر معاویہؓ کے بعد بیعت کر لی۔ حضرت حسینؓ اہل کوفہ کی دعوت پر کوفہ تشریف لے گئے اور ابن زبیرؓ مدینہ شریف چھوڑ کر مکہ معظمہ (حرم) میں چلے گئے اس لیے ان کو عائذ البیت کہا جاتا ہے۔ انہوں نے مکہ معظمہ پہنچ کر معاملات

سنبھال لیے جس پر یزید کو طیش آیا اور والی مدینہ عمرو ابن سعید کو ابن زبیرؓ پر لشکر کشی کا حکم دیا۔ جب وہ حرم مکہ پر لشکر کشی کی تیاری کر رہا تھا۔ اس وقت ابو شریح صحابی کھڑے ہوئے، فرمایا کہ امیر! مجھے اجازت دیں میں آپ کو ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں، یہ نہایت ادب اور تہذیب کا خطاب تھا۔ اس طرح بات کی قبولیت کی زیادہ توقع ہو جاتی ہے۔ ابو شریح نے کہا کہ میں آپ کو وہ حدیث سنانا چاہتا ہوں جو فتح مکہ سے اگلے دن حضور ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی، حضور ﷺ جب یہ حدیث ارشاد فرما رہے تھے تو میں ہمہ تن گوش تھا۔ میری آنکھیں اس ارشاد کے وقت آپ کے چہرۂ اقدس پر جمی ہوئی تھیں اور میرے دل نے آپ ﷺ کے ارشاد کو محفوظ کر لیا۔ حضور ﷺ نے حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا کہ مکہ معظمہ کو اللہ نے حرم بنایا ہے۔ یہ بندوں کا بنایا ہوا حرم نہیں۔ اس لیے کسی انسان کے لیے اس کی حرمت کا ختم کرنا جائز نہیں۔ کسی شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو، یہ حلال نہیں کہ وہاں خونریزی کرے، خونریزی تو بہت بڑی بات ہے وہاں کے درختوں کو کاٹنا بھی جائز نہیں، اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ایک مخصوص وقت کے لیے اجازت دی تھی۔ حضور ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر ضرورت کی وجہ سے قتال فرمایا تھا لیکن آپ کو اس کی اجازت نہیں ہے۔ آپ رسول نہیں ہیں۔ حضور ﷺ کو بھی فتح مکہ کے دن صبح سے عصر تک کے لیے اجازت دی گئی تھی۔ آپ ﷺ کے لیے اجازت اس لیے تھی کہ بیت اللہ کو بتوں سے پاک کرنا تھا۔ مشرکین ایک طرف ملت ابراہیمی کا دعویٰ کر رہے تھے، اور دوسری طرف انہوں نے بیت اللہ کو بیت الاصنام بنا رکھا تھا، اس اجازت سے بیت اللہ کی تطہیر مقصود تھی چنانچہ خصائص الرسول ﷺ میں سے ہے۔ اس لیے آپ کے لیے جائز نہیں ہے کہ مکہ معظمہ کو میدان جنگ بنائیں۔ اس کے بعد ابو شریح نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے ان ارشادات کے بعد یہ بھی فرمایا تھا کہ حاضرین کو چاہئے کہ غیر حاضروں تک یہ بات پہنچا دیں چنانچہ اب میں اس حکم کی تعمیل کر رہا ہوں۔

أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ. عمرو بن سعید نے یہ جواب دیا کہ 'میں آپ سے زیادہ علم رکھتا ہوں'۔ نہ یہ (عمرو بن سعید) ابو شریح صحابی سے زیادہ علم رکھنے والا تھا اور نہ جو مسئلہ اس نے بیان کیا وہ صحیح تھا۔ اور

نہ ہی عبداللہ بن زبیرؓ کو ان باتوں کا مصداق بنانا صحیح تھا کہ معاذ اللہ! ابن زبیرؓ، عاصی یعنی باغی ہیں فار بالدم ہیں اور فار بالجزیہ (یعنی خون اور چوری کر کے بھاگنے والے) ہیں، خوبہ سرقہ کرنا، خوبہ فساد کرنا۔ عمرو بن سعید تابعی ہے لیکن اس کے افعال اچھے نہیں تھے۔ ابوشریح نے اس کو حدیث سنائی مگر اس نے یہ بہانے نکالنے شروع کر دیئے، عبداللہ بن زبیر صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ آنحضرت ﷺ کے بھتیجے، ابوبکر صدیقؓ کے نواسے اور تقویٰ کے اعتبار سے صاحب آثار واوصاف تھے، اس لیے عمرو بن سعید کا یہ جواب بالکل غلط اور باطل تھا، یہ باتیں دنیا کے لیے یزید کا ساتھ دینے کی وجہ سے اس نے کہی تھیں۔ (ملخص از فضل الباری ۲/ ۱۲۱، ۱۲۲)

❁❁❁

80. بَاب: إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے کا گناہ

80-1 سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجْ النَّارَ.

ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دیکھو) مجھ پر جھوٹ نہ باندھنا کیونکہ جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ دوزخ میں جائے گا۔

❁❁❁

80-2 عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ.

عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے باپ عبداللہ بن زبیر سے بیان کرتے ہیں انہوں نے (اپنے باپ) حضرت زبیرؓ سے کہا میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں فلاں فلاں شخصوں کی طرح بیان کرتے نہیں سنتا، انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ سے جدا نہیں رہا کہ

آپ ﷺ کی حدیثیں میں نے نہ سنی ہوں لیکن میں نے سنا۔ آپ فرماتے تھے: جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ بنالے۔

۞۞۞

80-3 عَنْ أَنَسٍ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

انس ؓ کہتے ہیں کہ مجھے کثرت سے حدیثیں بیان کرنے سے اس بات نے روکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

۞۞۞

80-4 عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: جو کوئی میری طرف وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ بنالے۔

۞۞۞

80-5 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو (محمد اور احمد) اور میری کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھو اور یہ سمجھ لو جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا بے شک اس نے مجھی کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جو جان بوجھ کر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

۞۞۞

تشریحی نکات

گزشتہ ابواب میں امام بخاریؒ نے علم کی اہمیت وفضیلت، تعلیم وتعلم کی تحریص وغیرہ سے متعلق احادیث بیان فرمائی تھیں۔ اب امام بخاریؒ اس طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ یہ سارے فضائل اپنی جگہ پر مگر رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرنے میں احتیاط کرنا نہایت ضروری ہے۔ کہیں آپ ﷺ پر کذب بیانی نہ ہو جائے۔

اس باب میں امام بخاریؒ نے خاص ترتیب سے احادیث بیان فرمائی ہیں پہلے تو نبی ﷺ پر کذب سے منع فرمایا۔ دوسری حدیث میں ناقلین یعنی راویوں کی احتیاط کی طرف توجہ دلائی۔ تیسری حدیث میں یہ توجہ دلائی کہ جب احادیث بیان کرنے کی کثرت ہوتی ہے تو کہیں نہ کہیں پر اندیشہ ہوتا ہے کہ کوئی بات منہ سے ایسی نکل نہ جائے جو کہ آپ ﷺ کی طرف درست منسوب نہ ہو لہٰذا ایسے آدمی کو مزید احتیاط کی ضرورت ہے۔

چوتھی حدیث امام بخاریؒ کی پہلی ثلاثی حدیث (جس میں کل تین واسطوں سے روایت رسول اللہ ﷺ تک پہنچی) ہے۔ اس میں مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ یعنی 'قول' کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے۔ اسی حدیث کو بنیاد بنا کر بعض محدثین نے یہ رائے قائم کی کہ روایت بالمعنی (جس میں مفہوم تو حدیث کا ہو لیکن الفاظ وہ نہ ہوں) جائز نہیں۔ بعض دوسرے محدثین کے نزدیک روایت بالمعنی جائز ہے۔ چنانچہ علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں:

> "اور روایت بالمعنی کو جائز قرار دینے والوں کی طرف سے جواب دیا گیا کہ
> اس سے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں ایسے الفاظ لانے کی ممانعت
> ہے جو علم کو بدل دیں"۔ (عمدۃ القاری ۲/۱۵۳)

یہاں یہ بات یاد رہے کہ تمام محدثین کے نزدیک روایت بلفظہ نقل کرنا روایت بالمعنی سے یقیناً بہتر ہے۔ روایت بالمعنی کی اجازت بھی ہر شخص کے لیے نہیں ہے۔ یہ حق صرف انہیں لوگوں کو حاصل ہوگا جو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کو پوری طرح سمجھتے ہوں۔

پانچویں حدیث میں یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جس طرح بیداری کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط بات کی نسبت حرام ہے اسی طرح منام کی حالت میں بھی آپ ﷺ کی طرف غلط بات منسوب کرنا حرام ہے نیز رسول اللہ ﷺ کے بارے میں جھوٹا خواب بیان کرنا بھی مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ (جس نے مجھ سے منسوب کیا) میں شامل ہے۔

- امام بخاریؒ کذب علی النبی کی ممانعت پر ابو ہریرہؓ کی روایت لائے ہیں حضور ﷺ پر کذب کے سلسلہ میں قول و فعل کا حکم یکساں رہا ہے جیسا کہ تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے، اس پانچویں روایت میں ایک اور عموم بھی ہے کہ جس طرح حضور ﷺ کی طرف یقظہ (بیداری) کی حالت میں غلط بات کی نسبت حرام ہے اسی طرح منام کی حالت میں بھی آپ ﷺ کی طرف غلط اور خلاف واقعہ نسبت حرام ہو گی۔

- قَالَ تَسَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي. حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، یعنی محمد اور احمد کہہ سکتے ہو مگر ابو القاسم نہیں کہہ سکتے۔ اس زمانہ میں آپ ﷺ کو عموماً مسلمان رسول اللہ (ﷺ) سے خطاب کرتے اور یہود ابو القاسم کی کنیت سے اور نام (یا محمد) سے کہہ کہ شاذ و نادر کوئی بدوی غیر مہذب خطاب کرتا تھا۔ ایک دفعہ آپ بازار تشریف لے جا رہے تھے، کسی آدمی نے اور کسی کو یا ابا القاسم کہہ کر پکارا۔ آپ ﷺ نے سمجھا کہ مجھے پکارا ہے۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا کہ

يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَعْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا

"یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں بلکہ فلاں شخص کو پکارا ہے"۔

اس التباس کی وجہ سے آپ ﷺ نے اپنی کنیت سے ممانعت فرمائی اور نام سے چونکہ عموماً نہیں پکارا جاتا تھا اس لیے نام سے منع نہیں فرمایا۔ پس جب علت ممانعت معلوم ہو گئی اور وہ اب باقی نہیں ہے، اس بنا پر علماء نے کہا کہ اب یہ کنیت بھی جائز ہے۔ بعض علماء اب بھی اس کنیت کو مکروہ سمجھتے ہیں اور بعض آپ ﷺ کی کنیت اور نام کو جمع کرنا ممنوع قرار دیتے ہیں۔

وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي. اور جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا بے شک اس نے مجھ کو

ہی دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا۔

حضور ﷺ کی رؤیت منامی

اس حدیث کو لے کر لوگوں نے بہت گڑبڑ کی ہے۔ اور بعض تو سخت ضلالت کی طرف چلے گئے۔ اس لیے اس کو اچھے طریقے کے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پہلی بات یہ سمجھنا چاہئے کہ اس حدیث میں مختلف الفاظ آئے ہیں، مسلم نے ایک جگہ سب کو جمع کر دیا ہے۔ ایک تو یہ لفظ ہے فَقَدْ رَآنِي دوسرا لفظ ہے فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ اور تیسرا لفظ ہے فَكَأَنَّمَا رَأَى الْحَقَّ ان تینوں الفاظ سے مراد و مقصود ایک ہی ہے یعنی یہ کوئی محض خیالی یا شیطانی خواب نہیں۔ واقعی اس نے مجھے دیکھا ہے۔ اتنا یقینی ہے کہ جیسا بیداری میں مجھے دیکھنا۔ یعنی بیداری میں جس طرح یقیناً حقیقتِ واقعیہ دیکھتے ہیں اسی طرح نیند میں بھی ایک واقعی چیز دیکھی، محض خیالی چیز یا شیطانی دھندا نہیں ہے۔ مسلم میں اس دیکھنے کی مزید وضاحت ہے۔

"مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ"

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا"۔

چونکہ يَرَانِي صغیہ استقبال ہے لہٰذا مذکور مطلب تو یہاں نہیں ہو سکتا، یہاں اور کچھ مطلب ہونا چاہئے، وہ مطلب کیا ہے؟ اس میں مختلف اقوال ہیں، بعضوں نے یہ کہا کہ یہ خوشخبری آپ ﷺ کے زمانہ کے ساتھ متعلق ہے یعنی جس نے اب تک مجھے نہیں دیکھا اور میرے یہاں نہیں آیا دور رہ کر ہی خواب میں دیکھا وہ عنقریب میرے یہاں آئے گا اور مجھے دیکھے گا۔ بعضوں نے کہا یہ خوشخبری آپ ﷺ کے زمانہ کے ساتھ خاص نہیں قیامت تک کے لوگوں کے لیے ہے اور یہ رؤیت قیامت میں ہو گی۔ اس پر شبہ ہو سکتا ہے پھر ان کی تخصیص کیا؟ یوم قیامتہ میں تو سب امتی بلکہ سب لوگ دیکھیں گے۔ جواب دیا گیا کہ ان کے لیے خاص قسم کی رؤیت ہو گی یعنی خاص الطاف وعنایات کی شان میں آپ ﷺ کو دیکھیں گے مثلاً کسی بادشاہ یا حاکم کو دیکھنا، ایک تو درباریوں کا ہے اور ایک مجرم اور قیدی کا دیکھنا، دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ بعضوں نے کہا کہ اس دار دنیا میں بھی دیکھے گا، اب یہ رؤیت کس طرح ہو گی؟ سو بہت سے اولیاء اس کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو بیدار میں زیارت نصیب ہوتی ہے

جن کی تکذیب مشکل ہے، بعضوں نے کہا کم از کم موت سے قبل منکشف کر دیا جائے گا۔ لیکن صحیح مسلم ہی میں سَيَرَانِي کا لفظ شک کے ساتھ ہے کہ فَسَيَرَانِي أَوْ فَكَأَنَّمَا يَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ تو اس میں ذرا خفت آگئی کہ سَيَرَانِي کا لفظ ہے یا نہیں کیوں کہ راوی کو شک ہے۔

حضور ﷺ کی رؤیت منامی اور علماء کی تحقیق

دوسری بحث یہ ہے کہ خواب میں جو نظر آ رہا ہے، وہ کیا ہے، آیا بعینہٖ حضور ﷺ بجسدہ العنصری (اپنے جسم عنصری کے ساتھ) تشریف لاتے ہیں یا جسد مثالی (جس کا آپؐ کے جسد شریف کے ساتھ خصوصی تعلق ہوتا ہے) کے ساتھ۔ امام غزالی کی تحقیق یہ ہے کہ بشخصہٖ آپ تشریف نہیں لاتے بلکہ جسد مثالی سے تشریف آوری ہوتی ہے وگرنہ آن واحد میں متعدد جگہ رؤیت کیسے ہو گی۔ شیخ اکبرؒ کا خیال معلوم ہوتا ہے کہ بجسدہ الشریف ملاقات ہوتی ہے اور شخص واحد کا وجود آن واحد میں متعدد جگہ رودیت ممکن ہے مثلاً آپ اپنی جگہ تشریف فرما ہوں اور رفع حجاب ہو جائے۔ شیخ جلال الدین سیوطیؒ کی تحقیق یہ ہے کہ دونوں طرح رؤیت معلوم ہوتی ہے کبھی بشخصہٖ جسد اطہر کے ساتھ اور کبھی جسد مثالی سے۔

تیسری بات یہ ہے کہ فَقَدْ رَآنِي کی بشارت فقط اس صورت کے ساتھ خاص ہے جب آپ ﷺ کو آپ ہی کے شمائل اور آپ ہی کے حلیہ اور شکل ولباس وغیرہ میں جو صحابہ نے بیان کیا ہے' ٹھیک اسی ہیئت کے مطابق دیکھے یا کسی اور کے حلیہ وصورت ولباس میں دیکھے بہر صورت آپ ہی کو دیکھ رہا ہے یا نہیں؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے، محققین کی ایک چھوٹی سی جماعت اول کی طرف گئی ہے۔ یعنی خاص آپ ہی کے حلیہ اور شکل وصورت میں رؤیت ہو، تب ہی اس بشارت کا مستحق ہے، دوسرے کسی اور حلیہ میں ہونے سے نہیں، محمد بن سیرینؒ کی بھی یہی رائے ہے چنانچہ منقول ہے کہ اگر ان سے کوئی کہتا ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا تو وہ پوچھتے کہ صِفْهُ لِي یعنی 'آپ کا حلیہ بتا' اگر وہ ہیئت اس شکل وہیئت کو بیان کرتا جو صحابہؓ سے مروی ہے تو کہہ دیتے کہ ٹھیک دیکھا ورنہ نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ غیر حلیہ میں دیکھنا ابن سیرینؒ کے نزدیک معتبر نہیں تھا ورنہ صِفْهُ لِي، سوال کیوں کرتے اور اس پر

معلق کیوں رکھتے، شاہ ولی اللہؒ کے صاحبزادے شاہ رفیع الدینؒ جن کو فن تعبیر سے بہت مناسبت تھی، ان کی بھی یہی رائے تھی۔ اور ازروئے انصاف حدیث کے الفاظ بھی بظاہر انہیں کی تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ کے معنی ہی یہی ہیں کہ واقعی آپ ﷺ کی پوری ہیئت وشکل وحلیہ میں شیطان نہیں آ سکتا، تمثل جب ہی کہا جا سکتا ہے جب اسی ہیئت وشکل میں متشکل ہو جیسا کہ فرماتے ہیں:

﴿فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا﴾

"ان کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا"۔ (مریم: ۱۷)

اس لیے مماثل مشابہ کو کہا جاتا ہے کہ ایک روایت میں اس سے بھی صاف ہے کہ لَا یَتَکَوَّنُ بِیْ شیطان میری کون اور وجود یعنی میرا حلیہ اور صورت اختیار نہیں کر سکتا، بس آپ ﷺ کے حلیہ اور صورت اختیار کرنے سے وہ عاجز ہے دوسرے حلیہ اور صورت میں آکر دھوکہ دے اور یوں ظاہر کرے کہ میں ہی معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ ہوں۔ اس کی نفی نہیں ہوئی، اس جماعت نے نہایت ہی تضییق (تنگی) کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو زندگی کے جس دور میں دیکھے اسی وقت اور اسی دور کی ہیئت وحلیہ ہونا ضروری ہے، مثلاً اگر جوانی کی شکل میں دیکھے تو جوانی کی ہیئت وحلیہ، اگر بوھاپے کی شکل میں دیکھے تو بڑھاپے کی ہیئت وحلیہ ہونا چاہئے۔ حتی کہ اگر ایک بال برابر بھی فرق ہو گا تو وہ اس بشارت میں شامل نہیں ہو گا لیکن اکثر علماء نے اس میں توسع سے کام لیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان سب شرائط کا تحقق ضروری نہیں بلکہ جس کسی حلیہ اور شکل وصورت میں دیکھے بشارت کا مستحق ہے، بشرطیکہ رؤیت کے وقت دیکھنے والے کو بالکل پورا یقین ہو کہ میں واقعی رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں، اگر اس میں شک اور تردد ہو تو پھر معتبر نہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر وہ سب شرائط لگائی جائیں تو پھر دائرہ بہت ہی تنگ ہو جائے گا۔ حالانکہ بہت سے ایسے واقعات ہیں کہ کسی نے آپ ﷺ کو بالکل غیر حلیہ میں دیکھا اور خواب ہی میں آپ نے کچھ فرمایا اور وہ بالکل ٹھیک نکلا، نیز تمام حلیہ کا احاطہ بھی تو مشکل ہے کون کر سکتا ہے۔ اب اس آخری تحقیق کو صحیح ماننے کی صورت میں یہ اشکال پیش آرہا ہے کہ کبھی دیکھنے والا حضور ﷺ کو غیر مناسب بلکہ غیر مشروع ہیئت وشکل میں دیکھتا ہے، مثلاً کوٹ پتلون، ہیٹ پہنے ہوئے محلوق اللحیہ (داڑھی منڈھے ہوئے) نظر آتے ہیں اور دیکھنے والے کو بالکل یقین ہوتا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں اس صورت میں کیا کہا جائے گا؟؟ اگر حضور ﷺ ہی کو دیکھ رہا ہے تو یہ صورت کیسی؟

پہلی رائے کے حاصل لوگوں کے لیے تو راستہ بالکل صاف ہے وہ کہہ دیں گے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا، محض رائی (دیکھنے والے) کے توہمات اور تخیلات اور اضغاث واحلام ہیں یا کید شیطان (شیطان کے مکر) ہے۔ اور بس، لیکن دوسرے گروہ کو جواب دینا ہوگا کیوں کہ وہ تو اس صورت میں بھی کہیں گے کہ اس نے حضور ﷺ کو ہی دیکھا ہے۔ شارح مسلم علامہ مازری مالکیؒ نے یہ جواب دیا کہ اس وقت بھی رائی (دیکھنے والا) آپ ہی کی ذات دیکھ رہا ہے، مگر جو صفات نظر آتی ہیں وہ صفات رائی (دیکھنے والے) کی مخیلات ہیں۔ اس کے دماغ پر ایسی کوئی کیفیت مسلط ہو چکی ہے جس کی وجہ سے واقعی صفت اس میں مرتسم نہیں ہوئی۔ اپنی مخیلات کے مطابق ہی اس کو کوئی صورت نظر آرہی ہے اور یہ چیز تجربے سے ثابت ہے کہ کبھی دماغ پر ایسی کیفیت کا تسلط ہوتا ہے جس سے کسی چیز کی شکل واقعی دماغ میں مرتسم نہیں ہو سکتی، چنانچہ کبھی اگر مرض یا اور کسی وجہ سے کسی قسم کی غنودگی یا اغماء طاری ہو جائے تو بعض اوقات اس کے زوال کے بعد تھوڑی دیر کے لیے دماغ پر اس کے اثر سے ایسی کوئی کیفیت چھا جاتی ہے کہ اپنی جان پہچان کے آدمیوں کو بھی فی الفور اس وقت نہیں پہچانا جا سکتا، حالانکہ آنکھوں سے اسے دیکھتا رہتا ہے، تو اگر واقعی شکل ان کی مرتسم ہوتی تو ضرور پہچانتا کیوں کہ پہلے سے پہچانا ہوا آدمی خواہ اس کا باپ ہو یا ماں، ایسی حالت میں فی الفور نہ پہچاننے سے معلوم ہوا کہ واقعی شکل اس کے حس مشترک میں مرتسم نہ ہو سکی، اس لیے یہ التباس ہوا، بعض صوفیاءؒ نے یہ جواب دیا ہے کہ حضور ﷺ کو اگر کوئی نامناسب ہیئت میں دیکھے تو رائی خود اپنی حالت و عمل کو حضور ﷺ کے اندر دیکھتا ہے، حضور ﷺ کی ذات مبارک مثل آئینہ ہے تو دراصل یہ رائی کا اپنا حال ہے۔ وہ خود اپنی بدحالی وبداعمالی کو مثل آئینہ کے آپ میں متشکل دیکھ رہا ہے۔ جیسا کہ تم اگر آئینہ میں نظر کرو اور تمہاری بدصورتی اس میں نمایاں ہو تو یہ تمہارا قصور ہے۔ آئینہ میں کوئی نقص نہیں۔ آئینہ تو فی نفسہ بالکل صاف وشفاف ہے جو کچھ داغ ودھبہ اس کے اندر نظر آرہا ہے۔ وہ سب رائی کے اندر کا ہے۔ لیکن یہ بھی قاعدہ نہیں کہ نامناسب ہیئت میں دیکھنے سے بس رائی (دیکھنے والے) کی بدعملی ہی کی طرف اشارہ ہو، ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کبھی کوئی اور تعبیرات بھی ہوتی ہیں۔ بعض وقت کسی اور نفس الامری چیز یا خاص واقعہ کی طرف اس طرح کی ہیئت دکھلا کر اشارہ کیا جاتا ہے، جیسا کہ ایک بزرگ مولانا عبدالعلی مرحوم نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ غازی آباد کے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر لوگوں کا ہجوم ہے، پوچھنے سے معلوم ہوا کہ آنے والی ٹرین سے حضور ﷺ تشریف لانے والے ہیں، اور سب لوگ انتظار

میں ہیں اور زیارت کے اشتیاق میں کھڑے ہیں۔ تھوڑی دیر میں گاڑی آئی واقعی حضور ﷺ اس میں تشریف لائے اور پلیٹ فارم پر اترے، دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کوٹ پتلون ہیٹ وغیرہ انگریزی لباس میں ہیں، اس خواب کو دیکھ کر مولانا عبدالعلی صاحب بہت گھبرائے۔ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی خدمت میں یہ خواب لکھ کر بھیجا۔ مولانا گنگوہیؒ نے جواب میں لکھا کہ تم گھبراؤ نہیں اس میں تمہاری حالت کا اظہار نہیں بلکہ ایک اور نفس الامری واقعہ دکھلایا گیا ہے کہ اس وقت دین اسلام پر نصاریٰ کا غلبہ اور تسلط ہے آپ تو مجسم دین ہیں تو آپ ﷺ پر نصاریٰ کا لباس ہونا، اس کی تعبیر یہ تھی کہ دین پر نصرانیت کا غلبہ ہے۔

خواب میں حضور ﷺ کے ارشاد کا حکم

یہ سب تحقیقات واختلافات اپنی جگہ ہیں، مگر ایک مسئلہ پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور کسی کا اس میں اختلاف نہیں۔ وہ یہ کہ اگر خواب میں حضور ﷺ سے کچھ سنے اور آپ کچھ فرمائیں تو کسی کے نزدیک بھی حجت نہیں گو کتنے ہی بڑے غوث وقطب اور ابدال خواب دیکھنے والے ہوں بلکہ ادلہ شرعیہ پر اس کو پیش کیا جائے گا۔ اگر مخالف نکلا تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور اگر مخالف نہ نکلا تو قبول کر لیں گے لیکن محض یہ خواب حجت کسی حالت میں نہیں ہو سکتا، ہاں موجب برکات ضرور ہوگا۔ اس پر عمل کرنا مستوجب برکات والطاف ہوگا۔ حجت نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حدیث میں تو فقط لا يتمثل بي کا لفظ ہے۔ اب یاد رکھنا چاہئے کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ شیطان میرا لہجہ اور آواز بھی نہیں بنا سکتا۔ تو ممکن ہے اس حالت میں شیطان نے کچھ کہہ دیا۔ اسی کو رائی نے سنا اور حضور ﷺ کا کلام خیال کر لیا کیونکہ اس کو تو کچھ پتہ نہیں، دوسرا وہ احتمال بھی ہے جس کا ذکر اوپر کر چکا ہوں کہ صورت وحلیہ اپنے تخیل کے مطابق دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح کوئی بات جو اپنی متخیلہ میں ہے وہ اس کو اس وقت بھی سن سکتا ہے ان احتمالات کے باوجود کیسے اس کو حجت شرعیہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ نے بنفس نفیس حالت یقظہ (بیداری) میں جو فرمایا اور صحابہ نے بھی بحالت یقظہ اس کو سنا، پھر ان سے تابعین نے، ان سے تبع تابعین نے اس کو قبول کرنے اور حجت بنانے کے لیے علماء نے یہ شرط لگائی ہے کہ راوی مغفل نہ ہو جیسا کہ علامہ سخاوی نے فتح المغیث میں شرائط رواۃ کے تحت لکھا ہے کیونکہ مغفل ہونے سے کچھ کا کچھ سن لے گا اب جب مغفل کی روایت مقبول نہیں تو نائم (سوتے

ہوئے) کی روایت کیوں کر مقبول ہو گی۔ گویا تو مغفل ہی تھا، نوم میں تو تمام حواس ظاہرہ معطل ہو جاتے ہیں، لہٰذا نوم میں سنی ہوئی چیز ہرگز حجت نہیں ہو سکتی چنانچہ مدینہ شریف میں کسی شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا، آپ نے اس سے فرمایا: اِشْرِبِ الْخَمْرَ 'شراب پیا کر'، لوگوں سے اس نے خواب بیان کیا، شیخ علی، کے مؤلف، صاحب کنز العمال اس وقت مدینہ میں تھے۔ ان سے بھی اس نے اپنا خواب بیان کیا، شیخ نے کہا غلط ہے۔ آپ نے لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ 'شراب مت پیا کر'، فرمایا ہو گا تو نے اِشْرِبِ الْخَمْرَ سنا اور سمجھا پھر شیخ نے اس آدمی سے پوچھا کہ تو شراب پیتا ہے، اس نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا اسی کو حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے تجھ سے سننے میں غلطی ہو گئی جب تو پہلے ہی سے شراب پیتا ہے تو پھر شراب پینے کا حکم دینا تحصیل حاصل ہے اور قطعی ثابت شدہ حکم کے برعکس ایسا حکم دینا آپ ﷺ کی شانِ مبارک کے بالکل منافی ہے، ابن ابی جمرہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ جب خواب میں دیکھنا حضور ﷺ ہی کو دیکھنا ہے تو جس نے حالتِ بیداری میں کشفاً دیکھا تو اس صورت میں بطریق اولیٰ کہا جائے گا کہ اس نے حضور ﷺ ہی کو دیکھا۔

کشف ونوم (نیند) میں آپ ﷺ کی زیارت کرنے والا صحابی نہیں

کشف ونوم کی حالت میں اگر آپ ﷺ ہی کو دیکھا ہے، تب بھی اس حالت میں دیکھنے والا صحابی نہیں ہو جائے گا۔ کیونکہ صحابی تو اس کو کہا جاتا ہے کہ جس نے آپ ﷺ کو اس دار دنیا میں رہتے ہوئے حالتِ بیداری میں اس طور پر ظاہر وباہر دیکھا ہو جیسا کہ عام طور پر ان آنکھوں سے دوسری اشیاء دیکھی جاتی ہیں۔

(مذکورہ بالا بحث علامہ شبیر احمد عثمانی کی کتاب فضل الباری سے لی گئی ہے ملاحظہ ہو ص ۱۲۹ تا ۱۳۵۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت پر مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو علامہ محمود آلوسی کی تفسیر روح المعانی سورۃ الانفال آیت نمبر ۴۴، ص ۵/ ۹ تا ۱۶ نیز سورہ احزاب آیت نمبر ۴۰ ص ۱۱/ ۳۴ تا ۳۹۔ نیز علامہ بدر الدین عینی کی کتاب عمدۃ القاری، ۲/ ۱۵۵ تا ۱۵۸۔)

81.بَاب : كِتَابَةِ الْعِلْمِ

81-1 عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ قَالَ لَا إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ فَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

باب : علم کی باتیں لکھنا

ابو حجیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ صرف اللہ کی کتاب (قرآن) ہے۔ یا وہ سمجھ جو مومن کو اللہ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے یا جو کچھ اس ورق (کاغذ) میں لکھا ہے۔ اس کاغذ میں دیت اور قیدیوں کے چھڑانے کے احکام ہیں اور یہ حکم کہ: 'مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے'۔

❁❁❁

81-2 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوْ الْفِيلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَذَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ وَاجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ الْفِيلَ أَوْ الْقَتْلَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ خزاعہ والوں نے (عرب کا ایک قبیلہ) بنی لیث (قبیلے) کے ایک شخص کو اس سال مار ڈالا جس سال مکہ فتح ہوا اپنے ایک خون کے بدلے جو بنی لیث نے ان کا کیا تھا اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی گئی، آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑھا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ سے قتل یا فیل (ہاتھیوں) کو روک دیا۔ امام بخاریؒ نے کہا اس لفظ کو شک ہی کے ساتھ رکھو۔ ابو نعیم نے یوں ہی کہا قتال یا فیل اور ابو نعیم کے سوا اور لوگوں نے فیل کہا ہے (شک نہیں

لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ يُقَالُ يُقَادُ بِالْقَافِ فَقِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَيُّ شَيْءٍ كَتَبَ لَهُ قَالَ كَتَبَ لَهُ هَذِهِ الْخُطْبَةَ.

کیا اور اللہ کے رسول اور مسلمان ان پر غالب کئے گئے یعنی مکہ کے کافروں پر) سن رکھو مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، سن رکھو میرے لیے بھی وہ ایک گھڑی دن کی حلال ہوا سن رکھو مکہ اب اس وقت حرام ہے، وہاں کے کانٹے نہ کاٹے جائیں اور وہاں کے درخت قطع نہ کئے جائیں، اور وہاں کی پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ جو اُس (گمشدہ چیز) کو پہنچوائے۔ (وہ اٹھا سکتا ہے) اور جس کا کوئی عزیز مارا جائے اس کو دو میں اسے ایک کا اختیار ہے یا تو دیت لے، یا قصاص لے (قاتل مقتولوں کے وارثوں کے حوالہ کیا جائے۔ اتنے میں یمن والوں میں سے ایک شخص (ابو شاہ) آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (آپ نے جو جو باتیں بیان فرمائیں وہ) مجھ کو لکھ دیجئے آپ ﷺ نے (لوگوں سے) فرمایا اچھا اس کو لکھ دو قریش کے ایک شخص (حضرت عباس) نے عرض کیا یا رسول اللہ اذخر کے کاٹنے کی اجازت دیجئے ہم اس کو گھروں میں اور قبروں میں لگاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اذخر معاف ہے (وہ کاٹ سکتے ہو)۔

3-81 سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ.

ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے اصحاب میں مجھ سے زیادہ حدیث کا روایت کرنے والا کوئی نہیں، البتہ عبداللہ بن عمر نے جو حدیثیں روایت کی ہیں، وہ لکھتے تھے میں لکھتا نہیں تھا۔

3-81 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللَّهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهِ.

عبداللہ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بہت بیمار ہو گئے تو آپ نے (اسی بیماری کی سختی میں) فرمایا لکھنے کا سامان لاؤ میں تمہارے لیے ایک کتاب لکھوا دوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ پر بیماری کی سختی ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے وہ ہم کو بس کرتی ہے لوگوں نے اختلاف شروع کیا اور غل مچ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا چلو اٹھو میرے پاس لڑنے جھگڑنے کا کیا کام ہے، ابن عباسؓ (نے جب یہ حدیث روایت کی تو یوں) کہتے ہوئے نکلے ہائے مصیبت وائے مصیبت جس (بات) نے آنحضرت ﷺ کو یہ کتاب نہ لکھوانے دی۔

تشریحی نکات

اس باب امام بخاریؒ تدوین حدیث، کتابت حدیث کو ثابت کر رہے ہیں کیونکہ جس طرح علم

محفوظ کرنے کا اہم طریقہ حفظ ہے۔ اسی طرح کتابت بھی ہے۔ یہاں امام بخاری یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ کتابت حدیث عہد نبوی میں ہی شروع ہو گئی تھی چنانچہ بہت سے صحابہ ایسے تھے جن کے پاس رسول اللہ ﷺ کے دیئے گئے احکام محفوظ و قلم بند تھے۔ اس لیے منکرین حدیث و مستشرقین کا یہ اعتراض درست نہیں کہ عہدِ نبوی ﷺ میں حدیث کی کتابت نہیں کی گئی۔

- وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. 'اور مسلمان کو کافر کے مقابلہ میں قتل نہ کیا جائے' یہاں کافر حربی (مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے والا کافر) مراد نہیں کیونکہ تمام فقہاء کے نزدیک کافر حربی کو قتل کرنا جائز ہے۔
- ذمی کافر کو قتل کرنے کے مسئلہ میں فقہاء کی آراء مختلف ہیں جمہور فقہاء امام شافعی، امام مالک، امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ یہاں کافر سے عام مراد ہے یعنی حربی کافر ہو یا ذمی، معاہد (جس سے معاہدہ صلح ہوا ہو) ہو یا مستامن (جسے مسلمانوں نے امن دیا ہو) کسی کے مقابلہ میں بطور قصاص مسلم کو قتل نہیں کیا جائے گا ہاں ذمی کافر اور مستامن کے قتل کے عوض دیت وغیرہ ادا کی جائے گی۔

باب کی چوتھی روایت میں بھی خود رسول اللہ ﷺ کے اظہار کتابت کا ذکر ہے، ابن عباسؓ نے جو اس واقعہ کے وقت بہت چھوٹے تھے جب بعد میں انہوں نے یہ حدیث سنی تو اظہار افسوس کیا کہ کاش آپ ﷺ کی باتیں لکھ لی جاتیں تو اچھا ہوتا۔ اس حدیث سے یہ بات البتہ واضح ہے کہ آپ ﷺ نے اس لکھنے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں فرمایا ورنہ آپ ﷺ دوبارہ اور تاکیداً حکم کرتے تو لکھوا لیتے۔

82. باب : العلم والعظة بالليل

باب : رات کے وقت تعلیم اور وعظ و نصیحت

82-1 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَعَمْرٍو وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ أُمِّ

ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات (نیند سے) جاگے تو فرمایا سبحان اللہ آج

سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنْ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنْ الْخَزَائِنِ أَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ.

رات کو (آسمان سے دنیا میں) کیا کیا فتنے (عذاب) اُترے اور کیا کیا (رحمت کے) خزانے کھلے۔ ان حجرے والیوں (بیبیوں) کو عبادت کے لیے جگاؤ، بہت عورتیں دُنیا میں پہنے (لباس) اوڑھے ہیں مگر آخرت میں ننگی ہوں گی۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب سے ثابت ہوتا ہے کہ رات کے اوقات میں آرام کرنا چاہیئے لیکن اگر کچھ وقت تعلیم وعبادت پر لگایا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ سورۃ المزمل کی ابتدائی آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے رات کو عبادت کا حکم فرمایا۔
- فربّ كاسيةٍ في الدُّنيا عاريةٌ في الآخرة. 'بہت سی عورتیں دنیا میں کپڑے پہنے ہوں گی اور آخرت میں ننگی ہوں گی'۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بہت سی عورتیں دنیا میں تو نہایت قیمتی اور نفیس لباس پہنتی ہیں مگر اخروی لباس یعنی تقویٰ اور حسناتِ اخروی کے اعتبار سے برہنہ ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ دنیا میں تو اسراف وفضول خرچی سے اجتناب کریں اور صدقات وخیرات اور دیگر نیکیوں کے لباس سے اپنے آپ کو آراستہ رکھیں کیونکہ یہی وہ لباس ہے جو آخرت میں کام آنے والا ہے۔

❁❁❁

83.بَاب : السمر في العلم

باب : رات کو علم کی باتیں کرنا

83-1 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى

عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ

بنا النبيُّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم العشاء في آخر حياته فلمّا سلّم قام فقال أرأيتكم ليلتكم هذه فإنّ رأس مائة سنة منها لا يبقى ممّن هو على ظهر الأرض أحدٌ.

نے اپنی اخیر عمر میں ہم کو عشاء کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم نے اس رات کو دیکھا، اسے یاد رکھنا اب سے سو برس کے بعد جتنے لوگ اس وقت زمین پر ہیں ان میں سے کوئی نہیں رہے گا۔

• • •

83-1 عن ابن عبّاس قال بتُّ في بيت خالتي ميمونة بنت الحارث زوج النبيّ صلّى الله عليه وسلّم وكان النبيّ صلّى الله عليه وسلّم عندها في ليلتها فصلّى النبيّ صلّى الله عليه وسلّم العشاء ثمّ جاء إلى منزله فصلّى أربع ركعات ثمّ نام ثمّ قام ثمّ قال نام الغُلَيِّم أو كلمة تشبهها ثمّ قام فقمت عن يساره فجعلني عن يمينه فصلّى خمس ركعات ثمّ صلّى ركعتين ثمّ نام حتى سمعت غطيطه أو خطيطه ثمّ خرج إلى الصلاة.

عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے پاس سویا، میمونہ نبی ﷺ کی ازواج میں سے تھیں، اس رات نبی اکرم ﷺ بھی انہی کے گھر میں تھے۔ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر (مسجد سے) اپنے گھر آئے اور چار رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے، پھر بیدار ہو کر اٹھے اور فرمایا کہ بچہ سو گیا یا کچھ ایسا ہی فرمایا پھر (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے، میں بھی آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مجھ کو اپنی دائیں طرف کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ میں نے خراٹے کی آواز سنی پھر (صبح کی نماز کے لیے) باہر تشریف لے گئے۔

• • •

تشریحی نکات

- گزشتہ باب میں یہ بیان تھا کہ سو جانے کے بعد رات کے کسی حصہ میں اٹھ کر علمی گفتگو اور عبادت کرنا ثابت ہے اب اس باب سے پتہ چلتا ہے کہ سونے سے قبل بھی علمی گفتگو کر سکتے ہیں۔
- سمر رات کو قصہ گوئی اور گپ شپ کو کہتے ہیں باب سے اس طرف بھی اشارہ کیا جا رہا ہے کہ اگر یہ فضول لایعنی گپ ہو تو ناجائز اور اگر علمی بات چیت ہو تو جائز ہے۔
- باب کی پہلی حدیث کا واقعہ رسول اللہ ﷺ کے وصال سے تقریباً ایک مہینہ پہلے کا ہے کہ آپ ﷺ نے بعد از نماز عشاء خطبہ میں پیشین گوئی فرمائی کہ یہ بات سن لو کہ اس رات سے صدی کے آخر تک ان لوگوں میں سے جو روئے زمین پر اس وقت موجود ہیں کوئی باقی نہ رہے گا، مراد یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں جتنے لوگ بھی ہیں سو سال کے اندر تمام مر جائیں گے۔ اس بات سے مقصود تنبیہ کرنا تھا کہ تمہاری عمریں پہلی امتوں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں اور تمہاری دینی ذمہ داریاں بہت ہیں۔
- باب کی دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ آپؓ نے تمام رات جاگ کر گزاری تاکہ رسول اللہ ﷺ کے معمولات کا مشاہدہ کریں۔

❁❁❁

84. باب : حفظ العلم

باب : علم کو یاد رکھنا

1-84 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُو إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ

ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: ابوہریرۃؓ حدیثیں کثرت سے بیان کرتا ہے۔ میں نے کہا: اگر اللہ کی کتاب میں یہ دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں کوئی حدیث بیان نہ کرتا، پھر سورۃ البقرۃ کی یہ آیت پڑھتے: جو لوگ چھپاتے ہیں

الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ.

ان کھلی ہوئی نشانیوں اور ہدایت کی باتوں کو جو ہم نے اتاریں اخیر تک (یعنی انا التواب الرحیم تک) ہمارے بھائی مہاجرین تو بازاروں میں خریدوفروخت میں پھنسے رہتے اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتی باڑی کے کام میں لگے رہتے اور ابو ہریرۃ (نہ کوئی پیشہ کرتے تھے نہ سوداگری) وہ اپنا پیٹ بھرنے کے لیے آنحضرت ﷺ کے پاس جمے رہتا اور ایسے موقعوں پر حاضر رہتے جہاں لوگ حاضر نہ رہتے اور وہ باتیں یاد رکھتے جس کو یاد نہ رکھتے۔

* * *

84-2 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ قَالَ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ.

ابو ہریرۃ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ سے بہت باتیں سنتا ہوں ان کو بھول جاتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اپنی چادر پھیلا، میں نے پھیلائی، آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ سے ایک لپ لے کر اس میں ڈال دیا پھر فرمایا اس کو لپیٹ لے (یا اپنے سینے سے لگالے) میں نے لپیٹ لیا (یا اپنے سینے سے لگالیا) اس کی بعد سے کوئی چیز نہیں بھولا۔

* * *

84-3 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ وَأَمَّا الْآخَرُ

ابو ہریرۃ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے علم کے دو تھیلے حاصل کیے یعنی دو طرح کا علم سیکھا۔ ایک کو میں نے لوگوں میں

فلو بثثته قطع هذا البلعوم

پھیلایا، اور دوسرے کو اگر میں پھیلاؤں تو لوگ میرا گلا کاٹ ڈالیں۔ امام بخاریؒ نے کہا: بلعوم نرخرے کو کہتے ہیں جس سے کھانا حلق سے نیچے اترتا ہے۔

• • •

تشریحی نکات

گزشتہ دو ابواب میں امام بخاری نے علمی مذاکروں کا ذکر کیا اب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ علم حاصل کرنے کے بعد اس کو یاد رکھنے کی کوشش بھی ضروری ہے۔

علم کو چھپانے سے متعلق باب میں جس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝﴾

"بے شک جو لوگ ان کھلی کھلی باتوں اور ہدایت کو کہ جسے ہم نے نازل کر دیا ہے اس کے بعد بھی چھپاتے ہیں باوجود یہ کہ ہم نے ان کو لوگوں کے لیے کتاب میں بیان کر دیا ہے ایسے لوگوں پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ ہاں جو توبہ کرتے ہیں اور اپنی حالت درست کر لیتے اور احکامات کو صاف صاف بیان کر دیتے ہیں تو میں ان کے قصور معاف کر دیتا ہوں اور میں بڑا معاف کرنے والا اور رحم والا ہوں"۔

(البقرۃ: ۱۵۹-۱۶۰)

باب کی آخری حدیث میں حضرت ابوہریرۃؓ نے علم کے دو تھیلوں کا ذکر کیا ہے ایک کا تعلق چونکہ شریعت کے احکام سے تھا لہٰذا وہ انہوں نے لوگوں تک بے دھڑک پہنچا دیا، دوسرے بوجھ یا تھیلے سے متعلق فرمایا کہ اگر میں بتادوں تو لوگ میری جان کے درپے ہو جائیں۔

دوسرے تھیلے یا بوجھ سے مراد وہ احادیث تھیں جن میں آئندہ کے فتنوں سے متعلق تفصیلات اور بڑے حاکموں کا تذکرہ واحوال تھا مثلاً اسماء منافقین۔ یزید کا فتنہ اور حجاج بن یوسف وغیرہ کے احوال ہو سکتے ہیں، کہ جن کو کھول کر بیان کر دیتے تو حضرت ابوہریرۃؓ کی خیر نہ تھی۔ چونکہ ان امور کا تعلق تبلیغ سے نہ تھا اس لیے انہیں بیان نہیں کیا۔ ان فتنوں سے بچنے کے لیے خود ابوہریرۃؓ دعا بھی فرماتے تھے۔

مثلاً اَللّٰھُمَّ اقْبِضْنِي قَبْلَ السِّتِّيْنَ "اے اللہ! مجھے ساٹھ ہجری سے پہلے ہی اٹھالے۔" غالباً یہ یزید کی حکمرانی کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے جو ۶۰ ہجری میں قائم ہوئی تھی۔ (فضل الباری ۲/ ۱۶۵)

❁❁❁

85.بَاب : الإنصات للعلماء

باب : اہل علم کی بات سننے کیلئے لوگوں کو خاموش کرنا

1-85 عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتْ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

❁❁❁

جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا: لوگوں کو خاموش کر دو (جب لوگوں کو خاموش کر دیا) فرمایا: لوگو! میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

❁❁❁

تشریحی نکات

گزشتہ باب میں علم کو یاد کرنے کے اہتمام کا ذکر تھا اس باب میں اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ استاد یا عالم جب بیان کرنے تو ہمہ تن گوش ہو کر سننا چاہیے کیونکہ اگر سن نہ سکا تو یاد کس

شے کو کرے گا۔ اساتذہ کے مجمع میں ایک آدمی اگر طلبہ کو خاموش کروائے تو یہ اچھی بات ہے تاکہ مجمع پر سکون ہو جائے اور جب مجمع پر سکون ہو جائے تب استاد یا عالم بات کرے تاکہ سب تک بات پہنچ جائے اور متعلمین ذہن نشین کر لیں۔

حدیث الباب میں یہ بتلایا گیا ہے کہ مسلمان ایمان و تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کے قتل سے بچیں خاص کر ایسی صورت میں جب غیر مسلم امتِ مسلمہ کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور باہم خون خرابہ کراتے ہیں آپ ﷺ نے پہلے سے متنبہ فرمادیا کہ یہ تو گویا کافروں کا فعل ہے۔ امت مسلمہ کو اس سے کیا واسطہ مگر افسوس کہ امت مسلمہ آج انہیں فتنوں سے دوچار ہے۔ دنیا میں یہود و نصاریٰ اور دیگر غیر مسلم مسلمانوں کے ہاتھوں دوسرے مسلمانوں کا قتل کروا رہے ہیں اور امتِ مسلمہ کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔

***

86.باب : ما يستحبُّ للعالم إذا سئل: أيُّ الناس أعلم فيكل العلم إلى الله

باب

86-1 حدثنا عمْرٌو قال أخبرني سعيدُ بنُ جُبيرٍ قال قلتُ لابنِ عبّاسٍ إنّ نوفًا البكاليَّ يزعُمُ أنّ موسى ليس بموسى بني إسرائيل إنّما هو موسى آخرُ فقال كذب عدوُّ الله حدثنا أُبيُّ بنُ كعبٍ عن النبيِّ صلّى اللّهُ عليه وسلّم قام موسى النّبيُّ خطيبًا في بني إسرائيل

عمرو کہتے ہیں کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی اور کہا کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کا خیال ہے کہ موسیٰ (جو خضر کے ساتھ گئے تھے) بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ دوسرے موسیٰ (بن میشا) ہیں، انہوں نے کہا کہ اللہ کا دشمن جھوٹا ہے، ہم سے ابی بن کعب نے بیان کیا۔ انہوں نے آنحضرت

فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَحَمَلَا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا وَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنْ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنْ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا. فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ فَسَلَّمَ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى فَقَالَ

ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا موسیٰ نبی بنی اسرائیل میں خطبہ کو پڑھنے کو کھڑے ہوئے لوگوں نے ان سے پوچھا: سب لوگوں میں بڑا عالم کون ہے؟ موسیٰ نے کہا: میں بڑا عالم ہوں، اللہ نے بڑا عتاب فرمایا کیونکہ انہوں نے یوں نہیں کہا اللہ کو معلوم ہے، پھر اللہ نے ان کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے وہاں جہاں دو دریا (فارس اور روم کے سمندر سے) ملے ہیں وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگار میں اس تک کیسے پہنچوں؟ حکم ہوا ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لے جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں وہ ملے گا، پھر موسیٰ چلے اور ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی تھے، اور دونوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی، جب دونوں صخرے کے پاس پہنچے تو اپنے سر، (زمین پر) رکھ کر سو گئے، مچھلی زنبیل سے نکل بھاگی اور دریا میں اس نے راستہ لیا، اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو تعجب ہوا خیر، وہ دونوں ایک رات دن میں جتنا باقی رہا تھا اس میں چلتے رہے، جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ ہم تو اس سفر سے تھک گئے اور

مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَنَقْرَةِ هَذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَكَانَتْ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ

موسیٰ علیہ السلام کو تھکان نے چھوا بھی نہیں مگر جب اس جگہ سے آگے بڑھ گئے جہاں تک ان کو جانے کا حکم ہوا تھا اس وقت ان سے خادم نے کہا، آپ نے نہیں دیکھا جب ہم صخرے کے پاس پہنچے تھے تو (مچھلی نکل بھاگی) میں اس کا ذکر کرنا بھول گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم تو اسی کی تلاش میں تھے، آخر وہ دونوں کھوج لگاتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے، جب اس صخرے کے پاس پہنچے دیکھا تو ایک شخص (سو رہا) ہے، کپڑے لپیٹے ہوئے یا کپڑا لپیٹے ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے (اس کو) سلام کیا خضر (جاگ اٹھے انہوں) نے کہا تیرے ملک میں سلام کہاں سے آیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں، خضر نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ انہوں نے کہا ہاں (پھر) کہا گیا میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط پر کہ تم کو جو علم کی باتیں سکھائی گئی ہیں وہ مجھ کو سکھلاؤ؟ خضر نے کہا آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے، موسیٰ علیہ السلام! بات یہ ہے کہ اللہ نے ایک (قسم کا) علم مجھ کو دیا ہے جو تم کو نہیں ہے اور تم کو ایک (قسم کا) علم دیا ہے جو مجھ کو نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے

فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهَذَا أَوْكَدُ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا.

کہا اگر اللہ چاہے تو تم ضرور مجھ کو صبر کرنے والا پاؤ گے اور میں کسی کام میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا آخر دونوں سمندر کے کنارے روانہ ہوئے ان کے پاس کشتی نہ تھی (کہ سمندر پار جائیں) اتنے میں ایک کشتی اودھ سے گزری انہوں نے کشتی والوں سے کہا ہم کو سوار کر لو اور خضر کو انہوں نے پہچانا اور موسیٰ اور خضر کو بغیر کرایہ سوار کر لیا اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر اس نے ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں خضر نے کہا موسیٰ میرے اور تمہارے علم دونوں نے اللہ کے علم میں سے اتنا لیا ہے جیسے اس چڑیا کی چونچ نے سمندر میں سے۔ اس کے بعد خضر کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ کی طرف چلے اور اس کو اکھیڑ ڈالا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے ان لوگوں نے ہم کو بے کرایہ سوار کیا اور تم نے یہ کام کیا کہ ان کی کشتی میں سوراخ کر دیا، کشتی والوں کو ڈبوتا خضر نے کہا میں نہیں کہہ چکا تھا [illegible] میرے ساتھ صبر نہیں ہو [illegible]، موسیٰ نے [illegible] میری گرفت نہ کرو اور میرے کام کو مشکل میں نہ پھنساؤ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ پہلا اعتراض تو

موسیٰ کا بھولے سے ہی تھا خیر دونوں چلے ایک لڑکا لڑکوں میں کھیل رہا تھا، خضر نے یہ کیا کہ اوپر سے اس کا سر تھاما اور اپنے ہاتھ سے اس کا سر اکھیڑ لیا، موسیٰ نے کہا تو نے ایک معصوم جان کا ناحق خون کیا خضر نے کہا میں نے تم سے نہیں کہا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہونے کا۔ ابن عیینہ نے کہا یہ پہلے کام سے زیادہ سخت ہے خیر پھر دونوں چلے، چلتے چلتے ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے ان سے کھانا مانگا انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کیا پھر دونوں نے دیکھا اس گاؤں میں ایک دیوار ہے جو گرا چاہتی ہے خضر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ اور دیوار کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اس کی مزدوری (ان گاؤں والوں سے) لے سکتے تھے خضر نے کہا: بس مجھ میں تم میں جدائی کی گھڑی آن پہنچی آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم کرے ہم تو یہ چاہتے تھے کاش صبر کرتے تو ان کے اور حالات بھی ہم سے بیان کیے جاتے۔

تشریحی نکات

باب کے عنوان کا مقصود علماء کو یہ بتلانا ہے کہ انہیں بالخصوص علم کے بارے میں تواضع سے کام

لینا چاہئے۔ اپنی کم مائیگی اور اللہ عالم الغیب کے کمال اور بڑائی کا دھیان رکھنا چاہئے اگرچہ کوئی بہت بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو جب اس سے سوال کیا جائے کہ کون سب سے زیادہ ذی علم ہے تو اس کا جواب یہ ہونا چاہئے کہ واللہ اعلم (یعنی اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے) علماء کو چونکہ بڑائی، عجب اور تفاخر کے اسباب زیادہ میسر ہوتے ہیں اس لیے انہیں بہت احتیاط کی تعلیم دی گئی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر کی شخصیتوں میں اختلاف: اس واقعہ میں دو باتوں کا اختلاف ہوا۔ ایک اختلاف تو ابن عباس اور حر بن قیس کے درمیان تھا کہ موسیٰ جن کے پاس سفر کر کے گئے تھے وہ خضر تھے یا کوئی اور تھا۔ ابن عباسؓ نے کہ کہ وہ خضر علیہ السلام تھے چنانچہ ایک بزرگ صحابی ابی بن کعبؓ نے ابن عباسؓ کے حق میں فیصلہ دیا۔ یہ اختلاف کتاب العلم کے ابتداء میں اس سے مختصر روایت میں بھی گزر چکا ہے۔

دوسرا اختلاف جو اس روایت میں بیان ہوا وہ یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے پاس جانے والے موسیٰ کون تھے؟ نوف بکالی کہتے تھے کہ یہ موسیٰ بنی اسرائیل کے پیغمبر نہیں بلکہ موسیٰ بن میشا حضرت یوسف علیہ السلام کے پوتے تھے۔ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے سختی سے تردید کی کہ کَذَبَ عَدُوُّ اللّٰہِ 'اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے' اس جملہ سے دراصل شدت سے تردید کرنا مقصود تھا۔ جہاں اندیشہ ہو کہ لوگ کسی شخص کے احترام کی وجہ سے اس کی غلط بات نہیں چھوڑیں گے وہاں تردید بھی اسی قدر شدت سے کی جاتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ابن عباسؓ نے نہایت سختی سے تردید کی۔

موسیٰ اور خضر علیہما السلام کے علم سے متعلق شاہ عبدالقادر دہلویؒ فرماتے ہیں کہ موسیٰ کا علم وہ تھا کہ خلق جس کی پیروی کرے تو اس کا بھلا ہو۔ جبکہ حضرت خضر علیہ السلام کا علم تکوینی علوم میں سے کچھ تھا جو انہیں بطور خاص عطا ہوا ہے جس کی پیروی کرنے کا مخلوق کو کوئی فائدہ نہیں۔

• • •

87. بَاب : مَن سأل، وهو قائم، عالما جالسا

باب : جو عالم بیٹھا ہوا ہو اس سے کھڑے کھڑے سوال کرنا

1-87 عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ قَالَ وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں لڑنا کون سا لڑنا ہے؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی غصے کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی (شخصی یا قومی یا ملکی) حمیت (غیرت) کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف سر اٹھایا اس لیے کہ آپ ﷺ بیٹھے تھے اور وہ کھڑا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اس لیے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو تو وہ لڑنا اللہ کی راہ میں ہے۔

تشریحی نکات

- گزشتہ ایک باب "باب من برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث" میں یہ گزر چکا ہے کہ امام یا محدث عالم کے سامنے باادب یعنی دو زانو ہو کر بیٹھنا مستحسن ہے۔ اس سے یہ گمان ہو سکتا تھا کہ کھڑے کھڑے سوال پوچھنا شاید بے ادبی ہو یا اس کی ممانعت ہو۔ امام بخاریؒ اس باب سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ بضرورت کھڑے ہو کر سوال پوچھنا بھی جائز ہے۔ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سائل کھڑا اور جناب رسالتمآب ﷺ تشریف فرما ہیں۔
- حدیث میں قتال فی سبیل اللہ کی تعریف کی گئی ہے جس نے واضح انداز میں معلوم ہوتا ہے کہ قتال فی سبیل اللہ صرف وہ لڑنا ہے جو دین کی سربلندی کے لیے ہو۔ غصے کی وجہ سے لڑنا یا

زبان، قوم یا علاقہ کے لیے لڑنا قتال فی سبیل اللہ میں شامل نہیں۔ ہاں جب قوم غیر مسلم دشمن کی قید میں ہو یا علاقہ پر غیر مسلم دشمن قابض ہو جائے تو انہیں آزاد کرنے کے لیے لڑنا ہی قتال فی سبیل اللہ کے زمرے میں آتا ہے۔

❁❁❁

88.بَاب :السؤال والفتيا عند رمي الجمار

1-88 حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ.

❁❁❁

باب : کنکریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا اور جواب دینا

عبداللہ بن عمروؓ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمرہ عقبہ کے پاس دیکھا، آپ ﷺ سے لوگ مسئلہ پوچھ رہے تھے، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب کنکریاں مار لے کچھ حرج نہیں، دوسرے نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈایا آپ ﷺ نے فرمایا: اب قربانی کر لے کچھ حرج نہیں، آپ ﷺ سے اس دن جو چیز پوچھی گئی خواہ وہ آگے ہوئی یا پیچھے، آپ ﷺ نے یہی فرمایا اب کر لے کچھ حرج نہیں۔

❁❁❁

تشریحی نکات

امام بخاریؒ گزشتہ باب کی طرح یہاں بھی علماء واستاد سے سوال پوچھنے کے بارے میں ذکر کر

رہے ہیں البتہ یہاں یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ایسی عبادت جس میں استغراق نہ ہو اور بولنا یا حرکت کرنا جائز ہو اس کے دوران سوال پوچھا یا جواب دیا جا سکتا ہے۔ البتہ نماز وغیرہ میں یہ ناجائز ہے۔

❁❁❁

89.باب :

قول الله تعالى: ﴿وما أوتيتم من العلم إلا قليلا﴾

1-89عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنْ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنْ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ الرُّوحِ قُلْ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنْ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا.

باب :

اللہ تعالیٰ کا فرمانا : اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا۔

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے کھنڈروں یا کھیتوں میں چل رہا تھا، آپ ﷺ کھجور کی چھڑی پر جو آپ ﷺ کے پاس تھی ٹیک لگاتے جاتے تھے۔ راہ میں چند یہودیوں پر سے آپ گزرے، انہوں نے آپس میں کہا، ان سے روح کے بارے میں پوچھو، ان میں بعضوں نے کہا مت پوچھو ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تم کو بری معلوم ہو، بعضوں نے کہا ہم تو ضروری پوچھیں گے۔ آخر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم ﷺ! روح کیا چیز ہے؟ یہ سن کر آپ ﷺ چپ ہو رہے، میں سمجھ گیا کہ آپ ﷺ پر وحی آئی ہے اور میں کھڑا ہو گیا جب وحی کی حالت جاتی رہی تو آپ ﷺ نے (سورہ بنی اسرائیل کی) یہ آیت پڑھی

یعنی "اے پیغمبر تجھ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کا حکم ہے اور ان لوگوں کو تھوڑا ہی علم ملا ہے۔ اعمش نے کہا ہم نے اس آیت کو یوں ہی پڑھا ہے: ﴿وَمَا أُوتُوا﴾

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب کے عنوان سے یہ مقصود ہے کہ ہر عالم کو اپنے علم کی قلت اور اپنی کم مائیگی کا احساس ہر وقت کرتے رہنا چاہئے اور تواضع سے رہنا چاہئے اور اگر کسی شے کا علم نہ ہو تو کتاب وسنت سے رہنمائی حاصل کر کے اس کا جواب دینا چاہتے۔
- وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ. 'اور ان لوگوں کو جو علم دیا گیا ہے' صحابی فرماتے ہیں کہ ہم نے اس لفظ کو وَمَا أُوتُوا ہی پڑھا ہے البتہ مشہور اور قرات سبعہ متواترہ میں اس کو وَمَا أُوتِيتُمْ بصیغہ خطاب پڑھا جاتا ہے یعنی تم لوگوں کو جو علم دیا گیا ہے'۔ برصغیر اور تقریباً دنیا بھر میں یہی قرآت رائج ہے۔ یعنی "وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ".

❁❁❁

90. بَاب: من ترك بعض الاختيار، مخافة أن يقصر فهم بعض الناس عنه، فيقعوا في أشد منه.

باب: کسی اچھی بات کو اس ڈر سے چھوڑ دینا کہ بعض لوگ اس کو سمجھنے سے قاصر رہیں گے، اور وہ اس کے نہ کرنے سے بڑھ کر کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

1-90 عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا

اسود کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیرؓ نے مجھ سے کہا حضرت عائشہؓ چپکے چپکے تم سے بہت باتیں،

فما حدثتك في الكعبة قلت قالت لي قال النبي صلى الله عليه وسلم يا عائشة لولا قومك حديث عهدهم قال ابن الزبير بكفر لنقضت الكعبة فجعلت لها بابين باب يدخل الناس وباب يخرجون ففعله ابن الزبير.

کیا کرتیں تھیں تو کعبے کے بارے میں بھی انہوں نے تم سے کچھ کہا ہو گا؟ میں۔ نے کہا: انہوں نے یہ کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: عائشہ اگر تیری قوم (قریش کے لوگ) نو مسلم نہ ہوتے، ابن زبیرؓ نے کہا یعنی کفر کا زمانہ ابھی گزرا نہ ہوتا تو میں کعبے کو توڑ کر اس میں دو دروازے لگاتا، ایک دروازے میں سے لوگ اندر جاتے اور ایک دروازے میں سے باہر نکلتے، پھر ابن زبیرؓ نے (اپنی حکومت کے زمانے میں) ایسا ہی کیا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب سے امام بخاریؒ کی غرض یہ بتلانا ہے کہ علماء کے لیے عوام کی رعایت نہایت ضروری ہے۔ کسی غیر فرض کام کو اس ڈر سے نہ کرنا کہ بعض نافہم لوگ سمجھنے سے قاصر رہیں گے اور کسی بڑے فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے عین ثواب ہے۔ بیت اللہ شریف کی تعمیر ابراہیمی اس طرح تھی کہ حطیم کعبۃ اللہ میں شامل تھا اور کعبۃ اللہ کے دو دروازے تھے۔ جاہلی دور میں قریش نے جب تعمیر کی تو چند کوتاہیاں کیں ایک تو حطیم کو کعبۃ اللہ سے نکال دیا اور دوسرا یہ کہ کعبۃ اللہ کا ایک دروازہ بند کر دیا۔
- رسول اللہ ﷺ نے بربنائے مصلحت اس کو تبدیل نہیں فرمایا۔ بعد میں صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زبیر نے رسول اللہ ﷺ کی خواہش کے مطابق تعمیر کیا۔
- حضرت عبداللہ بن زبیر کے والد زبیر بن عوام عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ آپ کی والدہ حضرت

اسماء حضرت ابو بکر صدیق کی صاحبزادی اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کی بہن تھیں۔ آپ کی دادی حضرت صفیہؓ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد عبدالملک نے حجاج کو حجاز کا حاکم بنا دیا چنانچہ اس نے عبدالملک کی اجازت سے خانہ کعبہ کو توڑ کر اس طرح کر دیا جس طرح قریش کی تعمیر تھی۔ پھر ہارون الرشید نے اپنے زمانے میں سوچا کہ میں دوبارہ بیت اللہ شریف کو بناء ابراہیمی کے مطابق تعمیر کر دوں مگر امام مالک نے اسے روک دیا اور فرمایا کہ اس طرح ہر بادشاہ اس گھر کی تعمیر دوبارہ اپنی مرضی پر کرنا شروع کر دے گا اور بیت اللہ بازیچہ سلاطین بن جائے گا۔

❁❁❁

91.باب: من خص بالعلم قوما دون قوم، كراهية أن لا يفهموا

باب: علم کی باتیں بعض لوگوں کو بتانا، اور بعض کو اس خیال سے نہ بتانا کہ وہ سمجھ نہ سکیں گے۔

وَقَالَ عَلِيٌّ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ بِذَلِكَ.

حضرت علی کرم اللہ وجہ کا فرمان ہے کہ: لوگوں سے وہی باتیں کہو جنہیں وہ سمجھ سکیں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے۔ ہم سے اس قول کو عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے معروف سے، انہوں نے ابو الطفیل سے، انہوں نے حضرت علیؓ سے۔

❁❁❁

91-1 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي

انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ سے فرمایا جب معاذ

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.

آپ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے: معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ حاضر! آپ ﷺ نے فرمایا معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ حاضر! تین بار (آپ ﷺ نے معاذ کو پکارا پھر) فرمایا جو کوئی سچے دل سے یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں تو اللہ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ کروں، وہ خوش ہو جائیں آپ ﷺ نے فرمایا ایسا کرے گا تو ان کو بھروسا ہو جائے گا اور معاذ نے مرتے وقت گناہگار ہونے کے ڈر سے یہ لوگوں سے بیان کر دیا۔

❁❁❁

91-2 حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوا.

انس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ ؓ سے فرمایا جو شخص اللہ سے ملے اور وہ دنیا میں شرک نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں جائے گا، معاذ نے عرض کیا۔ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ دوں! آپ نے فرمایا: نہیں میں ڈرتا ہوں کہیں وہ بھروسہ نہ کر بیٹھیں (اور عمل کو چھوڑ دیں)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ گزشتہ باب میں اس حکمت کا ذکر تھا جو ترکِ افعال سے متعلق ہے اور یہاں اس حکمت کا ذکر ہے جو ترک اقوال سے وابستہ ہے۔ کعبۃ اللہ کو منہدم نہ کرنا یہ ترک فعل ہے اور اپنے خطاب کے وقت ایسی باتیں زبان سے نہ نکالنا جو مخاطب کی سمجھ سے بالاتر ہوں یہ ترک قول ہے۔ خلاصہ یہ کہ باب کا مقصد یہ ہے کہ علماء یا اساتذہ اپنے مخاطبین اور طلبہ کی حالت اور ذہنی استعداد کو ملحوظ رکھ کر وعظ و تعلیم دیں۔

☜ کچھ ایسے حقائق و علوم ہیں جنہیں بعض لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ اور بعض دوسرے نہیں سمجھ سکتے ایسی باتیں جو عوام کے شعور سے بالاتر ہوں عام مجالس میں نہ بیان کی جائیں وگرنہ لوگ فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے۔ گزشتہ ایک باب میں حضرت ابو ہریرہؓ نے بھی اس کا اشارہ دیا تھا کہ میرے پاس علم کا ایک حصہ ایسا ہے اگر میں اسے لوگوں کے سامنے کر دوں تو وہ فتنہ میں مبتلا ہو کر میرا گلا کاٹ ڈالیں۔ اسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا ارشاد ہے کہ

"تم کسی قوم کے سامنے عقل سے بالاتر کوئی حدیث نہ بیان کرو گے مگر یہ کہ وہ اس قوم کے بعض لوگوں کے لیے باعثِ فتنہ ہو گی"۔ (فتح الباری ۱/۲۲۶)

رسول اللہ ﷺ نے اسی اندیشہ کے پیش نظر حضرت معاذؓ کو وقتی طور پر منع فرما دیا تھا کہ وہ لوگوں کو یہ بات نہ بتائیں وگرنہ وہ صرف اسی بات پر بھروسہ کر لیں گے اور عمل کی طرف ان کی رغبت کم ہو جائے گی۔ بعد میں حضرت معاذؓ بن جبل نے اپنی وفات کے وقت لوگوں تک یہ بات پہنچا دی اس وقت پہنچانے میں کئی وجوہ کے علاوہ ایک اہم وجہ یہ بھی تھی کہ اس وقت تک دین کی تکمیل ہو چکی تھی اور لوگ عمل کی اہمیت سے بھی مکمل واقف ہو چکے تھے لہٰذا اب بتانے میں کوئی مضائقہ نہ تھا اور مزید احتیاط کی ضرورت نہ تھی۔

❁❁❁

92.باب :الحياء في العلم

باب : علم کے حصول میں شرم کرنا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.

مجاہد نے کہا جو شخص شرم کرے یا مغرور ہو اس کو علم نہیں آئے گا، اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، انصار کی عورتیں بھی کیا اچھی عورتیں ہیں ان کو شرم نے دین کی سمجھ حاصل کرنے سے نہیں روکا۔

1-92 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنْ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِي وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا.

ام سلمیٰؓ کہتی ہیں کہ ام سلیمؓ (انسؓ کی ماں) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور پوچھنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ اللہ حق بات میں شرم نہیں کرتا، کیا عورت کو احتلام ہو تو اس کو غسل کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، البتہ جب وہ جاگ کر پانی دیکھے۔ یہ سن کر ام سلمہؓ نے اپنا منہ شرم سے ڈھانپ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تیرے ہاتھ کو مٹی لگے، پھر بچہ کی صورت ماں سے کیوں ملتی ہے؟

❁❁❁

2-92 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں ایک درخت ایسا ہے، جس کے پتے نہیں جھڑتے مسلمان کی وہی مثال ہے مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟

النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا.

❁❁❁

یہ سن کر لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف دوڑا، اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، عبداللہ نے کہا لیکن مجھ کو شرم آئی (میں کہہ نہ سکا) آخر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہی بتلائیے کہ وہ کون سا درخت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ عبداللہ نے کہا پھر میں نے اپنے والد (حضرت عمرؓ) سے بیان کیا جو میرے دل میں آیا تھا۔ انہوں نے کہا اگر تو (اس وقت) کہہ دیتا تو مجھ کو اتنا اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ گزشتہ باب میں کسی علمی بات کو ایک قوم کے لیے خاص کرنے کا ذکر تھا یہاں امام بخاری کرنا چاہتے ہیں کہ علم کو کسی خاص قوم کے لیے مخصوص سمجھ کر سوال کرنے سے شرم وحیاء نہ کیا جائے بلکہ جب بھی کوئی علمی ودینی ضرورت پیش آجائے تو اس کے حل کے لیے سوال کرنے سے گریز نہ کیا جائے۔ حدیث الباب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علم کے حصول میں حیاء کرنا محرومیٔ علم کا سبب بنتا ہے۔

❁❁❁

93.باب : من استحياء فأمر غيره بالسؤال

93-1 عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ.

❁❁❁

باب : جو شخص شرم کے باعث خود نہ پوچھے، کسی دوسرے شخص کے ذریعے مسئلہ پوچھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ میری مذی بہت نکلتی تھی میں نے مقداد سے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے اس کا مسئلہ پوچھو۔ انہوں نے پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: مذی سے وضو کرنا چاہیے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

سابقہ باب میں یہ بتلایا گیا کہ طالب علم حصول علم میں حیاء نہ کرے اس باب میں یہ اشارہ دے رہے ہیں کہ بعض مواقع ایسے بھی ہوتے ہیں کہ انسان فطری طور پر بات کرنے سے حیاء کرتا ہے لہٰذا ایسے مواقع پر صرف اتنی رعایت ہے کہ اگر خود بات نہ کر سکے تو دوسروں کے ذریعہ علمی جواب حاصل کر لے جیسے کہ مذکورہ بالا حدیث میں حضرت علیؓ نے کیا۔ نسائی کی روایت میں زیادہ تفصیل ہے وہاں حضرت علیؓ کے الفاظ یہ ہیں:

((وَكَانَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ تَحْتِي فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ)).

"یعنی حضور ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں تھیں اس لیے براہِ راست سوال کرنے میں مجھے حیاء آئی"۔

❁❁❁

94.بَاب : ذكر العلم والفتيا في المسجد

1-94 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّأْمِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❁❁❁

باب :
مسجد میں علم کی باتیں کرنا اور فتویٰ دینا

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد (نبوی) میں کھڑا ہوا پھر کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیا حکم دیتے ہیں ہم (حج کا) احرام کہاں سے باندھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے احرام باندھیں اور نجد والے قرن سے، ابن عمر نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا یلملم سے احرام باندھیں اور ابن عمرؓ کہتے تھے میں نے یہ بات کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھیں، رسول اللہ ﷺ سے صاف نہیں سنی۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- مساجد میں شوروغل اور بلند آواز سے باتیں کرنے کی سخت ممانعت ہے لہٰذا کسی کا ذہن اس طرف جا سکتا ہے کہ مسجد میں علمی مذاکرے اور تعلیم و تعلم کے دوران بھی آواز اونچی نہ ہونی چاہیے۔ اس باب سے معلوم ہوا کہ یہ ممانعت صرف غیر علمی اور غیر دینی مشغولیتوں تک محدود ہے ورنہ تعلیم و تعلم اور دیگر علمی مذاکروں میں اگر مسجد میں آواز بلند بھی ہو جائے تو کوئی

مضائقہ نہیں ہاں اس بات کا ضرور دھیان رہے کہ ایسے مواقع پر بلند آواز سے بہر صورت گریز کرنا چاہئے جب نمازیوں کے نماز میں خلل کا اندیشہ ہو۔

❁❁❁

95. بَاب: مَن أجاب السائل بأكثر مما سأله

باب: پوچھنے والے نے جتنا پوچھا، اس سے زائد جواب دینا۔

1-95 عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ أَوْ الزَّعْفَرَانُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ

❁❁❁

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: جس شخص نے احرام باندھا ہو وہ کیا پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ وہ قمیص پہنے، نہ عمامہ باندھے، (نہ ٹوپی اوڑھے) نہ وہ کپڑا پہنے جس پر ورس اور زعفران (خوشبو) لگی ہو۔ پہننے کے لیے اگر چپل نہ ملیں تو موزے ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- ربط و مقصد: چند باب قبل اس کا ذکر ہوا کہ مخاطب کم فہم ہو تو بعض علمی باتوں کو روکا جا سکتا ہے، یہاں اس کے برعکس ہے کہ سائل کو موقع کی مناسبت دیکھ کر استاد سوال سے زائد کوئی چیز بتا دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، نہ ہی یہ عبث کام سمجھا جائے گا۔
- مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ. 'محرم کیا پہنے؟' سوال اور جواب کے انداز میں کچھ فرق ہے۔ سائل نے پہننے کے بارے میں سوال کیا اور رسول اللہ ﷺ نے نہ پہننے کے بارے میں بتا دیا کہ فلاں فلاں لباس

نہ پہنے۔ دراصل یہ جواب دینے میں بلاغت وحکمت کا طریقہ ہے کیونکہ محرم جو پہن سکتا ہے وہ چیزیں بہت ہیں اور جن کی ممانعت ہے اس کی تفصیل مختصر ہے لہٰذا انہیں بتلا دیا کہ ناجائز اشیاء یہ ہیں کہ ان کے علاوہ سب جائز ہیں۔

یونٹ نمبر 2

سنن ابی داوٗد

یونٹ نمبر 2

یونٹ کا تعارف

سلیمان بن اشعث الازدی السجستانی امام ابوداؤد کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ سندھ ومکران کے قریب سرزمین پاکستان میں ۲۰۲ ھجری میں پیدا ہوئے۔ آپ نے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راھویہ یحیٰ بن معین جیسے بلند پایہ محدثین سے علمی استفادہ کیا اور امام ترمذی، امام نسائی، ابن الاعرابی اور حافظ ابوبکر محمد ابن داسہ جیسے لوگوں کو مستفید کیا۔ آپ بلند پایہ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بڑے فقیہ بھی تھے۔

آپ کی کتاب ''السنن'' میں اکثر احادیث ایسی ہیں جن پر فقہاء ومحدثین عمل کرتے رہے ہیں۔ امام غزالی نے آپ کی کتاب کے متعلق تصریح کی ہے کہ ایک مجتہد کے لئے کتب حدیث میں صرف یہ ایک کتاب (سنن ابوداؤد) بھی کافی ہوسکتی ہے۔

اس یونٹ میں امام ابوداؤد کا مکمل تعارف پیش کیا گیا ہے۔ آپ کی خصوصیات اور آپ کے اساتذہ و تلامذہ سے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں آپ کی کتاب ''السنن'' کی خصوصیات اور اس کے اسلوب کا تعارف کرایا گیا ہے۔ کتاب کے نسخوں اور روایات پر معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ نیز اس کی شروح کا ذکر کیا گیا ہے۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

⇦ امام ابو داؤد کا نام ونسب، ان کی ولادت، وطن اور دیگر زندگی کی اہم معلومات حاصل کر سکیں۔

⇦ امام ابو داؤد کے اساتذہ اور آپ کے شاگردوں سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

⇦ امام ابو داؤد اور ان کی کتاب ''السنن'' کی خصوصیات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

⇦ سنن ابو داؤد کا اسلوب جان سکیں اور سنن کی شروح سے متعارف ہو سکیں۔

① امام ابوداؤد

1.1 نام ونسب

نام، سلیمان، ابوداؤد کنیت اور نسب نامہ یہ ہے۔ سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران الازدی السجستانی، امام ابوداؤد کے جد اعلیٰ عمران تھے جن کے متعلق مؤرخین نے لکھا ہے کہ وہ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے اور اسی میں ان کی شہادت ہوئی۔

1.2 ولادت:

امام ابوداؤد ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ مشہور قبیلہ ازد سے ان کا نسبی تعلق تھا اس لئے آپ ازدی کہلائے۔(۱)

1.3 وطن:

امام کی مقامی نسبت سیستان (بجستان) کی طرف ہے ابن خلکان نے اس جگہ کو بصرہ کا ایک گاؤں بتایا ہے لیکن اکثر مؤرخین کے نزدیک درست یہ ہے کہ بجستان ہند کے پہلو میں سندھ اور ہرات کے درمیان کا ایک گاؤں ہے جو بزرگان چشتیہ کا مرکز ہے علامہ تاج الدین سبکی کے نزدیک بھی سیستان (بجستان) سندھ اور ہرات کے درمیان قندھار کے قریب واقع ہے۔(۲)

1.4 اساتذہ وشیوخ

حافظ ابن حجر امام صاحب کے اساتذہ کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''و شیوخه فی السنن و غیرها نحو من ثلاثمائة نفس ''یعنی امام ابوداؤد کے شیوخ کی تعداد تین سو کے قریب ہے۔ ان میں

امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راھویہ اور ابوثور یحی بن معین، ہشام بن عبدالملک طیالسی، ابوبکر بن ابی شیبہ، اور عثمان بن ابی شیبہ جیسے فقہاء ومحدثین شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ابوداؤد کے دیگر مشاہیر اساتذہ کے نام یہ ہیں۔

ربیع بن نافع حلبی حیوۃ بن شریح، خلف بن ہشام بغدادی، سعید بن سلیمان بزار واسطی، سعید بن منصور، سلیمان بن حرب، سلیمان بن عبدالرحمان دمشقی، شجاع بن مخلد، صفوان بن صالح دمشقی، عبداللہ بن رجاء بصری، عبداللہ بن محمد نفیلی دمشقی، عمرو بن عون بزار واسطی، ابورجاء قتیبہ بن سعید، محمد بن بشار بندار بصری، محمد بن صباح بزار دولابی، محمد بن منہال، مسدد بن مسرہد، ہشام بن خالد ازرق دمشقی مسلم بن ابراہیم اور ابومحمد وھب بن بقیہ وغیرہ۔ (۳)

امام ابوداؤد نے بعض ایسے اساتذہ سے استفادہ کیا ہے جن سے امام بخاری اور امام مسلم نے بھی استفادہ کیا مثلاً امام احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، قتیبہ بن سعید سے مذکورہ بالا تینوں آئمہ حدیث نے علم حاصل کیا ہے۔

1.5 تلامذہ

صحاح ستہ کے مؤلفین میں امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی آپ کے سامنے زانوئے تلمذ کیا۔ اور امام احمد نے بھی جو آپ کے اساتذہ میں سے بھی تھے ایک حدیث میں آپ سے روایت کی ہے۔ (۴) امام صاحب کے تلامذہ میں سے چار اشخاص نہایت مشہور وممتاز ہیں۔ ان کے بیٹے ابوبکر بن ابی داؤد ۲- لؤلؤی ۳- ابن الاعرابی ۴- ابن داسہ (۵) علاوہ ازیں ابوعبداللہ محمد بن احمد بصری ابوبکر احمد بن سلیمان، اسماعیل بن محمد صفار، یعقوب بن اسحاق الفرائنی، حرب بن اسماعیل کرمانی، ذکریا ساجی، ابوبکر احمد بن محمد خلال اور احمد بن محمد بن یٰسین، ہروی کا شمار بھی آپ کے تلامذہ میں ہوتا ہے۔ (۶)

1.6 امام ابوداؤد کی خصوصیات

۱۔ حفظ وضبط: امام ابوداؤد کا حافظہ نہایت قوی اور ذہن بڑا رسا تھا۔ محمد بن یاسین ہروی فرماتے ہیں ابو

داؤد کا شمار مشہور حفاظ حدیث میں ہوتا ہے اسی طرح ابو حاتم کا بیان ہے کہ وہ حفظ کے اعتبار سے دنیا کے اماموں میں ایک امام تھے۔ (۷)

۲- جرح وتعدیل: حفظ وضبط اور ثقاہت وعدالت کی طرح جرح وتعدیل میں بھی امام موصوف بہت بلند پایہ شخصیت تھے۔ صحیح وسقیم، قوی وضعیف، مشہور ومنکر حسن وشاذ غرض ہر قسم کی روایتوں کے پرکھنے میں ان کو پورا ملکہ حاصل تھا۔ ان کی قوت تمیز، نقد ونظر اور ثقاہت وعدالت پر اساطین فن کا اتفاق ہے۔ حافظ ابن جوزی جیسے سخت گیر شخصیت کو بھی علل حدیث میں ان کی مہارت کا اعتراف ہے۔ (۸)

۳- علم حدیث میں کمال: ابو داؤد اس دور میں پیدا ہوئے جب دنیائے اسلام نامور محدثین سے معمور تھی۔ اس زمانہ میں امام صاحب نے علم حدیث میں اتنا کمال پیدا کیا کہ ائمہ حدیث میں ان کو امتیازی حیثیت حاصل ہوئی چنانچہ محدثین نے ان کی اس جلالت اور عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں کہ "**الین لابی داؤد الحدیث کما الین لداؤد (علیہ السلام) الحدید**" یعنی فن حدیث ان کیلئے اس قدر آسان ہو گیا تھا جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم ہو گیا تھا۔ صاحب مستدرک امام حاکم کی رائے ان کے بارے میں یہ ہے کہ "وہ اپنے دور میں امام المحدثین تھے"۔

۴- فقہ واجتہاد: اگرچہ امام موصوف کی شہرت بطور محدث زیادہ ہے لیکن فقہ واجتہاد میں بھی وہ گہری بصیرت کے حامل تھے۔ ابو اسحاق شیرازی نے ان کا نام طبقات الفقہاء میں شامل کیا ہے۔ ان کی کتاب سنن سے ان کے فقہی ذوق کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے چنانچہ ان کی کتاب بھی فقہی ترتیب پر ہے۔ انہوں نے اس میں احکام ومسائل کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔ آپ نے بہت سے مسائل میں امام احمد سے اتفاق کیا ہے۔ بنا بریں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ حنبلی مسلک کے مقلد تھے۔ بعض دیگر اہل علم کے نزدیک آپ شافعی المسلک تھے۔ (۹)

زہد وتقوی

علم وفن کی طرح ابوداؤد زہد وتقوی میں بھی بلند پائیہ شخصیت کے مالک تھے۔ابوحاتم کا بیان ہے کہ وہ فقہ،حفظ وضبط اور عبادت وتقوی،ہر اعتبار سے دنیا کے اماموں میں سے ایک امام تھے۔(۱۰)

1.7 وفات

امام موصوف نے ۱۶ شوال بروز جمعۃ المبارک ۲۷۵ھ کو ۷۳ برس کی عمر میں انتقال کیا۔

1.8 تالیفات:

امام صاحب کی معروف تالیفات درج ذیل ہیں:

۱. کتاب الرد علی اھل القدر

۲. کتاب المسائل (اس میں وہ سوالات درج ہیں جو انھوں نے اپنے استاذ امام احمد سے کیے تھے۔

۳. مسند مالک

۴. کتاب المراسی

۵. کتاب السنن (سنن ابو داؤد)

② کتاب 'السنن' لابی داؤد

2.1 کتاب کا تعارف

امام ابوداؤد کی سب سے اہم اور معروف کتاب ''السنن'' ہے۔ یہ سنن ابو داؤد کے نام سے معروف ہے۔ یاد رہے کہ ''سنن'' حدیث کی اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں خاص طور پر احکام کی احادیث کو فقہی ابواب ترتیب پر جمع کیا جائے چنانچہ زیر بحث کتاب میں ایسا ہی کیا گیا ہے۔ اس کی ابتداء فقہاء کی معروف ترتیب کے مطابق کتاب الطہارۃ سے کی گئی ہے اس کے بعد کتاب الصلوۃ اور کتاب الزکوۃ وغیرہ ہے۔

امام ابوداؤد نے اس کتاب میں ائمہ فقہاء کے مستدلات کو جمع کیا ہے۔ یعنی ائمہ فقہا نے اپنے اپنے مسائل میں جن جن احادیث سے استدلال فرمایا ہے وہ سب استدلالات اور دلائل اس کتاب میں لکھ دیئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام غزالی نے تصریح فرمائی ہے کہ ایک مجتہد کیلئے کتب حدیث میں صرف یہ ایک کتاب بھی اس کے مقصد کیلئے کافی ہوسکتی ہے۔

غرض تالیف

علامہ ابن قیم سنن لابی داؤد کی غرض تالیف کے سلسلہ میں فرماتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ حاسدین وطاعنین کی جانب سے جب آئمہ فقہاء پر تنقید اور قلت روایت (حدیث) کے اعتراضات کئے گئے تو محدث امام ابوداؤد نے چاہا کہ ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں مستدلاتِ آئمہ واضح ہو جائیں۔ (۱۱) امام ابو داؤد نے اپنے خط بنام اہل مکہ میں بھی یہ تحریر فرمایا کہ میری اس کتاب میں امام مالک، سفیان ثوری اور امام شافعی کے اصول ودلائل موجود ہیں۔

2.2 امام ابوداؤد کا مکتوب

السنن کی شرائط واسلوب اور اس کی افادیت سمجھنے کیلئے امام موصوف کا مکتوب نہایت ہی اہم ہے۔ یہ

مکتوب امام صاحب نے اہل مکہ کے استفسار پر لکھا تھا۔ آپ لکھتے ہیں ''آپ لوگوں نے مجھ سے کتاب السنن کی احادیث کے متعلق استفسار کیا کہ، آیا یہ میرے علم کے مطابق صحیح ترین حدیثیں ہیں؟ سو آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ تمام ایسی ہی ہیں البتہ وہ حدیث جو دو صحیح طریقوں سے مروی ہو، اور ان میں سے ایک کا راوی اسناد میں مقدم ہو (یعنی اس کی سند عالی ہو اور اس میں واسطے کم ہوں) اور دوسرے کا راوی حفظ میں بڑھا ہوا ہو تو ایسی صورت میں کبھی اول الذکر طریقہ کو لکھ دیتا ہوں، حالانکہ میرے خیال میں مجھے ایسی دس حدیثیں اور بھی اپنی کتاب میں معلوم نہیں ہوتیں۔ اور میں نے باب میں ایک یا دو حدیثیں ہی نقل کی ہیں، گو اس باب کی صحیح حدیثیں بھی موجود تھیں، انہیں درج کرنے سے بہت کثرت ہو جاتی اور میرا مقصد یہ تھا کہ نفع جلد ہو۔ اور جب کسی باب میں، میں نے کسی حدیث کو دو یا تین طریقوں سے دہرایا ہے تو اس سبب سے کہ اس (دوسرے طریقوں) میں کوئی بات زائد تھی، اور کبھی تو اس میں دوسری احادیث کی نسبت صرف ایک ہی لفظ تھا۔ اور بعض دفعہ میں نے ایک طویل حدیث کو مختصراً ذکر کیا ہے کیونکہ پورا نقل کرنے کی صورت میں بعض سامعین کو پتہ بھی نہ چلتا اور جو فقہ کا مسئلہ تھا وہ سمجھ میں ہی نہ آتا۔ تو ان وجوہات کے سبب اس کا اختصار کرنا پڑا۔

رہی مرسل احادیث! سو ان کو گزشتہ عہد کے علماء جیسے کہ سفیان ثوری، مالک بن انسؒ اور اوزاعی حجت پکڑتے تھے، یہاں تک شافعی آئے اور انہوں نے ان پر کلام کرنا شروع کیا اور احمد بن حنبل وغیرہ نے اس بات میں ان ہی کی اتباع کی، اللہ ان سب کو اپنی رضا نصیب کرے۔ جب کوئی ''مسند روایت'' مرسل روایت کے خلاف موجود نہ اور مسند روایت نہ پائی جائے تو ایسی صورت میں مرسل روایت کو بھی مانا جائے گا، لیکن وہ قوت میں متصل روایت کے برابر نہیں ہے۔

اور میری تصنیف کردہ کتاب ''السنن'' میں کسی متروک الحدیث شخص سے کوئی روایت نہیں ہے، اور اگر اس میں کوئی منکر روایت آگئی ہے تو میں نے اس کا منکر ہونا بیان کر دیا ہے۔ اور ایسا اس صورت میں ہوا ہے جب کہ اس باب میں اس کے علاوہ اور کوئی روایت نہ تھی۔''

اس کتاب میں وہ احادیث ہیں کہ ابن مبارک اور وکیع کی کتاب میں ان میں سے بہت تھوڑی روایات ہیں، ان (مذکورہ) کتابوں میں زیادہ تر مراسیل روایات درج ہیں اور مالک بن انس کی کتاب مؤطا، اسی طرح حماد بن سلمہ اور عبدالرزاق کی مصنفات میں ان میں سے اچھی خاصی روایتیں آگئی ہیں، تاہم جیسا کہ میرا خیال ہے ان سب حضرات کی مجموعی کتابوں میں بھی یعنی مالک بن انس، حماد بن سلمہ اور عبدالرزاق کی تصنیفات کو ملا کر بھی اس کتاب کی تہائی روایتیں نہیں بنتی ہیں"۔

میری اس کتاب میں ایسی حدیث جس میں ذرا زیادہ کمزوری تھی، تو اس کو میں نے بیان کر دیا ہے اور اسی میں وہ روایت بھی آگئی کہ جس کی سند صحیح نہیں۔ جس روایت کے بارے میں میں نے کچھ نہیں کہا تو سمجھیں وہ ٹھیک ہے، اور ان سے بعض ایک دوسرے سے صحت میں زیادہ ہیں۔ اور اگر یہ کتاب میرے سوا کسی اور کی لکھی ہوتی تو پھر میں اس کے بارے میں اس سے بھی زیادہ کہتا، اور یہ ایسی کتاب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جو سنت بھی ٹھیک اسناد سے تمہیں ملے گی وہ اس میں موجود ہو گی، الا یہ کہ وہ کوئی ایسی بات ہو جو حدیث سے استنباط کی گئی ہو۔

میرے علم کے مطابق قرآن کے بعد جتنا اس کتاب کو سیکھنا لوگوں پر لازم ہے اتنا کسی اور چیز کا نہیں اور اس کتاب کے لکھ لینے کے بعد اگر کوئی شخص علم کی اور کوئی چیز نہ لکھے تو کوئی مضائقہ نہیں جب کوئی شخص اس کتاب کو دیکھے گا اور اس میں غور کرے گا، اور اس کو سمجھے گا تب اس کو اس کی قدر معلوم ہو گی۔

ثوریؒ، مالکؒ اور شافعیؒ کے مسائل کی بنا ان ہی احادیث (یعنی السنن) پر ہے۔ تاہم مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس کتاب کے ساتھ ساتھ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فتاویٰ کو بھی قلمبند کیا جائے، نیز کوئی ایسی کتاب بھی نقل کر لی جائے جیسی کہ سفیان ثوری کی جامع ہے کہ وہ لوگوں کی تصنیف کردہ سب جوامع ہیں سب سے اچھی ہے۔

کتاب السنن میں جس قدر میں نے احادیث درج کی ہیں ان میں اکثر مشہور روایات ہیں جو ہر اس شخص کے پاس موجود ہیں کہ جس نے تھوڑا بہت بھی احادیث کو لکھا ہے۔ لیکن ان کو تمیز کرنا ہر شخص کے بس کی

بات نہیں۔

میں نے کتاب السنن میں صرف احکام ہی کو تصنیف کیا ہے، زہد اور فضائل اعمال وغیرہ کو تصنیف نہیں کیا، سو یہ چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں جو سب کی سب احکام پر مشتمل ہیں۔ (۱۲)

2.3 السنن لابی داؤد کی خصوصیات

امام ابوداؤد کے مندرجہ بالا مکتوب سے ان کی کتاب کا تعارف، اس کی شرائط و خصوصیات واضح ہو جاتی ہیں۔ یہاں چند مزید باتیں جو طلبہ کے لئے مفید ہو سکتی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

2.4 سنن میں فقہی احادیث کا ذخیرہ: السنن میں امام ابوداؤد نے احکام سے متعلق روایات جمع کی ہیں فقہی احادیث کا جتنا بڑا ذخیرہ اس کتاب میں موجود ہے وہ صحاح میں کسی کتاب میں نہیں۔

2.5 قال ابوداؤد: سنن ابوداؤد میں منجملہ دیگر خصوصیات کے ایک اہم خصوصیت قال ابوداؤد ہے اس سے امام موصوف کبھی تو اختلاف رواۃ فی الاسناد (سند کے راویوں کے اختلاف) کو بیان کرتے ہیں اور کبھی صرف تعدد طرق وغیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

2.6 آئمہ مجتہدین کی معمول بہا روایات: امام ترمذی کی طرح ابوداؤد کی جمع کردہ اکثر و بیشتر روایات پر صحابہ سے لے کر بعد تک علماء وفقہا آئمہ مجتہدین نے عمل کیا ہے۔ خصوصاً امام مالک، سفیان ثوری، اور امام اوزاعی امام شافعی وغیرہ کے دلائل اس میں بکثرت موجود ہیں۔

فقہاء کے مسالک کے لئے ''السنن'' اصل اور بنیادی حیثیت رکھتی ہے علامہ خطابی کا بیان ہے کہ یہ کتاب فقہا و مجتہدین کے اختلافات کے درمیان حَکَم اور حجت ہے اور عراق و مصر بد مغرب اور دیگر ممالک کے لوگوں کا اس (السنن) پر دارومدار ہے۔ (۱۳)

2.7 صحیح الاسناد قوی، متصل اور مرفوع احادیث کا اہتمام: سنن میں صحیح الاسناد، قوی، متصل اور مرفوع حدیثوں کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کی صحت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ امام صاحب نے پہلے

پانچ لاکھ حدیثیں جمع کی تھیں پھر ان میں کل چار ہزار آٹھ سو حدیثیں منتخب کیں۔ مراسیل روایات بھی وہاں نقل کی ہیں جہاں مسند اور متصل روایات آپ کو نہیں ملیں۔

2.8 مختلف اسناد اور ان کے الفاظ کی وضاحت: امام ابوداؤد بعض مرتبہ جب کسی حدیث کی سند کو بیان کرتے ہیں تو ایک سند کے ساتھ اسی حدیث کی دوسری سند بھی چلا دیتے ہیں اور پھر ہر سند کے الفاظ مروی ہوتے ہیں ان کو الگ الگ واضح کرتے ہیں۔

2.9 روایات میں تکرار کی کمی: روایتوں کے تکرار سے حدیث کی کوئی کتاب خالی نہیں لیکن امام ابوداؤد نے حتی الامکان تکرار سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے کثرت طرق نقل کرنے سے احتراز کیا ہے۔

2.10 حسن ترتیب: روایت میں جامعیت اور استقصاء کے علاوہ اس میں حسن ترتیب و تالیف بھی موجود ہے آپ نے ضرورت کے مطابق اسماء وکنی کے علاوہ رواۃ کے القاب کی وضاحت بھی کی ہے۔

روایات کی ثقاہت اور عدم ثقاہت یعنی جرح و تعدیل کو بھی بیان کیا ہے اور روایات کے حسن و قبح اور صحت وسقم کی بھی وضاحت کی ہے۔

ثلاثی روایت: سنن ابی داؤد میں ایک ثلاثی روایت بھی موجود ہے۔

2.11 سنن ابی داؤد کے متداول نسخے اور ان کے رواۃ

امام ابوداؤد سے ان کے سات تلامذہ نے سنن کی روایت کی ہے لیکن ان میں سے چار تلامذہ زیادہ مشہور ہیں ان کے نسخے زیادہ معروف، معتبر و متداول ہیں۔ (۱۴)

۱۔ نسخہ لؤلوی:

یہ ابوعلی محمد بن احمد بن عمرو لؤلؤی کا نسخہ ہے جو کہ ہندوستان اور بلاد مشرق میں رائج و مقبول ہے۔ یہ نسخہ اس اعتبار سے سب سے زیادہ مستند اور معتبر سمجھا جاتا ہے کہ یہ امام صاحب سے آخری وقت میں املا کیا

گیا۔ یعنی یہ آخری نسخہ ہے اس کے بعد امام موصوف کا انتقال ہو گیا تھا۔

۲۔نسخہ ابن داسہ

یہ حافظ ابوبکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بن داسہ بصری کا نسخہ ہے۔ اس نسخہ میں مذکورہ بالا نسخہ ء لؤلؤی کے ساتھ قدرے یکسانیت پائی جاتی ہے۔ یہ نسخہ بلاد مغرب میں زیادہ مشہور ہے۔(۱۵) علامہ خطابی کے پاس یہی ''ابن داسہ'' کا نسخہ تھا انہوں نے ابن داسہ سے براہ راست تحصیل علم اور روایت کی تھی۔(۱۶)

۳۔نسخہ رملی

یہ حافظ ابوعیسیٰ اسحاق بن موسیٰ بن سعید رملی کا نسخہ ہے۔ یہ ابن داسہ کے نسخہ سے ملتا جلتا ہے رملی ابوداؤد کے وراق (کاتب/سیکرٹری) تھے۔(۱۷)

۴۔نسخہ ابن الاعرابی

یہ حافظ ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر کا نسخہ ہے جو ابن الاعرابی کے نام سے معروف تھے دوسرے متداول نسخوں کے مقابلے میں یہ نامکمل ہے۔(۱۸) علامہ خطابی اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ان روایة ابن الاعرابی یسقط منها کتاب الفتن و الملاحم والحروف والخاتم و نحو النصف من کتاب اللباس ،وفاته ایضاً من کتاب الوضوء والصلوة والنکاح اوراق کثیرة''

یعنی ابن الاعرابی کی روایت میں ،کتاب الفتن ،الملاحم والحروف ،والخواتم مکمل اور کتاب اللباس تقریباً نصف ،لکھنے سے رہ گئے ہیں۔ اسی طرح کچھ اوراق کتاب الوضوء ،کتاب الصلوۃ اور کتاب النکاح کے بھی ضائع ہو گئے ہیں۔(۱۹)

2.12 شروح وتعلیقات

علماء نے ہر زمانہ میں سنن کی افادیت کو محسوس کرتے ہوئے اس کی شروح وتعلیقات لکھنے پر بھرپور توجہ

دی ہے۔ ذیل میں سنن ابوداؤد کی اہم شروح وتعلیقات کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

معالم السنن

مشہور محدث امام ابوسلیمان احمد بن محمد خطابی ۳۸۸ ھ کی شرح ہے۔ یہ شرح نسخہ ابن داسہ کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ سنن ابوداؤد کی شروح میں یہ سب سے قدیم شرح ہے۔ مختصر ہونے کے باوجود نہایت جامع شرح ہے۔ مطبعہ حلب اور دار الکتب العلمیہ بیروت نے اسے شائع کیا ہے۔

اس شرح میں علامہ خطابی حدیث کے ذیل میں روایات پر بحث کرتے ہیں اور الفاظ کی تشریح وتعبیر کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کے مطالب پر مختصر لیکن جامع ومفید بحث کرتے ہیں علاوہ ازیں فقہاء اربعہ کے مسالک وآراء کا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔

شرح قطب الدین

قطب الدین ابوبکر بن احمد یمنی الشافعی ۶۵۲ ھ نے چار ضخیم جلدوں میں یہ شرح لکھی تھی یہ شرح آج کل نایاب ہے۔

شرح نووی

مشہور محدث اور شارح حدیث ابوزکریا محی الدین یحییٰ ابن شرف نووی (م ۶۷۶ ھ) نے ابوداؤد کی شرح لکھنا شروع کی تھی مگر مکمل نہیں کر سکے۔

شرح ابن قیم

شمس الدین محمد بن ابوبکر قیم جوزی (م ۷۵۱ ھ) نے منذری کی تہذیب کے مطابق ابوداود کی شرح و تصنیف کی تھی جو نہایت بلند پایہ اور مفید کتاب ہے اس میں اس کے مشکلات سے تعرض اور معلول احادیث پر فاضلانہ بحثیں کی گئی ہیں یہ کتاب شائع ہو چکی ہے غایۃ المقصود کی پہلی جلد کے ساتھ یہ بھی شامل ہے۔

تلخیص منذری

ابو محمد زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی مصری (۶۵۶ھ) نے سنن ابو داؤد کا اختصار کیا تھا جو کہ اب طبع ہو چکا ہے۔

شرح مغلطائی

یہ حافظ علاؤ الدین مغلطائی (م:۷۶۲ھ) کی شرح ہے جو نامکمل ہے۔

انتحاء السنن یا عجالة العالم:

ابو محمود شہاب الدین احمد بن محمد مقدسی (م۷۶۵) نے خطابی کی معالم السنن کی تلخیص کی اور اس کا نام انتحاء السنن و اقتضاء السنن رکھا، بعض لوگوں نے اس کا نام عجالۃ العالم من کتاب المعالم بتایا ہے مکتبہ آستانہ سے چار جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

شرح ابن ملقن

شیخ سراج الدین عمر بن علی بن ملقن شافعی (م۸۰۴ھ) نے زوائد علی الصحیحین کے نام سے دو جلدوں میں ابو داؤد کی ان روایتوں کی شرح کی ہے جو صحیحین میں نہیں ہیں۔

شرح عراقی

ابو زرعہ ولی الدین احمد بن عبد الرحیم زین الدین عراقی (م۸۲۶ھ) نے ابو داؤد کی ایک نامکمل شرح لکھی جو ابتدا سے سجدہ سہو تک سات جلدوں میں ہے۔ ایک اور جلد میں صیام، حج اور جہاد وغیرہ ابواب کی بھی شرح ہے، اگر یہ شرح مکمل ہوتی تو تقریباً چالیس جلدوں پر مشتمل ہوتی۔

شرح ابن رسلان

ابو العباس احمد بن حسین رملی مقدسی (م۸۴۴ھ) کی شرح ہے۔ آپ ابن رسلان کے نام سے مشہور ہیں۔ سنن ابو داؤد کی یہ شرح مکمل اور جامع ہے۔ سخاوی کے بیان کے مطابق یہ شرح ۱۱ جلدوں میں ہے۔ لیکن

علامہ حسین بن محسن انصاری کا کہنا ہے کہ انہوں نے یہ شرح عرب ممالک میں آٹھ ضخیم جلدوں میں دیکھی ہے جو نہایت مفید اور عمدہ مطالب پر مشتمل ہے۔ مولانا شمس الحق مرحوم لکھتے ہیں کہ میں نے اس کا ایک حصہ دیکھا تو اس سے اندازہ ہوا کہ وہ نہایت عمدہ شرح ہے، زاہد الکوثری کا بیان ہے کہ وہ ابوداوٗد کی نہایت عمدہ شرحوں میں ہے اور کتب خانہ آستانہ میں اسکی چار جلدیں موجود ہیں۔ ابن رسلان حافظ ابن حجر کے اہم تلامذہ میں سے شمار ہوتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس شرح میں ان کے اقوال و آرا اہتمام سے نقل کی ہیں۔

شرح عینی

علامہ بدرالدین عینی (م ۸۵۵ھ) کی شرح ہے جو صرف ایک جز پر مشتمل ہے۔

شرح سیوطی

علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے مرقاۃ الصعود الیٰ سنن ابی داوٗد کے نام سے شرح لکھی۔

شرح سندی

علامہ ابوالحسن سندی (م ۱۱۳۹ھ) نے دیگر کتب صحاح کی طرح فتح الودود علی سنن ابی داوٗد کے نام سے ابوداوٗد کا حاشیہ لکھا تھا جو نہایت مشہور اور مقبول ہے۔ (۲۰)

غایۃ المقصود

مولانا شمس الحق عظیم آبادی مرحوم نے ۳۲ جلدوں میں سنن ابی داوٗد کی ایک نہایت مبسوط و جامع شرح لکھی، اس کی صرف ایک ہی جلد دہلی کے مطبع انصاری سے شائع ہوئی ہے، یہ نہایت عمدہ شرح ہے اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ بھی ہے جس میں ابوداوٗد اور سنن سے متعلق بڑی مفید معلومات درج ہیں مولانا خلیل احمد سہانپوری نے بذل المجہود میں اس شرح کی ازحد تعریف کی ہے۔

عون المعبود

یہ مولانا شمس الحق ڈیانوی کی شرح ہے۔ اور چار ضخیم جلدوں میں ہندوستان اور بیروت سے طبع ہو چکی

ہے۔ عام طور سے اس کے مؤلف اور شارح مولانا شمس الحق ڈیانوی سمجھے جاتے ہیں لیکن شرح کی جلد اول کے خطبہ اور اسی جلد کے خاتمہ اور دوسری جلد کے خاتمہ میں مولانا کے چھوٹے بھائی مولانا اشرف الحق صاحب نے اس کو اپنی تصنیف بتایا ہے۔ (۲۰) مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور معجم المطبوعات کے مصنف نے اس کو مولانا اشرف ہی کی تصنیف قرار دیا ہے۔ مگر خود مولانا شمس الحق ڈیانویؒ نے چوتھی جلد کے خاتمہ و آغاز میں اس کی تصریح کی ہے کہ یہ ان ہی کی تالیف ہے۔ (۲۱) مؤلف نے سنن کے گیارہ نسخے جمع کیئے اور ان کا مقابلہ کر کے ایک صحیح نسخہ تیار کیا اور اسی کو اصل قرار دیا۔ (۲۲) اس شرح میں مزی کی تحفۃ الاشراف، منذری کی تلخیص اور علامہ خطابی کی معالم السنن اور ابن اثیر کی جامع الاصول سے بطور خاص استفادہ کیا گیا ہے۔ (۲۳) ابوداؤد کی شروح میں یہ شرح ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔

بذل المجھود فی حل ابی داؤد

معروف عالم و محدث مولانا خلیل احمد سہارنپوری کی شرح ہے۔ پانچ مبسوط جلدوں میں ہے اور شائع ہو چکی ہے۔ مولانا ذکریا کاندھلوی نے بعد میں اس شرح پر مزید حواشی لکھے۔ بذل المجھود اور یہ حواشی دس جلدوں میں بیروت سے طبع ہو چکی ہیں۔ یہ شرح ابوداؤد کے حل کے سلسلہ میں نہایت مفید اور علمی و فنی مطالب پر مشتمل ہے۔

الدر المنضود علی سنن ابی داؤد

مولانا محمد عاقل کی شرح ہے مؤلف مظاہر علوم انڈیا میں صدر مدرس ہیں۔ اردو زبان میں ابوداؤد پر لکھی جانے والی یہ ایک مفید اور آسان شرح ہے۔ آپ نے زیادہ تر معالم السنن اور بذل المجھود سے استفادہ کیا ہے۔

خود آزمائی ①

۱- امام ابوداؤد کا نام ونسب، وطن اور ولادت کی تاریخ لکھیں۔

۲- امام ابوداؤد کے اساتذہ اور شاگردوں کی فہرست تیار کریں۔

۳- امام ابوداؤد بطور محدث اور بطور فقیہ کیوں معروف ہیں؟

۴- 'السنن' حدیث کی کس کتاب کو کہا جاتا ہے؟

۵- (قال أبو داؤد) سے کیا مراد ہے؟

۶- سنن ابی داؤد کے کون کون سے نسخے متداول ہیں؟

۷- السنن لابی داؤد کی کوئی سی دو خصوصیات مفصل تحریر کریں۔

۸- السنن کی کوئی سی دو عربی شروح کا تعارف پیش کریں۔

۹- السنن کی کسی اردو شرح کا تعارف پیش کریں۔

۱۰- السنن کی سب سے قدیم شرح کا نام تحریر کریں۔

حوالہ جات

۱- تہذیب التہذیب ۴/ ۱۶۹

۲- بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ص: ۱۱۸، نیز تذکرۃ المحدثین ج:۱،ص: ۲۸۵

۳- تہذیب التہذیب ج ۲،ص ۱۶۹ تا ۱۷۲ نیز ملاحظہ ہو شمس الحق ڈیانوی، غایۃ المقصود شرح ابو داؤد (مقدمہ) ۱/ ۵، ۶

۴- تہذیب ۲/ ۱۶۹، ۱۷۱، ۱۷۲

۵- بستان المحدثین/ ۱۱۹

۶- تذکرۃ المحدثین ۱/ ۲۸۷

۷- تہذیب ۴/ ۱۷۲، تہذیب الاسما اللغات ۲/ ۲۲۴

۸- تہذیب ۴/ ۱۷۰، ۱۷۲

۹- تذکرۃ المحدثین ۱/ ۲۹۰

۱۰- بستان المحدثین/ص ۱۱۸

۱۱- مولانا محمد عاقل، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، طبع مظاہر علوم ھند ص ۴۱

۱۲- شمس الحق عظیم آبادی، غایۃ المقصود (مقدمہ) نیز ملاحظہ ہو ابن ماجہ و علم حدیث ص ۲۲۱ تا ۲۲۳

۱۳- معالم السنن ۱/ ۶

۱۴- تذکرہ ۱/ ۲۹ تفصیل کے لئے بذل المجہود از خلیل احمد سہارنپوری (مقدمہ)

۱۵- بستان المحدثین ۱۱۹، ۱۲۰

۱۶- بذل المجہود (مقدمہ)

۱۷- ایضاً

۱۸- ایضاً

۱۹- ایضاً

۲۰- عون المعبود ج:۱،ص:۲

۲۱- مقدمہ بذل المجہود ج ۱،ص ۱ نیز معجم المطبوعات ص ۳۱۔

۲۲- عون المعبود، ج ۴ص ۵۵۳

۲۳- تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تذکرہ المحدثین ص ۳۰۲ تا ۳۰۴

۲۴- بذل المجھود ،" باب من ادرک رکعة من الصلوة فقد ادرکھا "

یونٹ نمبر ③

کتاب الآداب

از سنن ابی داؤد

یونٹ نمبر 3۔

کتاب الآداب از سنن ابی داؤد

یونٹ کا تعارف

کتاب الآداب کے اس حصہ میں ان آداب کا تذکرہ ہے جن کا تعلق عمومی اخلاقی اقدار اور مجلس و گفتگو سے ہے۔ ان ابواب میں سب سے پہلے سرور کائنات ﷺ کی ذات گرامی کا ذکر ہے جن کے اخلاق امت کے لئے اسوہء حسنہ ہیں۔ بعد ازاں ان اخلاق کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ جو حسن آداب میں اساسی حیثیت کے حامل ہیں ان میں بعض مثبت اور بعض منفی اخلاقی اقدار ہیں۔ مثبت اخلاقی اقدار میں نیک چال چلن، اچھی عادات، میانہ روی اور وقار وغیرہ ہیں۔ عفو و درگزر، رفق و نرمی اور احسان و شکر ادا کرنے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ منفی اخلاقی اقدار یعنی ایسی عادات و اطوار جن سے پرہیز کرنا ضروری ہے ان میں غرور و تکبر، خوشامد اور چاپلوسی، راستوں میں بیٹھ کر مخلوق خدا کو تکلیف پہنچانا وغیرہ شامل ہیں۔ علاوہ ازیں اس یونٹ کا ایک بڑا حصہ آداب مجلس پر مشتمل ہے جس میں مجلس میں بیٹھنے، گفتگو کرنے، مجلس برخاست کرنے کے آداب بتلائے گئے ہیں۔

امید ہے کہ اس باب کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ اپنی گفتگو اور نشست و برخواست کو سنتِ نبوی کے مطابق بنا سکیں۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

⇦ مثبت اور منفی اخلاقی اقدار کی پہچان کر سکیں۔

⇦ آداب گفتگو کے متعلق سنت نبوی ﷺ سے آگاہ ہو سکیں۔

⇦ آداب مجلس سے متعلق سنت نبوی ﷺ سے استفادہ کر سکیں۔

كتاب الأدب

1. باب في الحلم وأخلاق النبي ﷺ

1 - 1 حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَابِضٌ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيْسُ اذْهَبْ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا.

بردباری کا بیان اور رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کا ذکر

مخلد، عمرو، عکرمہ، اسحاق، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں میں بہتر تھے خلق میں۔ ایک روز آپ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا میں نے زبان سے کہا قسم خدا کی میں نہیں جاؤں گا اور دل میں یہی تھا کہ جاؤں گا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے پھر میں نکلا تو لڑکوں کو بازار میں کھیلتا ہوا پایا (میں بھی وہاں کھڑا ہو رہا) رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے آن کر میری گردن پکڑی میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے انیس (پیار سے تصغیر ہے انس کی) جا جہاں میں نے کہا ہے میں نے کہا بہت اچھا جاتا ہوں یا رسول اللہ! انسؓ نے کہا قسم خدا کی میں آپ کی خدمت کی سات برس یا نو برس تک رہا لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میں نے کوئی کام کیا ہو اور آپ ﷺ نے فرمایا ہو کہ تو نے یہ کیوں کیا یا میں نے کوئی کام نہ کیا ہو اور آپ ﷺ نے فرمایا ہو تو نے یہ کیوں نہیں کیا۔

1-1 عن أبي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ فَحَدَّثَنَا يَوْمًا فَقُمْنَا حِينَ قَامَ فَنَظَرْنَا إِلَى أَعْرَابِيٍّ قَدْ أَدْرَكَهُ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رِدَاءً خَشِنًا فَالْتَفَتَ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ لِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِنْ جَبْذَتِكَ الَّتِي جَبَذْتَنِي فَكُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَهَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا رَجُلًا فَقَالَ لَهُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرَيْهِ هَذَيْنِ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى الْآخَرِ تَمْرًا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ انْصَرِفُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ تَعَالَى.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ بیٹھے تھے مسجد میں باتیں کرنے کو جب آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہوتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو دیکھ لیتے اپنی کسی بی بی کے گھر جاتے ہوئے ایک روز آپ ﷺ نے ہم سے باتیں کیں پھر جب آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے ایک اعرابی کو دیکھا اس نے آپ ﷺ کو پکڑ کر چادر ڈال کر کھینچا یہاں تک کہ آپ کی گردن لال ہو گئی ابو ہریرہؓ نے کہا وہ چادر کھردری تھی آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اس اعرابی نے کہا میرے ان دونوں اونٹوں کو لاد دیجئے (غلے سے) کیونکہ آپ اپنا مال مجھے نہیں دیتے ہیں نہ اپنے باپ کا (یہ کلمہ اس اعرابی نے گستاخی کا کہا گنواروں میں تہذیب نہیں ہوتی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک میں اپنا مال نہیں دیتا اور استغفار کرتا ہوں اللہ سے یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا بعد اس کے فرمایا تیرے اونٹوں کو نہ لادوں گا جب تک تو مجھے بدلا نہ دے گا اس کھینچنے کا جو تو نے مجھ کو کھینچا ہے۔ اعرابی ہر بار کہتا تھا۔ قسم خدا کی میں آپ کو بدلہ نہ دوں گا (اس وجہ سے کہ وہ جانتا تھا رسول اللہ بدلہ نہ لیں

گے) پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو بلایا اور اس سے کہا اس کے دونوں اونٹوں کو لاد دے ایک کو جو سے اور دوسرے کو کھجور سے پھر آپ ﷺ نے ہم لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا جاؤ اللہ کی برکت پر بھروسہ کرکے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

أَدَبٌ معنی عقلمند کے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر بات کی درستگی کے ساتھ اپنے موقع پر کہنا، ہر کام احتیاط اور دوراندیشی کے ساتھ بجا لانا اور ہر معاملہ کو اچھے طریقے سے حل کرنا

حِلْمٌ حلم سے مراد بردباری، درگزر کرنا، اور معاف کرنا ہے۔

حَلِيمٌ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی وہ اپنے بندوں کے گناہوں اور کوتاہیوں پر جلدی غصہ نہیں کرتا۔

- رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ اپنی ذات کے معاملہ میں دوسروں سے ہونے والی کوتاہی کو درگزر فرماتے تھے۔

❁❁❁

2.بَابٌ فِي الْوَقَارِ

2-1 عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

❁❁❁

تامل اور وقار سے رہنے کی فضیلت

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک چلنی اور خوش خصلتی اور میانہ روی نبوت کے پچیس ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

وَقَارٌ: یہ وقر سے مشتق ہے جس کے معنی سنجیدگی اور عظمت کے ہیں۔ ہر کام کو تہذیب سے کرنا سنجیدگی و عظمت کا رویہ اختیار کرنا اور چھچھورا پن اور ہلکا پن چھوڑ دینے کو وقارٌ کہا جائے گا۔

اَلْهَدْيُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ: "اچھے طریقے پر چلنا اور اچھی خصلت پر رہنا"۔

اَلْاِقْتِصَادُ: میانہ روی..... میانہ روی یہ ہے کہ ہر کام (عبادات و معاملات) میں توسط واعتدال ہو۔ خرچ کرنے میں بھی نہ اسراف ہو اور نہ ہی بخل اور کنجوسی، غرض زندگی کے ہر معاملہ میں اعتدال کی روش اختیار کرنے کا نام اِقْتِصَادُ ہے۔ ایک روایت میں میانہ روی کو خیر الامور (تمام کاموں سے بہتر) کہا گیا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے: ((خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَطُهَا)) یعنی "میانہ روی تمام امور میں بہتر ہے۔

خَمْسَةٌ وَّعِشْرِيْنَ جُزْأً مِنَ النُّبُوَّةِ: "نبوت کے پچیس ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے"..... یہاں ظاہری معنی مراد نہیں اور نہ ہی یہ مراد ہے کہ نبوت کے ٹکڑے ہوتے ہیں جو کوئی ان ٹکڑوں کو جمع کرلے تو نبوت حاصل کرلے بلکہ یہاں یہ مراد ہے کہ دین کے مختلف اجزاء میں سے یہ نہایت اہم جزو ہے۔

❁❁❁

3. بَابُ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا

غصہ روکنے کی فضیلت

1-3 عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مَا شَاءَ

سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غصے کو روکے حالانکہ اس کو اختیار ہو اپنا غصہ پورا کرنے کا تو قیامت کے دن اللہ اس کو بلائے گا سب لوگوں کے سامنے اور فرما دے گا جس

(قَالَ أَبُودَاوُد اسْمُ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ.)

حور کو تو چاہے پسند کر لے۔

❁❁❁

3-2 عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ مَلَأَهُ اللَّهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ دَعَاهُ اللَّهُ زَادَ وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ بِشْرٌ أَحْسِبُهُ قَالَ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ زَوَّجَ لِلَّهِ تَعَالَى تَوَّجَهُ اللَّهُ تَاجَ الْمُلْكِ.

سوید بن وہب ایک صحابی رسول کے بیٹے سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ جل جلالہ بھر دے گا امن اور ایمان سے اور بلانے کا حال نہیں بیان کیا(اس روایت میں پہلی روایت کی نسبت) اتنا زیادہ ہے اور جو شخص عمدہ کپڑا پہننا چھوڑ دے گاحالانکہ وہ طاقت رکھتا ہو اس کے پہننے کی عاجزی کی راہ سے تو اللہ اس کو قیامت کے دن عزت کا جوڑا پہنائے گا اور جو شخص نکاح کرا دے گا (کسی مفلس محتاج کا) اللہ کے لیے تو قیامت کے روز اللہ اس کو تاج بادشاہی پہنا دے گا۔

❁❁❁

3-1 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پہلوان کشتی زن کس کو کہتے ہو لوگوں نے کہا وہ شخص جس کو لوگ پچھاڑ نہ

الرِّجَالَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

سکیں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے غصے کے وقت۔

تشریحی نکات

غَضَبٌ غَضَبٌ سے مراد ہے ناراض ہونا اور غصہ ہونا۔ یہ ایک نفسیاتی حالت ہے اور تغیر مزاج کا نام ہے۔ جو آدمی غصے کے دوران اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھے تو اس نفسیاتی حالت یعنی غصہ کی وجہ سے آدمی سے انتہائی درجہ کی غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔

((اَلْغَضَبُ شُعْلَةٌ مِّنْ نَارٍ تُلْقِي صَاحِبَهَا فِي النَّارِ))

"غضب آگ کا ایک شعلہ ہے جو صاحبِ غضب کو آگ میں ڈال دیتا ہے"۔

- قرآن مجید نے غصہ پر قابو کر کے دوسروں کو معاف کرنے اور انتقام نہ لینے والوں کو بہت سراہا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾

"اور تکلیف میں دبا لیتے ہیں غصہ، اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ نیکی واحسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔ (آل عمران: ۱۳۴)

- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ﴾

"(اے نبی!) معافی ودرگزر کو اپنایئے اور نیکی کا حکم کیجئے"۔ (الاعراف: ۱۹۹)

4. بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ

غصہ کے وقت کیا پڑھا جائے

4-1 عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُهُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَأْمُرُهُ فَأَبَى وَمَحِكَ وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا.

معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس گالی گلوچ کی۔ ان میں ایک کو بہت سخت غصہ آیا یہاں تک کہ میں سمجھا اس کی ناک مارے غصے کے پھٹ جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایک ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر یہ اس کو کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے اس نے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا کہ وہ اے اللہ میں شیطان رجیم سے پناہ مانگتا ہوں" پھر معاذ اس شخص کو حکم کرنے لگے یہ کلمہ کہنے کا اس نے انکار کیا اور زیادہ لڑنا شروع کیا اور غصہ بڑھانے لگا۔

❁❁❁

4-2 عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا جب کوئی تم میں سے غصے ہو کر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر جاتا رہے تو خیر ورنہ لیٹ جائے۔

❁❁❁

4-3 أَبُو وَائِلٍ الْقَاصُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيِّ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ تَوَضَّأَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةَ قَالَ

ابو وائل قاص سے روایت ہے، کہ ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے، ان سے ایک شخص نے باتیں کیں اور غصے کر دیا وہ کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور کہا، حدیث بیان کی مجھ سے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنْ الشَّیْطَانِ وَإِنَّ الشَّیْطَانَ خُلِقَ مِنْ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ.

میرے باپ نے اس نے میرے دادا عطیہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے پھر جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وضو کر ڈالے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

غصہ ایک فطری جذبہ ہے جو ہر انسان میں موجود ہوتا ہے۔ جب انسان کے مزاج کے خلاف کوئی کام ہو تو اسے عام طور پر اس جذبہ (غصہ) سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس باب کی احادیث میں غصہ پر قابو پانے کے مختلف طریقوں کا ذکر ہے۔ اگر کسی کو غصہ آئے تو وہ اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور وضو کرے۔ کھڑا ہو تو اپنی حرکت تبدیل کرے اور بیٹھ جائے یا پھر لیٹ جائے۔ ہر صورت میں غصہ پر قابو پانا ضروری ہے وگرنہ انسان اس جذباتی کیفیت میں بے قابو ہو جاتا ہے، ظلم وزیادتی کرنے میں بہت بڑھ جاتا ہے اور معاشرے میں فتنہ وفساد اور تخریب کا باعث بنتا ہے۔

❁❁❁

5. بَابٌ فِي الْعَفْوِ وَالتَّجَاوُزِ

عفو ودرگزر کے بیان میں

5-1 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب دو کاموں میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آسان کو اختیار کیا جب تک اس میں گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہو تو سب سے زیادہ اس سے دور رہتے اور کبھی رسول اللہ ﷺ

وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ بِهَا.

نے اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا ہاں جس صورت میں اللہ کی حرمت کو کوئی پھاڑ تا (یعنی حرام کام کرتا) تو آپ ﷺ اللہ کے لیے اس سے بدلہ لیتے (جیسے زنا میں رجم کرتے یا کوڑے لگاتے یا چوری میں ہاتھ کاٹتے)۔

❁❁❁

5-2 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً قَطُّ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی خدمت گار یا عورت کو نہیں مارا۔

❁❁❁

5-3 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي قَوْلِهِ خُذْ الْعَفْوَ قَالَ أُمِرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ

ہشام بن عروہ اپنے والد سے، اور ان کے عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر میں ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا عفو اور درگزر کرنے کا لوگوں کے اخلاق میں سے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ پہلی روایت میں شریعتِ اسلامیہ کا اصل مزاج ظاہر ہو رہا ہے۔ شریعت انسان کو محض مشکل میں گرفتار نہیں کرنا چاہتی۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ان معاملات میں ہمارے لیے اصول کا درجہ رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يسروا ولا تعسروا ابشروا ولا تنفروا))

"آسانی پیدا کرو اور مشکل میں نہ ڈالو اور خوشخبری سناؤ نفرت نہ دلاؤ"۔

لیکن جہاں دین کی حرمت کا معاملہ ہو یعنی اسے کوئی پامال کرنے کی کوشش کرے، حدود اللہ کو پار کرے تو وہاں کوئی سمجھوتہ نہیں۔

☜ دوسری دو روایتوں میں باب کا عنوان واضح طور پر جھلک رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق دوسروں کو معاف کرنا اعلیٰ اخلاق کی نشانی ہے۔ قرآن مجید کی آیت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾

"(اے نبی!) معافی کو اپنایئے اور نیکی کا حکم کیجئے اور جاہلوں سے اعراض کیجئے"۔(الاعراف :۱۹۹)

❁❁❁

6.بَابٌ فِي حُسْنِ الْعِشْرَةِ

حسن معاشرت کا بیان (یعنی خوش گزارنی اور تہذیب)

6-1 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَلَغَهُ عَنْ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلَكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی شخص کی بری بات کی خبر پہنچتی تو یوں نہ فرماتے کہ کیا ہوا فلانے کو (اس کا نام لے کر) وہ ایسا کہتا ہے بلکہ یوں کہتے کیا حال ہے بعض لوگوں کا ایسا ایسا کہتے ہیں۔

❁❁❁

6 - 2 عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ

حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور اس پر زردی

أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هٰذَا أَنْ يَغْسِلَ ذَا عَنْهُ.

کا نشان تھا اور آپ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ کسی کے سامنے اس کی ایسی بات نہ کہتے جو اس کو ناگوار ہو جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے لوگوں سے کہا کاش تم کہو اس سے کہ وہ دھو ڈالے اس زردی کو۔

❁❁❁

6-3 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَاهُ جَمِيعًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن بھولا ہوتا ہے سخی (یعنی اکثر فریب کھا جاتا ہے اس لیے کہ اس کی نیت میں بے ایمانی نہیں ہوتی) اور منافق فریب دینے والا بخیل ہوتا ہے

❁❁❁

6-4 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہ ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی آپ ﷺ نے فرمایا برا ہے کنبے کا۔ پھر فرمایا اس کو اندر آنے دو جب وہ آیا تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس سے باتیں کیں نرمی سے اور پہلے آپ کیا کہہ چکے تھے اس کے بارے میں (کہ وہ برا ہے تو برے کے ساتھ برائی سے پیش آنا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا سب میں برا شخص اللہ کے نزدیک قیامت میں ہو گا جس سے لوگ ملنا

چھوڑ دیں اس کی سخت زبانی کی وجہ سے۔

6-5 عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فَقَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ أَلْسِنَتِهِمْ

حضرت عائشہؓ سے یہی روایت ہے کہ اے عائشہ برے ہیں وہ لوگ جن کی زبان کے خوف سے تعظیم کی جاوے (یعنی لوگ ان کی تعظیم و تکریم کریں اس خیال سے کہ برا بھلا نہ کہیں)۔

6-6 عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا الْتَقَمَ أُذُنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُنَحِّي رَأْسَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ وَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَتَرَكَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَهُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کے کانوں پر منہ رکھا ہو (کوئی بات چپکے سے کہنے کے لیے) پھر آپ ﷺ نے اپنا سر ہٹا لیا ہو اس کے ہٹا لینے سے پہلے اور میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑا ہو پھر آپ ﷺ نے اس کے چھوڑ دینے سے پہلے اس سے ہاتھ چھڑا لیا ہو۔

6-7 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ ﷺ نے فرمایا برا ہے اپنے کنبے میں۔ جب وہ اندر آیا تو آپ کھل کر اس سے

إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا اسْتَأْذَنَ قُلْتَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ .

❁❁❁

ملے اور باتیں کیں جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب اس نے اجازت چاہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ برا ہے اپنے کنبے، کا پھر جب وہ اندر آیا تو آپ ﷺ اس سے کھل کر ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ اللہ سخت گو بکواز باز کو ناپسند کرتا ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- امام ابو داؤد نے حسن معاشرت کا باب باندھ کر معاشرتی زندگی کے چند معاملات کو خوش اسلوبی سے طے کرنے کے لیے احادیث جمع کی ہیں۔ باب کی تیسری روایت میں مومن اور منافق کی ایک پہچان کا ذکر ہے کہ

((الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ)) .

”مومن بھولا بھالا کریم النفس ہوتا ہے اور منافق مکار و بخیل ہوتا ہے“۔

مطلب یہ کہ مسلمان کا سینہ مکر و فریب سے صاف ہوتا ہے وہ خواہ مخواہ دوسروں کو الجھانے اور تنگ کرنے سے گریز کرتا ہے اس طرح وہ دوسروں کو صاف باطن سمجھ کر دھوکہ بھی کھا جاتا ہے جبکہ منافق مکار، فریبی اور دوسروں کو الجھانے والا ہوتا ہے۔ جس طرح وہ خود ہوتا ہے اسی طرح دوسروں کو بھی گمان کرتا ہے لہٰذا ہر وقت دوسروں سے خوب ہوشیار رہتا ہے کیونکہ سب کو اپنے جیسا فراڈی سمجھتا ہے جیسا کہ عربی کا مقولہ ہے :

”المرء یقیس علی نفسه“

”آدمی اپنے آپ پر دوسروں کو قیاس کرتا ہے“۔

- پانچویں روایت میں معاشرے کے ان لوگوں کا تذکرہ ہے جن کی تکریم ان کے شر سے بچنے کے لیے کی جاتی ہے ایسے لوگ صالح معاشرے کو جہنم بنا لیتے ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کو معاشرے کے نہایت برے لوگوں میں شمار کیا ہے۔
- باب کی آخری روایت میں آپ ﷺ نے ایک شخص کے شر سے بچنے کے لیے حضرت عائشہؓ کو متنبہ فرمایا کہ یہ قوم کا برا آدمی ہے لیکن پھر بھی آپ ﷺ نے اس سے اچھے طریقے سے بات چیت فرمائی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حیرانگی سے استغفار کیا تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو سختی اور بحواس کے انداز سے بات کرتے ہیں۔ برے کی پہچان ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ برا رویہ رکھنا مناسب نہیں۔

الفَاحِشُ، المُتَفَحِّشُ: فحش بات کرنے والا یا فحش کام کرنے والا۔ اس لفظ 'فحش' کا استعمال ہر ایک بدی اور قبیح خصلت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ علامہ کرمانی نے مذکورہ الفاظ کی تشریح میں لکھا ہے کہ حدیث میں 'فاحش' سے مراد وہ شخص ہے جو خلقتاً وعادتاً فحش گو ہو اور 'متفحش' وہ ہے جو خواہ مخواہ فحش گو بنے مثلاً مسخرہ پن یا لوگوں کو خوش یا خفا کرنے کے لیے فحش باتیں بناہنا کر کرے۔

❁❁❁

7.بَابٌ فِي الحَيَاءِ — شرم کا بیان

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنْ الْإِيمَانِ.

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص انصاری پر گزرے وہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا شرم کم کرنے کے لیے (یعنی یہ سمجھا رہا تھا، کہ بہت شرم کرنا برا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دے اس کو شرم تو ایمان میں داخل ہے۔

❁❁❁ ❁❁❁

7-2 عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَثَمَّ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا نَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا وَمِنْهُ ضَعْفًا فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ وَأَعَادَ بُشَيْرٌ الْكَلَامَ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ كُتُبِكَ قَالَ قُلْنَا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِيهٍ إِيهٍ.

ابو قتادہ، سے روایت ہے کہ ہم عمران بن حصین کے ساتھ تھے اور بشیر بن کعب بھی وہیں موجود تھے تو عمران نے حدیث بیان کی، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شرم سب بہتر ہے یا شرم بہتر ہے سب کی سب، بشیر نے کہا ہم نے کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ بعضی شرم اطمینان اور وقار ہوتی ہے اور بعضی شرم ضعف اور ناتوانی ہوتی ہے۔ عمران نے پھر یہی حدیث بیان کی بشیر نے پھر یہی کہا (یعنی پرانی کسی کتاب کا حوالہ دیا) تب تو عمران غصے ہو گئے یہاں تک کہ ان کی آنکھیں لال ہو گئیں اور کہنے لگے میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں (اور تو اس کے مقابلے میں) اپنی کتاب سے بیان کرتا ہے ہم لوگوں نے عمران سے کہا اے ابو نجید (کنیت ہے عمران کی) بس چپ رہو بس چپ رہو۔

❁❁❁

7-3 عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ.

ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کلام اگلے پیغمبروں کا لوگوں کو یاد رہ گیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ جب تجھ کو شرم نہ ہو، تو جو چاہے کر۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ حیاء وہ فطری جذبہ ہے جو انسان کو گناہوں کی طرف بڑھنے سے روکتا ہے اور طاعات واچھائیوں کی طرف راغب کرتا ہے اس اہمیت کے پیش نظر بعض احادیث میں اسے نصف ایمان، بعض میں اسے ایمان کی شاخ وغیرہ کہا گیا ہے۔

نوٹ: صحیح بخاری، کتاب الایمان" میں حیا سے متعلق پر بحث گزر چکی ہے مکمل تفصیل وہاں ملاحظہ کیجئے۔

❁❁❁

8. بَابٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ — خوش خلقی کے بیان میں

8-1 عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللهُ عَنها قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن اپنی خوش خلقی سے درجہ حاصل کرلیتا ہے اس شخص کا جو سارے دن روزہ رکھے اور رات بھر عبادت کرے۔

❁❁❁

8-2 عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ.

ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ترازو میں حشر کے روز کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ بھاری نہ ہو گی (یعنی سب نیکیوں سے اس کا پلہ بھاری ہو گا)۔

❁❁❁

8-3 عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ

حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں نہ جاوے گا فریبی یا مال جوڑنے والا اور دمڑی خرچ نہ کرنے

وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيظُ الْفَظُّ.

والا یا موٹا غلیظ یا بے ہودہ چلانے والا بد خلق سرکش (یہ سب جواظ کے معنی تھے) اور مغرور سخت گویا موٹا بھدا بہت کھانے والا (یہ جب ہے کہ حرام کے مال سے موٹا ہوا ہو)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

الجَوَّاظُ: متکبر، مغرور اور اکڑ کر چلنے والے اور بے صبرے آدمی کو کہتے ہیں۔ بعض نے اس کا مفہوم بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ مال جوڑنے والا آدمی ہے جو کسی کو کچھ نہ دے۔

الجَعْظَرِيّ: جعظ اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو بڑا سمجھے، خود پسند ہو اسی طرح بد خلق، بد زبان اور کھاتے وقت غصہ کرنے والے آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

❁❁❁

9. بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الرِّفْعَةِ فِي الْأُمُورِ

ڈینگ مارنے کی برائی کا بیان

9-1 عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا الْأَعْرَابِيُّ فَكَأَنَّ ذَلِكَ شَقَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ.

انسؓ سے روایت ہے کہ عضباء آنحضرت ﷺ کی اونٹنی کا نام ہے جو شرط میں کبھی پیچھے نہ رہتی تھی (یعنی کسی اونٹ کے دوڑنے میں ہارتی نہ تھی) ایک بار ایک اعرابی آیا اپنے بچھیرے پر سوار ہو کر (یعنی کم سن اونٹ پر) اور اس نے عضباء سے دوڑنے کی شرط کی پھر وہ عضباء سے آگے نکل گیا تو یہ امر شاق گذرا رسول اللہ ﷺ کے اصحابؓ پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کو ضرور ہے کہ جو چیز بڑھ جائے

اس کو گھٹا دے۔

❁❁❁ ❁❁❁

تشریحی نکات

☜ ان احادیث میں دنیا کے درجہ اور اس کی قدر و منزلت کی کمی بیان کی گئی ہے یعنی اللہ تعالی کے نزدیک اس دنیا کی قدر و منزلت پر کاہ جتنی بھی نہیں۔ اس کی کوئی شے جب بڑھ جاتی ہے تو اللہ اس کو پست کر دیتا ہے۔

☜ امت مسلمہ کے لیے یہاں ایک اشارہ یہ بھی ہے کہ دنیا اور ظاہری مال و متاع پر بھروسہ و فخر نہیں کرنا چاہیے۔ (بذل المجہود: ۱۹/ ۵۸)

❁❁❁

10. بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّمَادُحِ

خوشامد کی برائی

10-1 عَنْ هَمَّامٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ فَأَخَذَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ تُرَابًا فَحَثَا فِي وَجْهِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ.

ہمام سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان کے پاس آیا اور ان کے منہ پر ان کی خوشامد کرنے لگا تو مقداد بن اسود نے مٹی لے کر اس کے منہ پر ڈال دی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم خوشامد کرنے والوں سے ملو تو ان کے منہ پر مٹی ڈالو۔

❁❁❁ ❁❁❁

10-1 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَثْنَى عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ

عبدالرحمٰن، ابوبکرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے تعریف کی ایک شخص کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اس کی گردن کاٹی تین بار فرمایا بعد اس

قَالَ إِذَا مَدَحَ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَحْسِبُهُ كَمَا يُرِيدُ أَنْ يَقُولَ وَلَا أُزَكِّيهِ عَلَى اللّٰهِ.

کے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے دوست کی تعریف کرے ضرورت کے وقت تو یوں کہے میں اس کو ایسا سمجھتا ہوں لیکن نہیں پاک کہتا ہوں اس کو اللہ پر (یعنی میں یہ نہیں کہتا کہ وہ اللہ کے نزدیک بھی پاک اور اچھا ہے)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اچھے فعل پر کسی آدمی کی جائز تعریف کرنا منع نہیں لیکن کسی کی تعریف کرتے ہوئے حد سے زیادہ بڑھنا یعنی مبالغہ اور تکلف سے کام لینا بھی جائز نہیں۔ حدیث میں لفظ تمادح سے بھی یہی مراد ہے یعنی ایسی تعریف کرنا اور ایسی صفت بیان کرنا جس کا وجود ممدوح (جس کی تعریف کی جائے) میں نہ ہو اسے فارسی اور اردو میں 'خوشامد' کہا جاتا ہے۔ شریعت نے اس کو سخت ناپسند کیا ہے۔ خوشامد کرنے والا خود تو جھوٹ کا مرتکب ہوتا ہی ہے دوسرے کو بھی خواہ مخواہ غلط فہمی اور تکبر میں مبتلا کر دیتا ہے۔
- خوشامدی کے منہ میں مٹی ڈالنا دراصل کنایہ ہے کہ اس کو اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہونے دو جو اس کی غرض ہے وہ بھی پوری نہ کرو اور خود بھی غلط فہمی اور تکبر میں مبتلا نہ ہو۔ (بذل المجہود: ۱۹/۶۰)

❁❁❁

11. بَابٌ فِي الرِّفْقِ

نرمی کا بیان

11-1 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا

عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نرم ہے دوست رکھتا ہے نرمی اور ملائمت کو اور جو ثواب نرمی پر دیتا

يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ.

ہے، وہ سختی پر نہیں دیتا

❁❁❁

11-2 عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُحْرَمْ الرِّفْقَ يُحْرَمْ الْخَيْرَ كُلَّهُ.

جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نرمی اور ملائمت سے محروم ہے وہ سب بھلائیوں سے محروم ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ رِفقٌ سے مراد مہربانی، لطف وکرم اور نرمی وملائمت ہے 'اللہ رفیق ہے' سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ ان کے لیے آسانی کرتا ہے انہیں اس تکلیف سے بچاتا ہے جس کے وہ مکلّف نہ ہوں اور ان کے مصالح کو مد نظر رکھتا ہے۔

❁❁❁

12. بَابٌ فِي شُكْرِ الْمَعْرُوفِ

احسان کرنے والے کا شکر ادا کرنا

12-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَشْكُرُ اللَّهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کا شکر نہیں کرتا وہ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا۔

❁❁❁

12-2 عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَتْ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ قَالَ لَا مَا دَعَوْتُمْ اللَّهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ.

انسؓ سے روایت ہے کہ مہاجرین نے کہا یا رسول اللہ انصار سارا ثواب لوٹ لے گئے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں جب تک تم اللہ سے ان کے لیے دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے۔

❁❁❁

12-3 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ.

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز دی جائے پھر اس کی مقدرت ہو تو اس کا بدلہ دے اگر بدلہ نہ دے سکے تو تعریف کرے۔ جس نے تعریف کی اس نے شکر ادا کیا اور جس نے چھپایا (احسان کو) اس نے ناشکری کی۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ شکر کا لفظ تعریف یا ثنا بیان کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس باب میں 'شکر المعروف' سے مراد شکر الاحسان ہے یعنی احسان کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ جو شخص بندوں کے احسان کا شکر نہیں کرتا اور اپنے محسن کے احسان کو یاد نہیں رکھتا اور احسان پر اس کی تعریف و توصیف نہیں کرتا تو گویا اس میں نعمت کے حصول کے بعد شکر کرنے کا وصف نہیں پایا جاتا اگر ایسے ہی ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر بھی شکر گزار نہیں ہوا۔

❁❁❁

13. بَابٌ فِي الْجُلُوسِ بِالطُّرُقَاتِ

راہ میں بیٹھنے کا بیان

13-1 عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بُدَّ لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم راستوں میں بیٹھنے سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو ضرور ہے اپنے اپنے مقاموں میں بیٹھنا باتیں کرنے کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ضرور ہے تو جو حق ہے راستے کا اس کو ادا کرو۔ انھوں نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے یا رسول اللہ

الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ .

آپ ﷺ نے فرمایا نگاہ نیچے رکھنا (تاکہ غیر محرم پر نظر نہ پڑے) اور کسی کو ایذا نہ دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔

❁❁❁

13-2 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ.

ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے یہی روایت کی ہے اس میں یہ ہے کہ راہ بتانا (یعنی بھولے بھٹکے کو)۔

❁❁❁

13-3 عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ.

حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے اتنا زیادہ ہے کہ مدد کرو آفت زدہ کی اور راہ بتاؤ بھولے بھٹکے کو۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- طَرِیْقٌ راستے کو کہتے ہیں۔ معاشرتی آداب میں ایک ادب ہمیں یہ سکھلایا گیا ہے کہ بغیر ضرورت کے راستوں کے کنارے یا راستوں میں نہ بیٹھیں۔ اگر بامر ضرورت ایسا کرنا ہی پڑ جائے تو یہ جائز ہے لیکن کچھ شرائط کے ساتھ، وہ شرائط راستوں کے حقوق ہیں۔ راستوں کے حقوق سے مراد دراصل راستوں میں سے گزرنے والوں کے حقوق ہیں۔ مختلف احادیث میں مختلف حقوق کا بیان ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ گزرنے والوں کی حق تلفی یا ان کو کسی قسم کی ایذاء نہ ہونی چاہیے۔

❁❁❁

14. بَابٌ فِي سعة المجلس

کشادہ طرح بیٹھنے کا بیان

14-1 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الْمَجَالِسِ

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے بہتر

أَوْسَعُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ.

جگہ بیٹھنے کی وہ ہے، جو کشادہ ہو (جس میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو تنگی سے)

تشریحی نکات

- کشادگی اور وسعت سے مراد یہ ہے کہ ایسی مجلس جس میں لوگوں کو نشست وبرخواست میں تکلیف اور تنگی نہ ہو (بذل المجہود ۱۹/ ۷۲)
- دوسرا پہلو یہ ہے کہ نشست بہتر ہو گی تو لوگ آرام وسکون سے خیر کی بات سن سکیں گے۔ اور اگر نشست میں تنگی وتکلیف ہو گی تو بات کی طرف توجہ میں بھی کمی ہو گی۔

15.باب في الجلوس بين الشمس والظل

باب: کچھ دھوپ اور کچھ سائے میں بیٹھنا

15-1 حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ وَقَالَ مَخْلَدٌ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ وَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ.

ابن سرح اور مخلد، سفیان، محمد بن منکدر، ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دھوپ میں بیٹھا ہو پھر سائے میں آجائے یا سائے میں بیٹھا ہو اور دھوپ میں آجائے اس طرح سے کہ کچھ بدن پر دھوپ ہو اور کچھ بدن پر سایہ تو وہاں سے اٹھ کھڑا ہو۔

15-1 حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، ان کے والد ابوحازم سے روایت ہے کہ وہ آئے اور رسول

جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَامَ فِي الشَّمْسِ فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ.

اللہ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے تو وہ دھوپ میں کھڑے ہو گئے بعد اس کے حکم کیا تو وہ سائے میں چلے آئے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ پہلی روایت رسول اللہ ﷺ کے قول پر مبنی ہے کہ آدمی کو بیک وقت دھوپ اور کچھ چھاؤں میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔ اور دوسری روایت میں آپ ﷺ کا عمل بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ پہلے تو دھوپ میں کھڑے تھے بعد میں سائے میں تشریف لے آئے۔ یعنی آدھے دھوپ اور آدھے سائے میں نہیں کھڑے ہوئے۔

❁❁❁

16.باب فِي التحلق

باب: گروہ باندھ کر بیٹھنا

16-1 عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَهُمْ حِلَقٌ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ .

جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں گئے اور لوگ جدا جدا حلقے باندھے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہوا مجھ کو میں تم کو جدا جدا دیکھتا ہوں۔

❁❁❁

16-2 عَنْ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا قَالَ كَأَنَّهُ يُحِبُّ الْجَمَاعَةَ.

اعمش سے اسی (مذکورہ حدیث کی) طرح مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ گویا آپ ﷺ نے جماعت (کی صورت) کو پسند فرمایا۔

❁❁❁

16-3 عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا

جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ ہم جب

أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي.

رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔

تشریحی نکات

مسجد ہو یا عام جگہ الگ الگ حلقے یا کلاسیں بنا کر بیٹھنے اور سیکھنے کی ممانعت نہیں ہے۔ مندرجہ بالا ممانعت اس صورت میں ہے کہ لوگ الگ الگ ٹولیوں کی صورت میں خواہ مخواہ بیٹھیں۔ آپ ﷺ یہ چاہتے تھے کہ لوگ اکٹھے بیٹھ کر تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رکھیں۔

17. باب الجلوس وسط الحلقة

باب : حلقہ کے بیچ میں بیٹھنا

17-1 عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ.

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی اس شخص پر جو حلقے کے بیچ میں بیٹھے۔

تشریحی نکات

علماء نے اس حدیث کی مختلف تشریحات کی ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ حلقہ کے بیچ میں بیٹھنے والا ملعون ہے سے مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی جب حلقہ کے بیچوں بیچ آکر بیٹھ جائے گا تو بعض لوگوں کی طرف پشت ہو گی لہٰذا لوگ اسے اور لعنت ملامت کریں گے۔ علامہ طیبی نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص ایسی جگہ آئے جہاں لوگ پہلے سے حلقہ باندھ کر بیٹھے ہیں، آنے والا حلقے کے بیچوں بیچ بیٹھ جائے تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تنبیہ فرمائی ہے۔ بعض کے نزدیک اس سے شعبدہ باز اور بھانڈ وغیرہ مراد ہیں جو حلقوں کے بیچوں بیچ آکر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کو ہنساتے ہیں یا شعبدے دکھاتے ہیں۔

18. باب في الرجل يقوم للرجل من مجلسه

باب: ایک شخص کا دوسرے شخص کے لیے اپنی جگہ سے اٹھنا

18-1 عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ.

سعید بن ابوالحسن سے روایت ہے کہ ابوبکرہ ایک گواہی میں ہمارے پاس آئے تو ایک شخص ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا، ابوبکرہ نے وہاں بیٹھنے سے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے اور منع کیا ہے آپ ﷺ نے اس سے کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ پونچھے دوسرے کے کپڑے سے جو اس کو نہیں دیا گیا (بغیر اس کی اجازت کے تاکہ اس کو ناگوار نہ ہو)۔

❁❁❁

18-2 عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَذَهَبَ لِيَجْلِسَ فِيهِ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو ایک شخص اس کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا وہ وہاں بیٹھنے لگا رسول اللہ ﷺ نے اس کو وہاں بیٹھنے سے منع فرمایا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمَ یعنی عجمی جس طرح کھڑے ہوتے ہیں اس طرح نہ کھڑے ہو۔ عجم میں بالخصوص یہ رواج رہا ہے کہ کسی بڑے دولت مند کی تعظیم کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ نیز وہ بیٹھا رہتا اور یہ کھڑے رہتے۔ جمہور

علماء نے بعض دوسری احادیث مثلاً قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ یعنی اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ وغیرہ سے یہ استدلال کیا ہے کہ اپنے استاد یا عالم متقی آدمی یا اپنی پسندیدہ شخصیت کے لیے احتراماً کھڑے ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہاں اگر کھڑے ہونے میں کسی کو تکلیف ہوتی ہو یا مجلس میں انتشار پیدا ہوتا ہو یا خود کوئی بڑا یہ غرض رکھتا ہو کہ لوگ اس کے سامنے اٹھ کھڑے ہوں تو ایسی صورتوں میں کھڑے ہونے کی ممانعت ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مجمع البحار نیز بذل المجہود ١٩/ ٦٧)

❁❁❁

19. باب:

من يؤمر أن يجالس

19-1 عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيرِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ

باب:

کس کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے؟

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مثال اس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ایسی ہے جیسے ترنج، اس کی بو بھی عمدہ ہے اور مزہ بھی اچھا ہے اور مثال اس مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی سی ہے، مزہ اس کا اچھا ہے اور خوشبو نہیں اور مثال اس فاسق کی جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی سی ہے جس کی بو عمدہ ہے اور مزہ کڑوا ہے اور مثال اس فاسق کی جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کے پھل کی سی ہے اس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور مزہ بھی کڑوا ہے اور مثال اس ساتھی کی جو نیک ہے مشک کی سی ہے اگر اس میں سے کچھ تجھے نہ ملے تو خوشبو ہی سہی، اور مثال برے

سَوَادِهِ أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ.

ساتھی کی ایسی ہے جیسے دھونکنے والا، اگر اس کی کالک سے تو بچ جائے تو دھواں ہی لگ جائے گا۔

❁❁❁

19-2 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ.

ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت ساتھ کر کسی کا ماسوا مومن کے اور مت کھلا اپنا کھانا مگر پرہیزگار کو۔

❁❁❁

19-3 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوگا تو دیکھ لے کس سے دوستی کرتا ہے۔

❁❁❁

19-4 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روحیں جھنڈ کی جھنڈ ہیں (یعنی قبل پیدا ہونے بدن کے روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ الگ تھے) پھر جن میں آپس میں جان پہچان تھی، وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے الفت کرتے ہیں اور جن سے جدائی اور ناواقفی تھی وہ دنیا میں بھی الگ الگ رہتے ہیں۔

❁❁❁

تشریحی نکات

اس باب میں ہمیں اس سوال کا جواب ملتا ہے کہ دوستی اور مجلس کس کے ساتھ رکھی جائے؟ اس

سلسلہ میں قرآن نے ہمیں واضح ہدایات دی ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو"۔

(التوبہ: ۱۱۹)

ایک روایت میں آتا ہے کہ

((المرء مع من أحب))

"آدمی روزِ قیامت اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کی دوستی و محبت ہوگی"۔

- بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا سے انتقال کے بعد بھی روحیں الگ الگ ہوتی ہیں نیک لوگوں کی روحیں الگ اور برے لوگوں کی روحیں الگ رہتی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ گروپ بنانے کی بنیاد اور گروپ میں شمولیت کی بنیاد صرف نیکی اور صرف نیکی اور خیر ہونی چاہیے۔

❁❁❁

20. باب في كراهية المراء

باب : جھگڑے اور فساد کی ممانعت

20-1 عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا.

ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام پر بھیجتے تو فرما دیتے خوش کرتے رہنا اور نفرت مت دلانا اور آسانی کرتے رہنا اور دشواری مت ڈالنا۔

❁❁❁

20-2 عَنْ السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيَّ وَيَذْكُرُونِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَعْلَمُكُمْ يَعْنِي بِهِ

سائبؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، لوگ میرا ذکر کر رہے تھے اور میری تعریف کر رہے تھے رسول اللہ

قُلْتُ صَدَقْتَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي كُنْتَ شَرِيكِي فَنِعْمَ الشَّرِيكُ كُنْتَ لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي.

ﷺ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں اس کو میں نے کہا سچ ہے میرے ماں باپ کی قسم آپ ﷺ میرے شریک تھے پھر کیا اچھے شریک تھے نہ لڑتے تھے نہ جھگڑتے تھے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☚ جھگڑا کرنے، ہمت و تکرار کرنے اور اپنی بات کو اچھا قرار دینے اور مخالف پر طعن و تشنیع کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسلام ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہم، بالعموم عوام اور بالخصوص حکام جذباتی ہونے اور بحث و تکرار اور دوسروں پر طعن و تشنیع کی بجائے عقل، وقار و تدبر سے امور کو نمٹائیں۔ کسی پر بے جا سختی نہ کریں۔ محض ڈراتے دھمکاتے نہ رہیں بلکہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور آسانی والا معاملہ اختیار کریں۔

❁❁❁

21. باب الهَدْيِ فِي الْكَلَامِ

باب: کس طرح بات کرنا چاہیے؟

21-1 عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ.

یوسف بن عبداللہ بن سلامؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب باتیں کرنے بیٹھتے تو اکثر آسمان کی طرف دیکھتے۔

❁❁❁

21-2 عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اچھی طرح الگ الگ باتیں کرتے تھے کہ ہر شخص سمجھ لیتا تھا۔

❁❁❁

21-3 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ أَجْذَمُ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کلام اللہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جائے وہ لنڈورا ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ هدي في الكلام کا مطلب ہے بات کرنے کا طریقہ۔ باب کی احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے کلام فرمانے کے مختلف انداز نقل کیے گئے ہیں۔ پہلی روایت میں آپ ﷺ کا دورانِ گفتگو آسمان کی طرف دیکھنے کا ذکر ہے۔ دوسری روایتوں میں گفتگو کے طریقے کا ذکر ہے کہ گفتگو صاف اور بامعنی ہونی چاہیے جس کو ہر آدمی سمجھ سکے۔ آخری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام گرامی سے ہونی چاہیے وگرنہ اس کلام میں خیر وبرکت نہ ہو گی۔

❁❁❁

22.باب في الخطبة

باب : خطبے کا بیان

22-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ.

ابوہریرہؓ نے فرمایا جس خطبے میں تشہد نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے کٹا ہوا ہاتھ (یعنی ناتمام اور ناقص)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ خطبہ سے مراد ہر وہ کلام ہے جس میں لوگوں کو مخاطب کیا جائے اور تشہد سے مراد توحید ورسالت کی شہادت بیان کرنا ہے۔

❁❁❁

23. باب في تنزيل الناس منازلهم

23-1 عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ أَنَّ عَائِشَةَ مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ فَأَقْعَدَتْهُ فَأَكَلَ فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ يَحْيَى مُخْتَصَرٌ.

باب: ہر آدمی کو اس مرتبے پر رکھنا چاہیے

میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے ایک بھیک منگا گزرا انہوں نے اس کو ایک ٹکڑا روٹی کا دے دیا، پھر ایک شخص کپڑے نئے پہنے معقول صورت گزرا تو انہوں نے اس کو بٹھا کر کھلایا لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ایک شخص کو اس کے مرتبے پر رکھو۔

❁❁❁

23-2 عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی تعظیم میں سے ہے اس شخص کی عزت جو بوڑھا مسلمان ہو، قرآن شریف کا حافظ ہو نہ اس میں غلو کرتا ہو نہ نقصان اور تعظیم اس حاکم کی جو منصف ہو (عدل وانصاف کرے)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- کسی سے معاملہ کرتے وقت اس کی شخصیت کا لحاظ رکھنا بھی معاشرتی آداب میں ایک اہم ادب ہے۔ اس باب کی احادیث میں اس ادب کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔
- دوسری روایت میں بطورِ خاص بزرگوں اور علماء و حفاظِ قرآن اور منصف حاکمین کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ان سے معاملہ کرتے ہوئے ان کی عزت ووقار کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

❁❁❁

24.باب في الرجل يجلس بين الرجلين بغير إذنهما

24-1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُجْلَسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا.

باب: ایک شخص دو شخصوں کے بیچ میں بغیر ان کی اجازت کے گھس کر نہ بیٹھے

محمد بن عبید اور احمد بن عبدہ، حماد، عامر، عمرو بن شعیب، ان کے والد، عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دو آدمیوں کے بیچ میں گھس کر نہ بیٹھے بغیر ان کی اجازت کے۔

۞۞۞

24-2 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا.

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی شخص کو درست نہیں ہے کہ دو آدمیوں کو (جو مل کر ایک جگہ بیٹھے ہوں) جدا کر دے بغیر ان کی اجازت سے۔

۞۞۞

۞۞۞

25.باب في جُلُوس الرَّجُل

25-1 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ احْتَبَى بِيَدِهِ.

باب: کس طرح بیٹھے

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے احتبا کر لیتے۔

۞۞۞

25-2 قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ ﷺ

قیلہ بنت مخرمہ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو قرفصاء کے طور پر بیٹھا

وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ الْمُخْتَشِعَ وَقَالَ مُوسَى الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

دیکھا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جو بہت عاجزی کرنے والے تھے تو میں گزر گئی خوف سے (یہ جلال تھا نور الٰہی کا باوصف عاجزی کے رسول اللہ ﷺ کا رعب اس قدر سما گیا)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- احتباء اور قُرفُصا ایسے بیٹھنے کو کہتے ہیں جب آدمی کے پاس ٹیک لگانے کو تکیہ یا سہارا نہ ہو تو دونوں گھٹنے کھڑے کر کے تلوے زمین پر لگا کر بیٹھے اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں۔
- بیٹھنے کے بعض انداز شاہانہ ہوتے ہیں اور بعض عاجزانہ۔ آپ ﷺ متکبرانہ انداز سے بیٹھنے کو ناپسند اور عاجزانہ انداز سے بیٹھنے کو پسند فرماتے تھے۔ مذکورہ بالا انداز ثابت عاجزی کے ساتھ بیٹھنے کا ہے۔

❁❁❁

26. باب فِي الْجِلْسَةِ الْمَكْرُوهَةِ

باب : ناپسندیدہ نشست کا بیان

1-26 عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ.

عمرو بن شرید نے اپنے والد سوید، سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آ گئے اور میں بیٹھا تھا اس طرح کے میرا بایاں ہاتھ پیٹھ پر تھا اور ٹیکا لگائے تھا ایک ہاتھ کے انگوٹھے پر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو ان لوگوں کی طرح بیٹھا ہے جن پر اللہ کا غضب اترا۔

❁❁❁

27.باب في السمر بعد العشاء

27-1 عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا.

❁❁❁

باب: عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنا کیسا ہے؟

ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منع فرماتے تھے عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو (تاکہ عشاء کی نماز قضاء نہ ہو جائے) اور بعد عشاء کی نماز کے باتیں کرنے کو (ایسا نہ ہو کہ فجر کی نماز قضاء ہو جائے)

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ "السَّمَر" رات کی گپ شپ کو کہتے ہیں۔ عشاء کے بعد خواہ مخواہ اور فضول گپ شپ لگانا فی نفسہ عبث کام ہے اور اس سے سحر خیزی اور صبح کی نماز رہ جانے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے لہٰذا اس سے منع فرمایا۔ البتہ رات کو علمی مجالس کا انعقاد تعلیم و تعلم کی اجازت دوسری احادیث سے ملتی ہے ان میں سے بعض احادیث آپ گزشتہ صفحات میں کتاب العلم کے ذیل میں مطالعہ کر چکے ہیں۔

❁❁❁

28.باب في الرجل يجلس متربعاً

28-1 عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ.

❁❁❁

باب: چار زانو (پالتھی مار کر) بیٹھنا

جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر چار زانو بیٹھے رہتے جب تک خوب آفتاب نکل آتا۔

❁❁❁

❁❁❁

29. باب في التناجي

29-1 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَجِي اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ.

باب: سرگوشی (کاناپھوسی) کرنا کیسا ہے؟

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس کو رنج ہو گا (کہ مجھ کو شریک نہ کیا قابل اعتماد نہ سمجھا یا وہم ہو گا کہ میرے نقصان کے لیے مشورہ کرتے ہوں گے یا میری برائی کرتے ہوں گے خطابی نے ابو عبیدہ سے نقل کیا کہ یہ ممانعت سفر میں ہے نہ کہ حضر اور آبادی میں)

❁❁❁

29-2 عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَأَرْبَعَةٌ قَالَ لَا يَضُرُّكَ.

ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ اگر چار ہوں تو (دو آدمیوں کا سرگوشی کرنا کیسا ہے) آپؓ نے فرمایا کوئی جرم نہیں (اس لیے کہ وہ اکیلا نہیں رہے گا، چوتھے آدمی سے اس کی وحشت رفع ہو جائے گی)۔

❁❁❁

❁❁❁

30. باب إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ

30-1 عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَالِسًا وَعِنْدَهُ غُلَامٌ فَقَامَ

باب: ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا پھر لوٹ کر آیا تو وہ اپنی جگہ کا مستحق ہے۔

سہیل بن ابی صالح سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے پاس بیٹھا تھا وہاں ایک لڑکا بھی

ثُمَّ رَجَعَ فَحَدَّثَ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

تھا وہ اٹھ کر گیا پھر آیا تو میرے باپ نے حدیث بیان کی کہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ جب کوئی شخص کھڑا ہوا اپنی جگہ سے پھر لوٹ کر آئے وہی اس کا (جگہ) مستحق ہے۔

❁❁❁

2-30 عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ.

ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے گرد بیٹھتے پھر آپ ﷺ کھڑے ہوتے لیکن لوٹنے کا ارادہ ہوتا تو اپنی جوتیاں اتار کر رکھ جاتے یا اور کوئی چیز رکھ جاتے، آپ ﷺ کے اصحاب سمجھ جاتے (کہ آپ پھر آئیں گے) وہ ٹھہرے رہتے۔

❁❁❁

❁❁❁

31.باب: كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله تعالى

باب: کسی جگہ آدمی بیٹھے اور وہاں سے اٹھنے تک اللہ کو یاد نہ کرے تو مکروہ ہے

1-31 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی لوگ کسی مقام میں (بیٹھ کر پھر وہاں سے) اٹھ کھڑے ہوں اور اللہ کو یاد نہ کریں (اگرچہ ایک ہی بار سہی تو گویا اٹھے مردہ گدھے کی طرح اور ان کو حسرت ہو گی، قیامت کے روز)

تشریحی نکات

☜ کلام اور خطاب کے دوران اللہ کا ذکر یعنی اس کا نام نہ لیا جائے تو یہ بات بے برکتی کا باعث ہے۔ یہاں ایسی مجلس کا ذکر ہے جس میں اول درمیان یا آخر غرض کسی جگہ بھی اللہ کا نام نہ لیا جائے یا اس کی یاد نہ کی جائے تو ایسی مجلس آدمی کے لیے بے برکتی روزِ قیامت حسرت وندامت کا باعث ہو گی۔

❁❁❁

32.باب: في كفارة المجلس

1-32 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.

❁❁❁

باب: مجلس کے کفارے کا بیان

عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ چند کلمے ہیں جو کوئی ان کو مجلس سے اٹھتے وقت تین بار کہے گا تو وہ کفارہ ہو جائیں گے (ان گناہوں کے جو اس مجلس میں ہوئے) اور اگر نیکی کے یا ذکر الٰہی کی مجلس میں ان کو کہے تو وہ مثل مہر کے خاتمہ ہو جائیں گے جیسے کتاب پر اخیر میں مہر ہوتی ہے وہ کلمات یہ ہیں سبحانك اللهم اخیر تک۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ کفارہ سے مراد گناہوں کو اتارنا ہے اور انہیں ختم کرنا ہے۔ انسان جب بھی کسی مجلس میں وقت گزارتا ہے تو اس سے کئی طرح سے کوتاہیاں ہو جاتی ہیں اگر مجلس کے آخر میں استغفار کیا جائے بالخصوص استغفار کے مذکورہ بالا کلمات ادا کر دیئے جائیں تو مجلس میں سرزد ہونے والے صغیرہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

❁❁❁

33.باب: فِي رَفْعِ الحَدِيثَ مِنَ المَجْلِسِ

33-1 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغْنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ.

❁❁❁

باب: بات لگانا (کسی کی شکایت) منع ہے؟

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی میرے پاس دوسرے صحابی کی طرف سے بات نہ لگائے (اس کی شکایت میں) کیونکہ میں چاہتا ہوں جب تمہارے پاس سے جاؤں تو میرا سینہ صاف ہو (یعنی کسی کی طرف سے میرے دل میں کدورت نہ ہو)۔

❁❁❁

❁❁❁

34.باب: فِي الحَذَرِ مِنَ النَّاسِ

34-1 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْفَغْوَاءِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْتَمِسْ صَاحِبًا قَالَ فَجَاءَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَ فَأَنَا لَكَ صَاحِبٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُوْلَ

باب: لوگوں سے احتیاط کرنا

عبداللہ بن عمرو، عمرو بن فغواء خزاعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو بلایا آپ ﷺ میرے ساتھ کچھ رقم ابوسفیان کے پاس بھیجنا چاہتے تھے، تاکہ وہ تقسیم کرے اس کو مکے میں قریش کے لوگوں کو فتح مکہ کے بعد۔ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی اور ساتھی اپنا ڈھونڈ لے۔ عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے سنا ہے تم مکے کو جانا چاہتے ہو اور ساتھی ڈھونڈتے ہو میں نے کہا

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا قَالَ فَقَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرْهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُوكَ الْبِكْرِيُّ وَلَا تَأْمَنْهُ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَبْوَاءِ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي بِوَدَّانَ فَتَلَبَّثْ لِي قُلْتُ رَاشِدًا فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي حَتَّى خَرَجْتُ أُوضِعُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ قَالَ وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي قَدْ فُتُّهُ انْصَرَفُوا وَجَاءَنِي فَقَالَ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ قَالَ قُلْتُ أَجَلْ وَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ.

ہاں عمرو نے کہا اچھا میں ساتھ چلوں گا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا مجھ کو ساتھ مل گیا ہے آپ نے فرمایا کون شخص ہے؟ میں نے کہا عمرو بن امیہ ضمری آپ ﷺ نے فرمایا جب تو اس کی قوم کے ملک میں پہنچے تو بچ کے جانا (ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی قوم سے سازش کر کے لٹوا دے) کیونکہ ایک شخص کا قول ہے اپنے سگے بھائی سے بے خوف نہ ہونا چاہیے۔ (عمرو بن فغوا نے کہا) پھر ہم نکلے جب ابوا (ایک مقام ہے مکے اور مدینے کے درمیان) میں پہنچے تو عمرو بن امیہ ضمری نے کہا کہ میں ایک ضرورت سے اپنی قوم کے پاس جا رہا ہوں تم میرا انتظار کرنا میں نے کہا اچھا جاؤ راستہ نہ بھولنا جب وہ چلا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کا کہنا یاد آیا میں اپنے اونٹ پر سوار ہوا اور زور سے اس کو بھگاتا ہوا نکلا جب میں اصافر میں پہنچا تو دیکھا کہ عمرو بن امیہ ضمری چند آدمی اپنی قوم کے لیے ہوئے میرے روکنے کو آرہا ہے میں نے اور اونٹ کو بھگایا یہاں تک کہ میں بہت آگے نکل گیا جب اس نے دیکھا کہ وہ مجھے نہیں پا سکتا تو اس کے ساتھی لوٹ گئے اور وہ میرے پاس آکر کہنے لگا مجھے اپنے لوگوں سے کچھ کام تھا میں نے کہا

ہاں ہو گا پھر ہم مکے میں آئے اور میں نے جو مال آنحضرت ﷺ نے مجھ کو دیا تھا ابو سفیان کے حوالے کیا۔

❁❁❁

34-2 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں دھوکہ کھاتا ہے یا نہ دھوکہ کھائے مومن ایک سوراخ سے دوبار۔

❁❁❁

تشریحی نکات

حَذَر بچنے اور احتیاط کرنے کو کہتے ہیں۔ حَذر مِنَ النَّاس لوگوں سے احتیاط کرنا یعنی ان کے مکروفریب سے بچتے رہنا اور ہوشیار رہنا اور ہر کس وناکس پر اعتبار نہ کرنا اور دھوکے میں نہ آنا۔ دوسری روایت میں بھی اس سے متعلق اشارہ دیا گیا ہے کہ بالفرض بتقاضائے بشریت کسی نے ایک مرتبہ دھوکہ دے دیا تو مومن اپنی بصیرت اور عقل سے کام لے تاکہ دوسری دفعہ مکروفریب کے اس جال میں نہ آجائے۔

❁❁❁

35. باب: فِي هَدْيِ الرَّجُلِ

باب: چال کا بیان

35-1 حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَهْوِي فِي صَبُوبٍ.

حسین بن معاذ، عبدالاعلیٰ، سعید، ابوالطفیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا سعید نے کہا کیونکر دیکھا ابوالطفیل نے کہا رسول اللہ ﷺ سفید تھے نمکین جب چلتے تو گویا اتار میں اترتے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- هديُ الرجل سے مراد چلنے کا طریقہ ہے یہاں آپ ﷺ کے چلنے کا انداز ذکر کیا گیا ہے کہ نہایت عاجزانہ چال چلتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متکبرانہ چال سے اکڑ کر چلنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾.

"اور زمین پر اتراتے ہوئے نہ چلو"۔ (بنی اسرائیل: ۳۷)

❁❁❁

36. باب: فِي الرَّجُلِ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

باب: لیٹنے میں ایک پاؤں دوسرے پر نہ رکھے

36-1 عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَضَعَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى زَادَ قُتَيْبَةُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ.

جابرؓ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے سے چت لیٹ کر۔

❁❁❁

36-2 عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا چت لیٹے ہوئے ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھے تھے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- مذکورہ بالا پہلی روایت میں پاؤں پر پاؤں رکھ کر لیٹنے کی ممانعت ہے جبکہ دوسری روایت میں جواز

معلوم ہوتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ ستر کھلنے کا اندیشہ ہو۔ اور اگر ایسا اندیشہ نہ ہو تو اس کا جواز ہے۔ مثلاً اگر تہہ بند وغیرہ باندھا ہو تو اس صورت میں ستر کھلنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے اور اگر شلوار پہنی ہو یا اچھی طرح کپڑا باندھا ہو تو ستر کھلنے کا اندیشہ نہیں ہو سکتا اس لیئے ایسی صورت میں پاؤں پر پاؤں رکھ کر لیٹنا جائز ہے۔

❁❁❁

37.باب:في نقل الحديث

37-1 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوْ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ.

باب: بات آگے نقل کرنا منع ہے

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجلس میں بیٹھے وہ امانت دار ہے (یعنی اس مجلس کی باتیں دوسری جگہ بیان نہ کرے) مگر تین مجلسوں، میں ایک جہاں ناحق خون کیا جائے یا بدکاری کی جائے یا پرایا مال ناحق لوٹ لیا جائے (ایسی مجالس کا حال بیان کر دینا درست ہے تاکہ اور مسلمانوں کو ضرر نہ ہو)۔

❁❁❁

37-2 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا.

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے نزدیک امانت میں بڑی خیانت قیامت کے دن یہ ہو گی کہ مرد اپنی بی بی کے پاس رہے، اور وہ مرد کے پاس رہے، پھر مرد عورت کا راز فاش کرے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- نَقَلَ سے مراد کسی شے، تحریر یا بات کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جانے اور پیوند لگانے اور روایت کرنے اور کاپی کرنے کے ہیں۔ مجلس میں کہی گئی باتیں جو کہ راز ہوں کو افشاء کرنا امانت میں خیانت کے درجہ میں آتی ہیں ماسوائے چند باتوں کے جن کا ذکر پہلی حدیث میں کیا گیا ہے۔ اسی طرح میاں بیوی کا اپنے باہمی تعلقات کا تذکرہ باہر کرنا بھی حرام اور خیانت کے زمرے میں آتا ہے۔

❁❁❁

38.باب:فِي الْقَتَّاتِ

38-1 حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

❁❁❁

باب : چغل خور کا بیان

مسدد اور ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم، ہمام، حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- قَتٌّ کے معنی پھیلانا، چغل خوری کرنا، جھوٹ بولنا، چپکے سے پیچھے پیچھے جانا ہیں۔
- قَتَّاتٌ اس آدمی کو کہا جاتا ہے جو پوشیدہ ہو کر لوگوں کی باتیں سنے اور دوسروں کو مطلع کردے۔

❁❁❁

39. باب: فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

باب : دورخے کا بیان

1-39 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب لوگوں میں برا شخص وہ ہے جو دو منہ رکھتا ہے۔ اِن لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور اُن لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- ذِي الْوَجْهَيْنِ سے مراد ایسا آدمی ہے جس کے دو رخ ہوں۔ ایک پارٹی کے پاس جا کر ایک قسم کی بات کرے اور دوسری پارٹی کے پاس دوسری قسم کی بات کرے، یا دونوں مخالفین سے اپنی جگہ کہے کہ میں تمہاری طرف ہوں۔
- بعض محدثین نے اس سے مراد منافق کو لیا ہے کفار کے سامنے جاتے ہیں تو انہیں اپنی دوستی اور وفاداری کا یقین دلاتے ہیں اور مسلمانوں کے سامنے چہرے کا دوسرا رخ رکھتے ہیں اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

❁❁❁

40. باب: فِي الْغِيبَةِ

باب: غیبت کا بیان

1-40 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! غیبت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کا ذکر کرنا اس طرح سے کہ (اگر وہ ہو) تو اس کو ناگوار ہو۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو جو ذکر کروں (تو اس کو غیبت کہیں گے یا نہ کہیں گے؟) آپ نے

فرمایا: اگر اس میں وہ عیب ہے جب ہی تو غیبت ہے اور جو اس میں وہ عیب نہ ہو تو، تو نے بہتان کیا اس پر (جو غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے۔)

❁❁❁

2-40 عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الِاسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ.

سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب زیادتیوں سے زیادہ زیادتی یہ ہے کہ کسی مسلمان کی عزت لیوے ناحق۔

❁❁❁

3-40 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ.

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس رات میں آسمان پر گیا تو میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے منہ اور سینے اس سے نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزت لیتے تھے (گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا ہے)۔

❁❁❁

4-40 عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلْ الْإِيمَانُ

ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے وہ لوگو جو زبان سے ایمان لائے اور دلوں میں ان کے ایمان نہیں

قَلْبَهُ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ. تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ.

گیا مت غیبت کرو مسلمانوں کی اور مت پیچھے پڑو ان کی عزتوں کے کیوں کہ جو کوئی کسی کی عزت کے پیچھے پڑے گا تو اللہ اس کی عزت کے پیچھے پڑ جائے گا اور جس کی عزت کے پیچھے اللہ پڑ جائے گا تو وہ رسوا کرے گا اس کو اسی کے گھر میں، (یعنی باہر جانا ضرور نہیں اگر وہ چھپ کر گھر میں بیٹھا رہے گا، تب بھی رسوا ہو جائے گا)۔

❁❁❁

40-5 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهُ وَعِرْضُهُ وَدَمُهُ حَسْبُ امْرِئٍ مِنْ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا مال اور اس کی عزت اور اس کا خون۔ اور کافی ہے آدمی میں اتنی برائی کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

غِیبَۃٌ: عیب بیان کرنا، پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا، پیٹھ پیچھے دوسرے کی وہ کمزوری بیان کرنا جو واقعتاً اس میں موجود ہو۔ جس آدمی کی غیبت کی جاتی ہے وہ موقع سے غیر حاضر ہونے کی وجہ سے اپنا دفاع نہیں کر سکتا علاوہ ازیں غیبت میں دوسرے کی تذلیل و تحقیر کا پہلو ہے اور کسی مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کی تحقیر کرنی ناجائز و حرام ہے۔

قرآن مجید میں غیبت کی نہایت سخت ممانعت وتنبیہ آئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾

"دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے"۔ (الحجرات: ۱۲)

❁❁❁

41. باب: اَلرَّجُلُ يَذُبُّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ

باب: ایک شخص اپنے بھائی کی طرف سے بولے اس کی عزت بچانے کو

41-1 عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أُرَاهُ قَالَ بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ.

معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بچایا کسی مسلمان کو کسی منافق سے (یعنی منافق نے اس کی غیبت کی اور اس نے اس کے کلام کو رد کیا اور منافق کو سزا دی) تو اللہ قیامت کے روز ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس کے گوشت کو جہنم سے بچائے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر تہمت کرے عیب لگانے کو تو اللہ جل جلالہ اس کو روک رکھے گا، جہنم کے پل پر جب تک کہ اس کی سزا پوری نہ ہو۔

❁❁❁

41-1 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبَا طَلْحَةَ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ امْرِئٍ

جابر بن عبداللہ اور ابوطلحہ بن سہلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی کسی مسلمان کو ذلیل کرے ایسے مقام پر کہ اس کی

يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنْ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ.

عزت جاتی رہے یا اس کی آبرو گھٹ جائے تو اللہ اس کو ذلیل کرے گا ایسے مقام میں جہاں وہ اس کی مدد چاہے گا۔ اور جو کوئی شخص مدد کرے کسی مسلمان کی ایسے مقام میں جہاں اس کی عزت گھٹتی ہو یا آبرو جاتی ہو تو اللہ جل جلالہ اس کی مدد کرے گا ایسے مقام میں جہاں وہ اس کی مدد چاہے گا (یعنی قیامت کے روز)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- گزشتہ ابواب میں غیبت، چغلی، اور دورخے پن کی ممانعت کا ذکر تھا کیونکہ اس سے دوسرے مسلمان کی عزت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس باب میں اس بات کا ذکر ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی مسلمان بھائی کے بارے میں ایسا کرے تو دوسرے آدمی کو چاہئے کہ مسلمان کی عزت و آبرو بچانے کے لیے بولے یا کسی بھی طرح سے کردار ادا کرے۔
- يَذُبُّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ یعنی اپنے بھائی کی عزت بچانے کے لیے دوسرے (تذلیل کرنے والے) کو روکے۔ ذِبٌّ کے معنی روکنے اور دفع کرنے کے ہیں خواہ زبان سے روکے یا طاقت سے۔
- "عِرْضٌ" کے معنی عزت و آبرو ہیں۔

❁❁❁

42. باب: مَنْ لَيْسَتْ لَهُ غِيبَةٌ

اس شخص کا بیان جس کی غیبت غیبت نہیں ہے۔

1-42 عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ

جندب سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کا پاؤں باندھ دیا پھر

الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقُوْلُوْنَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيْرُهُ أَلَمْ تَسْمَعُوْا إِلَى مَا قَالَ قَالُوْا بَلَى.

مسجد میں گیا تو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو اپنے اونٹ کے پاس آیا، اور اس کو کھول دیا پھر اس پر سوار ہوا، پھر آواز دی یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد پر اور کسی پر رحم نہ کر۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کیا کہتے ہو یہ اعرابی زیادہ احمق ہے یا اس کا اونٹ کیا تم نے سنا نہیں اس نے کیا کہا؟ صحابہ نے کہا کیوں نہیں سنا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب میں یہ بتلایا گیا ہے کہ کسی مصلح (اصلاح کرنے والے) کا دوسروں کی غلطی کو اس لیے بتانا تاکہ لوگ اس غلطی سے اجتناب کریں یا کسی آدمی کے شر سے لوگوں کو بچانے کی خاطر دوسرے کی غلطی کو واضح کرنا غیبت کے زمرے میں نہیں آتا۔
- هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيْرُهُ. "وہ زیادہ احمق ہے یا اس کا اونٹ"۔ دراصل یہ اس بدو کی نہایت درجہ احمقانہ بات کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

❁❁❁

43. باب: فِي التَّجَسُّسِ

ٹوہ لگانے کی ممانعت

1-43 عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّكَ إِنْ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ.

معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے اگر تو لوگوں کے پردوں (چھپے ہوئے عیب) کو دیکھے گا (اور ان کے عیبوں کی ٹوہ لگائے گا) تو اور ان

کو بگاڑ دے گا یا بگاڑنے کے قریب کر دے گا (کیونکہ جب ان کا راز فاش ہو جاوے گا تو وہ کھلم کھلا گناہ کریں گے اب تو شرم سے چھپ کر کرتے ہیں)۔

❁❁❁

43-2 عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ.

ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حاکم جب گمان پر عمل کرے گا (اور شرعی ثبوت کو چھوڑ دے گا) تو لوگوں کو بگاڑ دے گا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

"تَجَسُّس" سے مراد کھوج لگانا ہے اور کسی کی بات یا عیب کو تلاش کرنا ہے۔ نبی کے علاوہ وہ کون سا بشر ہے جو عیب سے مبرا ہو۔ اگر لوگوں کے عیبوں کو باقاعدہ تلاش کیا جائے تو تمام لوگ ہی مجرم قرار پائیں گے۔ شریعت نے اس سے روکا ہے کہ لوگوں کے عیب نہ تلاش کئے جائیں۔ ہاں! جو علانیہ برائی کا مرتکب ہو تو اس کو سزا دی جائے۔

❁❁❁

44. باب: فِي السَّترِ عَلَى الْمُسْلِم

مسلمان کے عیب کو چھپانا بہتر ہے

44-1 عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً.

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی کسی کے عیب کو دیکھے پھر اس کو چھپاوے تو گویا اس نے زندہ کر دیا اس لڑکی کو جو زندہ قبر میں دفن کی گئی ہے۔

❁❁❁

44-2 عَنْ دُخَيْنٍ كَاتِبَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

دخین سے روایت ہے، جو عقبہ بن عامرؓ کے

قَالَ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِنَّ جِيرَانَنَا هَؤُلَاءِ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَإِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَأَنَا دَاعٍ لَهُمْ الشُّرَطَ فَقَالَ دَعْهُمْ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى عُقْبَةَ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ إِنَّ جِيرَانَنَا قَدْ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمْ الشُّرَطَ قَالَ وَيْحَكَ دَعْهُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ لَيْثٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ عِظْهُمْ وَتَهَدَّدْهُمْ.

منشی (سیکریٹری) تھے کہ ہمارے ہمسائے میں کچھ لوگ رہتے تھے جو شراب پیا کرتے تھے میں نے ان کو منع کیا وہ باز نہ آئے۔ میں نے عقبہ بن عامر سے کہا کہ ہمارے سارے ہمسائے شراب پیتے ہیں اور میں نے ان کو منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے اب میں ان کے لیے کوتوال کو بلاؤں گا۔ عقبہ نے کہا نہیں جانے دو پھر میں نے دوبارہ عقبہ سے کہا کہ ہمارے ہمسایوں نے شراب پینا نہ چھوڑی اور میں نے منع کیا وہ باز نہ آئے اب میں کوتوالکو اطلاع کروں گا عقبہ نے کہا خرابی ہو تیری چپ رہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے پھر بیان کیا اسی حدیث کو جو اوپر گذری ابوداؤد نے کہا کہ ایک روایت میں یہ ہے کہ عقبہ نے کہا کوتوال کو اطلاع مت کر لیکن ان کو نصیحت کر اور ڈرا (کہ اگر تم نہ مانو گے تو میں کوتوال کو خبر کر دوں گا)۔

تشریحی نکات

- گزشتہ باب میں جستجو اور کوشش کر کے کسی کے عیب تلاش کرنے کی ممانعت آئی تھی۔ اس باب میں اس کا ذکر ہے کہ اگر اتفاق سے کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اس کو ظاہر کرنا اور ڈھنڈورا پیٹنا بھی منع ہے۔ ہاں! اگر کسی کی برائی یا عیب سے امت مسلمہ یا معاشرہ میں مفسدہ و فتنہ پیدا ہوتا ہو تو ایسے عیب کو ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

یونٹ نمبر ④

کتاب الآداب (II)

یونٹ نمبر 4-

کتاب الآداب (II)

یونٹ کا تعارف

اس یونٹ میں مثالی اسلامی معاشرے کے قیام سے متعلق آداب کا ذکر ہے۔ مثالی اسلامی معاشرہ وہ ہے جس میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ اگرچہ ایک کا رنگ، نسب، علاقہ اور زبان دوسرے سے جدا ہی کیوں نہ ہو۔ ہر بھائی دوسرے کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور دوسرے کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ اس عمل کو مواخاۃ کا نام دیا گیا ہے۔

بھائی چارے کی یہ فضا ہمارے معاشرے میں کیسے قائم ہو سکتی ہے؟ اس کی طرف رہنمائی کے لئے اس یونٹ کا بغور مطالعہ کیجئے اور نتائج پر بھرپور غور حوض کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مثالی اسلامی معاشرے کی نعمت عطا فرمائے۔ آمین!

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ درج ذیل موضوعات پر مفصل بحث کرنے کے قابل ہو جائیں گے :

⇦ مواخاۃ سے کیا مراد ہے ؟

⇦ مواخاۃ کا قیام کیسے ممکن ہے ؟

⇦ مواخاۃ کی ترقی کے عوامل کون سے ہیں ؟

⇦ مواخاۃ کی راہ میں کون سی رکاوٹیں ہیں ؟ اور انہیں کیسے دور کیا جا سکتا ہے ؟

⇦ عہدِ حاضر میں مواخاۃ کے قیام کی صورتیں کس طرح ممکن ہو سکتی ہیں ؟

45. باب: المؤاخاة

45-1 عَنْ سالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَإِنَّ اللَّهَ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

❁❁❁

باب: بھائی چارے کا بیان

سالم نے اپنے ولد سے روایت کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو مصیبت میں چھوڑ دے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں ہو گا تو اللہ اس کے کام میں ہو گا، اور جو کسی مسلمان کی سختی دور کرے تو اللہ قیامت کے روز اس کی ایک سختی دور کر دیگا اور جو مسلمان کے غیب کو چھپا دے اللہ اس کے عیب کو چھپا دے گا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

گزشتہ ابواب کی ترتیب پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ امام ابوداوٗدؒ نے انہیں ایک خاص مقصد کے تحت جمع کیا ہے اور وہ مقصد ہے پر امن اسلامی معاشرے کا قیام۔ اسلامی معاشرے میں امن وآشتی کے قیام کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک فرد دوسرے فرد اور ایک قوم دوسری قوم کے حقوق کا خیال رکھے۔ پھر یہ بتایا گیا کہ ایک دوسرے کی برائیوں کو بیان نہ کیا جائے۔ کوئی دوسرا ایسا کرے تو اسے روکنا چاہئے۔ اس کے بعد تجسس کی ممانعت ذکر کی گئی ہے۔ بعد ازاں یہ ہدایات دی گئیں کہ اگر کسی کو کسی کا عیب از خود معلوم ہو بھی جائے تو بہتر یہ ہے کہ ان عیوب پر پردہ ڈال دیا جائے اور اگر کسی مسلمان کے سامنے دوسرے مسلمان کی تذلیل کی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا دفاع کرے۔ اس باب میں مثالی اسلامی معاشرے کا ذکر ہے جو کہ اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس معاشرے میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ ایک بھائی کو دوسرے بھائی کے حقوق بھی پورے کرنے چاہئیں۔ مصیبت میں اس کے کام آنا

چاہیئے۔ اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیئے۔ یہ وہ درجہ ہے جو اسلامی معاشرے کے قیام کے حوالے سے اسلام کا مطلوب ہے۔

❁❁❁

46. باب: الِاسْتِبَابِ

46-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ.

❁❁❁

گالی گلوچ دینے کا بیان

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو آدمی گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ اس پر ہوتا ہے جس نے شروع کی جب تک زیادتی نہ کرے دوسرا اگر وہ زیادتی کرے تو زیادتی کا گناہ اسی پر ہوگا۔

❁❁❁

❁❁❁

47. بَاب فِي التَّوَاضُعِ

47-1 عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ.

❁❁❁

باب: تواضع کا بیان

عیاض بن حمارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھ تک وحی بھیجی کہ عاجزی کرو یہاں تک کہ کوئی دوسرے پر زیادتی نہ کرے، نہ ایک دوسرے پر فخر کرے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ تَوَاضُع کے معنی ہیں عاجزی وانکساری کرنا، یہ ضد ہے تکبر کی۔ اگر یہ صفت (تواضع) انسان میں پیدا ہو جائے تو نہ تو وہ کسی پر زیادتی کرتا ہے اور نہ ہی فخر و تکبر میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایک روایت

میں یہ بھی آتا ہے کہ:

((مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ)).

جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرے گا اللہ اسے بلند کرے گا“۔

❁❁❁

48.باب فِي الاِنتِصَار

بدلہ لینے کا بیان

1-48 عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَعَ رَجُلٌ بِأَبِي بَكْرٍ فَآذَاهُ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّانِيَةَ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّالِثَةَ فَانْتَصَرَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ حِينَ انْتَصَرَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَجَدْتَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ.

سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے پاس آپ کے صحابہ بھی بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص نے ابوبکر کو برا کہا اور ان کو ایذا دی۔ ابوبکر چپ ہو رہے۔ پھر اس نے ایذا دی۔ پھر ابوبکر چپ ہو رہے۔ پھر اس نے چھیڑا تو ابوبکر نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر کے جواب دیتے ہی۔ ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھ پر غصے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ اترا وہ تیرے برا کہنے والے کو جھٹلا رہا تھا، جب تو نے جواب دیا تو شیطان آن پڑا پھر جب شیطان آن پڑا تو میں بیٹھنے والا نہیں۔

❁❁❁

2-48 عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُ عَنْ الِانْتِصَارِ وَلَمَنْ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ

ابن عون سے روایت ہے کہ میں انتصار کے معنی پوچھتا تھا اس آیت میں ”وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيْلٍ“ تو حدیث

زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ امْرَأَةِ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَجَعَلَ يَصْنَعُ شَيْئًا بِيَدِهِ فَقُلْتُ بِيَدِهِ حَتَّى فَطَّنْتُهُ لَهَا فَأَمْسَكَ وَأَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقَحَّمُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَنَهَاهَا فَأَبَتْ أَنْ تَنْتَهِيَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ سُبِّيهَا فَسَبَّتْهَا فَغَلَبَتْهَا فَانْطَلَقَتْ زَيْنَبُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَقَعَتْ بِكُمْ وَفَعَلَتْ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَ لَهَا إِنَّهَا حِبَّةُ أَبِيكِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَانْصَرَفَتْ فَقَالَتْ لَهُمْ أَنِّي قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لِي كَذَا وَكَذَا قَالَ وَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ.

بیان کی مجھ سے علی بن زید بن یدمان نے اپنے باپ کی بی بی ام محمد سے لوگ کہتے تھے کہ وہ ام المومنین کے پاس جایا کرتیں تھیں۔ (ام المومنین عائشہؓ) نے کہا رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور زینب بنت جحش (دوسری بی بی آپ ﷺ کی) ہمارے پاس بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے مجھے چھیڑنے لگے (جیسے خاوند اپنی جورو سے کیا کرتے ہیں) میں نے آپ ﷺ کو ہاتھ کے اشارے سے جتا دیا کہ زینب بنت جحش بیٹھی ہیں تو آپ ﷺ رک گئے اور زینت آکر عائشہ کو برا کہنے لگیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو منع کیا انہوں نے نہ مانا تو تب آپ ﷺ نے عائشہ سے کہا تم بھی ان کو برا کہو۔ حضرت عائشہ نے بھی ان کو برا کہنا شروع کر دیا اور لڑائی میں ان پر غالب آئیں تو زینت حضرت علی کے پاس گئیں اور ان سے کہا حضرت عائشہ نے تم کو برا بھلا کہا اور ایسا کیا ایسا (زینب بنی ہاشم میں سے تھیں اور علی بھی بنی ہاشم سے تھے اس لیئے زینب نے ان سے شکایت کی) پھر فاطمۃ الزہرا تشریف لائیں آنحضرت ﷺ کے پاس (حضرت عائشہ کی شکایت کرنے کو کہ انہوں نے بنی

ہاشم کو برا کہا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ تیرے باپ کی چہیتی ہیں۔ قسم ہے رب کعبہ کی (یعنی گو انہوں نے قصور کیا ہو مگر تم درگزر کرو اس خیال سے کہ تمہارے باپ ان سے محبت رکھتے ہیں) یہ سن کر حضرت فاطمہؓ تشریف لے گئیں اور بیان کیا ان سے کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا آپ ﷺ نے ایسا فرمایا پھر حضرت علی تشریف لائے آنحضرت ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ سے اس بارے میں گفتگو کی۔

❁❁❁

❁❁❁

تشریحی نکات

- اِنتصارُ کے معنی بدلہ لینے کے ہیں۔ پہلی روایت میں اعلیٰ درجہ کا بیان ہے کہ دوسرے کی غلطی یا ایذاء پر آدمی برداشت کرے اس کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔ دوسری روایت میں امہات المومنین کی باہمی نوک جھونک کا تذکرہ ہے۔ اور اس باب کا بیان ہے کہ اگرچہ بدلہ لیا جا سکتا ہے لیکن بدلہ لینے میں یہ خیال رہے کہ دوسرے سے اتنا ہی بدلہ لیا جائے جتنی اس نے زیادتی کی ہے۔ حد سے زیادہ بڑھنا بھی ناجائز ہے۔

❁❁❁

49.باب النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْمَوْتٰى

باب: مردوں کو برا کہنا منع ہے

1-49 عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوْا مَحَاسِنَ

ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کرو اور

مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ.

ان کی برائیاں مت بیان کرو۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- سَبُّ الْمَوْتٰی یعنی مردوں کو گالی دینا یا برا کہنا۔
- گزشتہ تین ابواب سے قبل ایک دوسرے کو گالی دینے اور برا بھلا کہنے کی ممانعت آئی تھی۔ اس باب میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ زندہ تو زندہ مردوں کو بھی برا نہیں کہنا چاہیئے بلکہ ان کی اچھائیوں کا تذکرہ کرنا چاہیئے۔

❁❁❁

50. باب فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَغْيِ

باب: شرارت اور تکبر کا بیان

50-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ أَقْصِرْ فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهَذَا الْمُجْتَهِدِ أَكُنْتَ بِي عَالِمًا أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي

ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں دو شخص تھے برابر۔ ایک تو (دن رات) گناہ کیا کرتا دوسرا عبادت کیا کرتا تھا۔ ہمیشہ عبادت کرنے والا دوسرے شخص کو گناہ کرتے دیکھتا اور کہتا باز رہ۔ وہ بولا تو چھوڑ دے مجھ کو میرے پروردگار کے ساتھ کیا تو میرا نگہبان ہو کر آیا ہے وہ بولا قسم خدا کی اللہ تجھے نہ بخشے گا یا تجھے جنت میں نہ لے جاوے گا پھر دونوں مر گئے اور ان کی روحیں ایک ساتھ پروردگار کے پاس گئیں پروردگار نے عبادت کرنے والے سے کہا کیا تو میرا حال جانتا تھا، یا

قَادِرًا وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اذْهَبْ فَادْخُلْ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ.

میرے اوپر اختیار رکھتا تھا (جو تو نے کہہ دیا اللہ اس کو نہ بخشے گا یا جنت میں نہ دے گا کیا جنت دوزخ تیرے اختیار میں ہے) پھر گنہگار سے کہا جا تو جنت میں جا میری رحمت سے اور عبادت کرنے والے سے کہا اس کو جہنم میں لے جاؤ۔ ابوہریرہؓ نے کہا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی بات کہی جس سے اس کی دنیا اور آخرت دونوں بگڑ گئیں۔

❁❁❁

2-50 عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ تَعَالَى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ.

ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی گناہ اس سزا کے لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والے کو دنیا میں عذاب دیوے سوا اس عذاب کے جو آخرت میں اس کے لیے رکھ چھوڑا ہے شرارت اور تکبر اور ناتا توڑنے سے زیادہ (یعنی سب گناہوں سے زیادہ اس سزا کے لائق یہی دو گناہ ہیں)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ "بغی" کے معنی نافرمانی، شرارت کے ہیں۔ ظلم اور تکبر کے معنی بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔
اپنی عبادات وطاعات پر تکبر کرنا اور دوسروں کو گناہ گار سمجھ کر نیچا کہنا یا گناہ گار کو جہنمی کہنا بہت

بڑا گناہ ہے۔ صرف وہ آدمی جس کی موت کفر پر ہوتی ہے سے متعلق ہمیں یقین ہے کہ وہ جہنم میں جائے گا۔ علاوہ ازیں کتنا ہی بڑا گناہگار کیوں نہ ہو ہمیں معلوم نہیں کہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیا سلوک کرے گا۔ اس کے گناہ بخش دے تو وہ غفور الرحیم ہے اگر سزا دے تو بھی قادر مطلق ہے ایسا کر سکتا ہے۔

❁❁❁

51.باب فِي الحَسَدِ

باب : حسد کا بیان

51-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم حسد سے، کیوں کر حسد کھا لیتا ہے نیکیوں کو جیسے آگ کھا لیتی ہے لکڑی کو یا گھاس کو۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- حَسَدٌ سے مراد ہے ہونسنا اور جلنا۔ حسد یہ ہے کہ دوسرے کے پاس کوئی نعمت دیکھے تو دِل جلے یعنی پریشان ہو اور یہ تمنا کرے کہ اس کی یہ نعمت اس سے چھن کر میرے پاس آجائے۔

❁❁❁

52.باب فِي اللَّعْنِ

باب : لعنت کرنے کا بیان

52-1 عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتْ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا

ابوالدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب کسی کو لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے اس کے جاتے ہی آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں تو وہ زمین پر اترتی ہے۔ زمین کے دروازے بند ہو جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں گھوما کرتی ہے

رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا.

جب کوئی راستہ نہیں پاتی تو اس طرف جاتی ہے جو لعنت کے لائق ہے اور اگر وہ لعنت کے لائق نہیں ہوتا تو کہنے والے پر لوٹ آتی ہے۔

❁❁❁

52-2 عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ وَلَا بِالنَّارِ.

سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت لعنت کیا کرو اللہ کی لعنت سے نہ اس کے غصے سے نہ جہنم سے (یعنی کسی کو یوں نہ کہو تجھ پر اللہ کی لعنت (پھٹکار) یا اس کا غضب ہو)۔

❁❁❁

52-3 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ.

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں ایک شخص کی چادر ہوا نے اڑادی تو اس نے لعنت کی ہوا پر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت لعنت کر ہوا پر کیوں کہ وہ تابع فرمان ہے (یعنی ہوا کا کیا قصور ہے وہ تو اپنے مالک کے حکم کے موافق تیز اور دھیمی ہوتی ہے) اور بے شک جو کوئی لعنت کرے گا کسی چیز پر جو لعنت کے لائق نہیں تو وہ لعنت اسی پر لوٹ جائے گی۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ "لَعَن" کے معنی ہیں ہانک دینا، بھلائی سے محروم کر دینا، ذلیل کرنا۔

لعنت اللہ کی رحمت سے محرومی اور دوری کو بھی کہتے ہیں۔ کسی پر لعنت بھیجنا جبکہ وہ اس کا اہل نہ ہو، حرام ہے اور جس پر لعنت بھیجی جائے اگر وہ لعنت کا مستحق نہیں تو اس لعنت کی نحوست و بے برکتی اس آدمی کو گھیر لیتی ہے جس نے لعنت بھیجی۔

۞۞۞

53. باب في هِجْرَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ

باب: اپنے بھائی کی ملاقات چھوڑ دینا (خفا ہو کر) کیسا ہے؟

53-1 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ.

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بغض (دشمنی) رکھو ایک دوسرے سے نہ حسد کرو ایک دوسرے سے نہ پیٹھ دکھاؤ ایک دوسرے کو، (یعنی ملاقات چھوڑ کر) اور ہو جاؤ اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی۔ اور نہیں درست ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کا تین دِن سے زیادہ۔

۞۞۞

53-2 عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں درست ہے، مسلمان کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کا تین دن سے زیادہ اس طور سے کہ جب سامنا ہو تو یہ اس سے پھر جائے وہ اس سے پھر جائے اور بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

۞۞۞

3-53 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو درست نہیں ہے چھوڑ دینا اپنے بھائی کا تین دن سے زیادہ جو شخص چھوڑ دے گا تین دن سے زیادہ پھر مر جائے گا تو جہنم میں جائے گا۔

53-4 عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ.

ابو خراش سلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جو شخص اپنے بھائی کو چھوڑ دے ایک سال تک تو گویا اس کو قتل کیا (یعنی گناہ میں قریب قریب ہیں حدیثیں زجر اور تشدید کے طور پر ہیں۔

53-5 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ فَيُغْفَرُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھولے جاتے ہیں جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کو، پھر بخش دیا جاتا ہے ان دونوں دنوں میں ہر ایک بندہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، مگر وہ بندہ جو اپنے بھائی سے بغض رکھتا ہو (بخشا نہیں جاتا) اور کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو جب تک کہ مل جاویں۔

تشریحی نکات

☜ هِجْرَةٌ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا یا دور ہو جانے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ گزشتہ ابواب میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ ایک مہذب معاشرہ کے قیام کے لیے اخوت وبھائی چارہ، ایک دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا اور باہمی عزت واحترام ضروری ہے لیکن بشری تقاضا ہے کہ بہت سے لوگ جب اکٹھے رہتے ہوں تو ان میں باہمی ناراضگی اور دوری بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو اس ناراضگی کو مستقل نہیں رکھنا چاہیے بلکہ تین دن سے کم میں ختم کر دینا چاہیے۔ مذکورہ حدیث میں بہت واضح ہے کہ جو اس ناراضگی کو ختم کرنے میں پہل کرے گا وہ معاشرہ کا بہتر اور اچھا فرد ہے اور اس کے لیے زیادہ اجر وثواب ہے۔ البتہ کفار اور اہل بدعت یا وہ لوگ جن کی مجلسوں میں شعائر اسلام کا مذاق اڑایا جائے ان سے دور رہنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ایسے لوگوں سے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔

اس حکم کی تفصیل کے لیے قرآن کی تفسیر ملاحظہ ہو سورۃ النساء : ۱۴۰ الانعام : ۶۸، اور ہود : ۱۱۳

❁❁❁

54.باب في الظَّنِّ

باب : بدگمانی کرنا برا ہے

1-54 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیوں کہ بدگمانی پرلے سرے کا جھوٹ ہے اور نہ ٹوہ لگاؤ نہ تفتیش کرو۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ لَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا: تَحَسَّس اور تَجَسَّس بعض شارحین کے نزدیک ہم معنی الفاظ ہیں۔

بعض کے نزدیک جاسوسی یہ ہے کہ دوسروں کے لیئے ٹوہ لگائے اور جاسوسی یہ ہے کہ خود اپنے لیئے ٹوہ لگائے وغیرہ (لغات الحدیث)۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۞ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ ۞﴾ (الحجرات: ۱۱-۱۲)

نوٹ: اردو کی کسی معروف تفسیر کا مطالعہ کیجئے اور آیات کا متن، ترجمہ اور شرح نوٹ کر لیجئے۔

❁❁❁

55باب في النَّصِيْحَةِ

1 . 55عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ.

خلوص (دِل سے خیر خواہی) کا بیان

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان آئینہ ہے دوسرے مسلمان کا اور مسلمان بھائی ہے دوسرے مسلمان کا۔ روکے نقصان اس کا اور حفاظت کرے اس کی اس کی پیٹھ پیچھے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

النَّصِیْحَةُ سے مراد یہاں خیر خواہی ہے۔ اس حدیث کے مضامین تفصیل سے پہلے ابواب میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ البتہ ایک چیز نئی ہے وہ یہ ہے کہ اَلْمُومِنُ مِرآۃُ الْمُوْمِنِ 'ایک مومن

دوسرے مومن کے لیے آئینہ ہے' جیسے آئینہ انسان کو اس کی خوبصورتی اور بدصورتی بتا دیتا ہے اسی طرح ایک مومن بھی دوسرے مومن کو اس کے عیوب وصواب (اچھی اور بری باتیں) بتا دیتا ہے۔ نیکیوں پر اسے سراہتا ہے اور غلطیوں پر اس کی اصلاح کرتا ہے۔

❁❁❁

56. باب في إصلاح ذات البين

میل جول کرادینا

56-1 عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ

ابوالدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو بتاؤں وہ بات جو بہتر ہے درجے میں روزے اور نماز اور زکوٰۃ سے لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا میل جول کرا دینا آپس میں۔ آپس کی لڑائی اور پھوٹ مونڈنے والی ہے۔

❁❁❁

56-2 عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنْ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ وَالرَّجُلُ يَقُولُ فِي الْحَرْبِ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ

ام کلثوم بنت عقبہ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں سنا رسول اللہ ﷺ کو اجازت دیتے ہوئے جھوٹ بولنے کی مگر تین مقاموں میں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے میں جھوٹا نہیں جانتا اس شخص کو جو صلح کرادے لوگوں میں کوئی بات بنا کہ کہہ دے جس سے ملاپ کرادینا منظور ہو یا لڑائی میں کوئی بات بنا کر کہے (جس سے دشمن گھبرائے اور مسلمانوں کی قوت ہو

تُحَدِّثُ زَوْجَهَا.

مثلاً اپنی شوکت بیان کرے اور کافروں کی قلت اور بے سروسامانی یا نامردی) یا خاوند اپنی بیوی سے کہے یا بیوی اپنے خاوند سے کہے (ایک دوسرے کی محبت سے)۔

تشریحی نکات

"بَیْن" کے معنی جدائی اور دوری کے بھی ہیں اور ملاپ کے بھی۔ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ سے مراد باہم میل ملاقات کروانے کے ہیں یعنی دو آدمیوں کے درمیان کسی وجہ سے جدائی یا ناراضگی ہو تو ان کی دوری اور جدائی کو ختم کر دینا اور انہیں باہم ملا دینا۔ گزشتہ دو ابواب میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ باہمی ناراضگی کو مستقل دوری کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے بلکہ فریقین کو آپس میں جلد صلح کر لینی چاہئے یہاں اس طرف اشارہ ہے کہ اس نیک کام میں معاشرے کے دوسرے افراد کی ذمہ داری بھی ہے یعنی دوسرے لوگوں کو چاہئے کہ دو آدمیوں یا دو قبیلوں کی باہمی ناراضگی کو دور کرنے میں کردار ادا کریں۔ قرآن مجید میں بھی ارشاد ہوا ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

"مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں، اپنے بھائیوں کے درمیان تم صلح کرواؤ"۔ (الحجرات: ۱۰)

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾

— "اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ"۔ (الحجرات : ۹)

نوٹ: اردو کی کسی مستند تفسیر کا ملاحظہ کیجئے اور مذکورہ آیات کی شرح نوٹ کر لیجئے۔

باب کی آخری روایت میں تین مواقع کا ذکر ہے جہاں جھوٹ بولنا بھی جائز ہے۔ بعض علماء نے اس کو ظاہر معنوں پر محمول کرتے ہوئے ان مواقع پر واضح جھوٹ بولنے کو درست قرار دیا ہے۔ بعض دوسرے علماء کے نزدیک واضح جھوٹ بولنا پھر بھی جائز نہیں بلکہ یہاں مراد ایسی بات کرنا ہے کہ کرنے والا کچھ اور سننے والا کچھ سمجھے۔ مثلاً ہجرتِ مدینہ کے وقت جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی سواری پر رسول اللہ ﷺ کو بٹھایا ہوا تھا ایک آدمی نے جب ان کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں تو آپؓ نے جواب دیا کہ رَجُلٌ یَّھْدِیْنِي السَّبِیْلَ کہ یہ آدمی مجھے راستہ بتلانے والا ہے۔ اس کے دونوں مطالب ہیں کہنے لے نے اس سے مراد نبی ورسول لیا اور سننے والے نے یہ سمجھا کہ اس سے راستے سمجھانے والا یعنی گائیڈ مراد ہے۔

❁❁❁

یونٹ نمبر ⑤

کتاب الآداب (III)

یونٹ نمبر 5-

کتاب الآداب (III)

یونٹ کا تعارف

ایک مہذب معاشرے کے قیام کے لیئے ضروری ہے کہ اس معاشرہ کا ہر فرد تربیت یافتہ و مہذب ہو۔ معاشرہ افراد ہی سے بنتا ہے۔ افراد کو آداب حسنہ سے مزین کیئے بغیر معاشرہ کو مہذب، متمدن بنانے کی سوچ خام خیالی کے سوا کچھ اور نہیں۔ افراد کی تربیت و اصلاح کے لیے اس یونٹ میں سنت سے اخذ کردہ بہت کچھ مواد موجود ہے۔

امید ہے کہ اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اپنی اور دوسروں کی تربیت واصلاح کے لیئے بہت استفادہ کر سکیں گے۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

- ⇦ شخصی آداب سے واقف ہو سکیں۔
- ⇦ ان اخلاق و آداب سے واقفیت حاصل کر سکیں۔ جن کو اختیار کرنے کی تاکید و تلقین کی گئی۔
- ⇦ ان اخلاقی اقدار سے واقف ہو سکیں جن سے اجتناب کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔
- ⇦ ان حقوق وذمہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں جو ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے ذمہ ہیں۔

57. باب في الغناء

57-1 عَنْ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنَ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ بُنِيَ بِي فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِدُفٍّ لَهُنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي الْغَدِ فَقَالَ دَعِي هٰذِهِ وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ.

باب : گانے کا بیان

ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس رات کی صبح کو جس رات میں اپنے خاوند کے پاس رہی (یعنی شادی کی صبح کو) تو آپ ﷺ بیٹھ گئے میرے بچھونے پر جیسے تو بیٹھا ہے میرے پاس (یہ خطاب ہے خالد بن زکوان کی طرف جو روایت کرتا ہے اس حدیث کو ربیع سے) پھر ہمارے یہاں کی چھوکریوں نے دف بجانا اور گانا شروع کیا وہ بیان کرتی تھیں ہمارے باپ دادوں کا جو مارے گئے تھے جنگ بدر میں یہاں تک کہ ان میں سے ایک کہنے لگی وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ یعنی ہم میں ایک نبی ہے جو کل ہونے والی بات کو جانتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ مت کہہ اور وہی کہہ جو کہتی تھی۔

❁❁❁

57-2 عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ لِقُدُومِهِ فَرَحًا بِذَلِكَ لَعِبُوا بِحِرَابِهِمْ.

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینے میں تشریف لائے تو حبشی آپ ﷺ کے آنے کی خوشی میں کھیلے، (ناچ) اپنی برچھی لے کر۔

❁❁❁

تشریحی نکات

"غِنَآء" گانے بجانے کو کہتے ہیں۔ اس باب کی پہلی روایت سے گانے کے جواز اور دوسری روایت سے خوشی کے موقع پر کھیل کود کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ گانے سے متعلق تفصیل ہم اگلے باب میں بیان کریں گے جہاں تک کھیل کود کا تعلق ہے تو ایسے کھیل کود جائز ہیں جو آدمی کی صحت کے لیے مفید ہوں اور شرعی طور پر کوئی قباحت ان میں نہ پائی جائے مثلاً کھیل کود میں مگن ہو کر اللہ کی یاد نماز اور دیگر عبادات نہ چھوٹنے پائیں۔ اور وہ کھیل غیر مسلموں کا مذہبی شعار نہ ہو۔

"وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ" ہم میں ایک نبی ہے جو کل (غیب) کی باتیں بھی جانتا ہے جب رسول اللہ ﷺ نے بچیوں کا یہ جملہ سنا تو انہیں ایسا کہنے سے منع فرمادیا۔ کیونکہ عالم الغیب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَانُ الرَّحِيمُ﴾

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی غیب اور ظاہر کی ہر بات کو جانتا ہے وہ رحمان ورحیم ہے"۔(الحشر: ۲۲)

نبی خود غیب کی باتیں نہیں جانتا ہاں اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو بہت سی غیب کی باتوں پر مطلع کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی باتوں کی پیشین گوئیاں کیتھیں جو کہ بعینہ پوری ہو گئیں اور بعض پوری ہونی رہتی ہے۔

❁❁❁

58.باب كِرَاهِيَةِ الْغِنَا وَالزَّمْرِ

گانے اور بجانے کی ممانعت

1-58 عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيقِ وَقَالَ لِي يَا نَافِعُ هَلْ

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے ایک باجے کی آواز سنی تو انگلیاں اپنے کانوں میں کر لیں اور راستے سے دور ہو گئے (تاکہ آواز کان میں

تَسْمَعُ شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا.

نہ آئے) اور مجھ سے کہا اے نافع اب تم کچھ سنتے ہو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ کو بھی ایسی آواز آئی تو رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا (یعنی کان بند کر لیے)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- "الزمر" کے معنی ہیں گانے بجانے کے آلات مثلاً بانسری، باجے، ستار یا دوسرے آلات کو استعمال کر کے گانا بجانا۔
- گزشتہ باب میں غنا کا جواز معلوم ہو رہا تھا اس باب میں اس کی ممانعت کا ذکر ہے۔ علماء نے غنا کی تفصیل میں بہت لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

۱- ایسے اشعار کا گانا جس کا مضمون خلاف شریعت ہو، ناجائز ہے۔

۲- ایسا گانا جس سے شہوانی جذبات ابھرنے کا اندیشہ ہو، ناجائز ہے۔

۳- ایسا گانا جس میں دف کے علاوہ دیگر آلات مزامیر (گانے بجانے کے آلات) استعمال کیے جائیں، ناجائز ہیں۔

۴- اجنبی عورت سے گانا سننا ناجائز ہے۔

- ایسے اشعار جن کا مضمون قبیح نہ ہو اور انہیں گا کر پڑھا جائے اور دف بھی بجایا جائے تو یہ جائز ہے لیکن اس کو معمول بنانا بھی درست نہیں۔ یعنی کسی خاص خوشی کے موقع پر ایسا کرنا جائز ہے یہ نہیں کہ صبح وشام گانے بجانے میں ہی لگے رہیں۔

❁❁❁

59. باب الحكم في المُخَنَّثِينَ

باب : ہیجڑوں اور زنانوں کا بیان

59-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ

ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک زنانہ (عورتوں کی شکل اختیار

وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَالنَّقِيعُ نَاحِيَةٌ عَنْ الْمَدِينَةِ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ.

کرنے والا مرد) آیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اس کا کیا حال ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ عورت بنتا ہے۔ آپ ﷺ نے حکم کیا وہ نکالا گیا نقیع کی طرف (شہر بدر ہوا) ابواسامہ نے کہا نقیع ایک جانب ہے۔ مدینے سے باہر اور بقیع میں نہیں ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اس کو مار ڈالیں آپ ﷺ نے فرمایا منع کیا گیا میں نمازیوں کے مارنے سے۔

❁❁❁

59-2 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنْ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنْ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ.

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہیجڑے اور زنانے مردوں پر اور ان عورتوں پر جو مرد بنیں اور فرمایا نکال دو زنانوں کو اپنے گھروں میں سے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اس باب میں معاشرتی خرابیاں پیدا کرنے والے ایک اہم امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔
- ہیجڑوں کو گھروں میں آمدورفت کی اجازت نہیں بالخصوص ایسے ہیجڑے جو فحش گو ہوں۔ علاوہ ازیں ایسی عورتوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی شکل وصورت اختیار کرتی ہیں اسی طرح ایسے مرد جو عورتوں کی ہیئت بنائیں ان پر بھی لعنت بھیجی گئی ہے۔

❁❁❁

60.باب في اللعب بالبنات

1-60 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي الْجَوَارِي فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ.

❁❁❁

باب: گڑیوں سے کھیلنا

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں گڑیوں سے کھیلتی تھی تو کبھی رسول اللہ ﷺ میرے پاس آتے اور لڑکیاں بیٹھی ہوتیں جب آپ ﷺ آتے تو وہ لڑکیاں چلی جاتیں اور جب آپ ﷺ چلے جاتے تو وہ آجاتیں۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ اس باب سے نابالغ چھوٹی بچیوں کا گڑیوں سے کھیلنے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ بعض علماء نے ان روایات کو دیگر روایات سے منسوخ مانا ہے۔ مثلاً وہ روایت یہ ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصاویر ہوں وہاں پر فرشتے نہیں آتے۔ ان روایات کی یہ توجیہہ بھی کی جاتی ہے کہ ایسی گڑیاں یا تماثیل جائز ہیں جن کی تصاویر مکمل نہ ہوں۔ عہدِ حاضر میں گڑیوں کا جو تصور ہے وہ انسان کے تقریباً ماڈل کے طور پر بنائی جاتی ہیں جن کا کوئی جواز نہیں۔

❁❁❁

61.باب في النهي عن اللعب بالنرد

1-61 عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

❁❁❁

باب: چوسر کھیلنے کی ممانعت

ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چوسر کھیلے اس نے نافرمانی کی اللہ جل جلالہ کی اور اس کے رسول کی۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ گزشتہ سے پیوستہ باب اور باب الغناء میں کھیلنے کا جواز معلوم ہوا اس باب میں بعض کھیلوں کی

ممانعت کا ذکر ہے۔ ان میں سر فہرست چوسر ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ ہر ایسا کھیل ناجائز ہے جو کہ کسی غیر شرعی فعل سے جڑا ہوا ہو۔ شطرنج، چوسر یا اس طرح کے بعض دیگر کھیل عام طور پر جوئے کے لیے کھیلے جاتے ہیں لہذا یہ ناجائز ہیں۔

❁❁❁

62. بَاب فِي اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ

1-62 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً.

❁❁❁

باب : کبوتر بازی کا بیان

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کبوتر کے ساتھ (یعنی کبوتر اڑاتے ہوئے) تو آپ ﷺ نے فرمایا شیطان ہے شیطان کے ساتھ ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ گزشتہ باب میں چند کھیلوں کی ممانعت کا ذکر تھا۔ یہ باب بھی اسی کا تتمہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ کھیل کہ جس سے محض وقت کا ضیاع ہوتا ہو اور اس میں کوئی ذھنی یا جسمانی نشوونما نہ ہوتی ہو ناجائز ہے۔ کبوتر بازی کی ممانعت کی بھی ایک وجہ یہی ہے۔ علاوہ ازیں کبوتر بازی پر شرطیں لگائی جاتی ہیں اور جوئے بھی ہوتے ہیں۔

❁❁❁

63. بَاب فِي الرَّحْمَةِ

1-63 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمْ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ.

❁❁❁

باب : شفقت اور مہربانی کا بیان

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحم کرے گا رحمٰن (اللہ تبارک وتعالیٰ) تم رحم کرو زمین والوں پر، رحم کرے گا تم پر وہ جو آسمان میں ہے۔

❁❁❁

63-2 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ هَذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ.

ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ سے سنا جو سچے تھے اور لوگ ان کو سچا جانتے تھے اس حجرے میں رہتے تھے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے رحمت (شفقت اور مہربانی اور نرمی) نہیں چھینی جاتی ہے مگر بدبخت سے۔

❁❁❁

63-3 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا.

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چھوٹے پر رحم نہیں کرے اور بڑے کا حق نہ پہنچائے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- رَحْمَةٌ سے مراد شفقت ومہربانی اور درگزر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت "الرحمٰن" اور ایک صفت "الرحیم" ہے۔ دونوں میں رحمت ومہربانی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے:

((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)).

"جو شخص (اللہ کے بندوں پر) رحم نہیں کرتا اس پر (اللہ کی طرف سے) رحم نہ ہوگا"۔

❁❁❁

64. باب في النَّصِيحَةِ — باب: نصیحت کا بیان

64-1 عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

تمیم داری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ أَوْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ.	نے فرمایا نصیحت ہے۔ نصیحت ہے۔ دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے کہا کن کن کے ساتھ نصیحت ہے یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ اور اس کی کتاب کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور مسلمان حاکموں کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ۔

❁❁❁

تشریحی نکات

نُصْحٌ یانَصِیْحَۃٌ سے مراد ہے بھلائی کی بات سمجھانا، وعظ کرنا، سچی محبت رکھنا۔ اللہ کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اسے وحدہ لا شریک مالک الملک مانے، رسول کے ساتھ نصیحت سے مراد یہ ہے کہ انہیں اللہ کا پیغامبر تسلیم کرے اور ان کی ہدایات کو دل سے تصدیق کرے اور عمل کی کوشش کرے۔ عام آدمی کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اس کی خیر خواہی کرے۔ (مفصل تفصیل گزشتہ متن حصہ بخاری میں اسی عنوان کے تحت ملاحظہ کریں۔)

❁❁❁

65. باب فِي الْمَعُونَةِ لِلْمُسْلِمِ

مسلمان کو مدد دینے کا بیان

1-65 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ	ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان پر سے دنیا کی کوئی سختی اٹھائے گا تو اللہ اس کے اوپر سے قیامت کی سختی اٹھائے گا اور جو کوئی آسانی کرے گا نادار پر (اپنا روپیہ وصول کرنے میں) تو اللہ اس پر آسانی کرے گا دنیا اور آخرت میں اور جو کوئی مسلمان کا عیب چھپائے گا تو اللہ اس

الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.

کا عیب چھپاوے گا دنیا اور آخرت میں اور اللہ جل جلالہ اپنے بندے کی مدد میں رہے گا جب تک کہ وہ (بندہ) اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا۔

❁❁❁

2-65 عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا ہر اچھی بات ایک صدقے کا ثواب رکھتی ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- اَلْمَعُوْنَۃُ سے مراد مدد و تعاون کرنا ہے۔
- گزشتہ سے پیوستہ باب میں عام مخلوق خداوندی اور سب انسانوں کے ساتھ بلا تفریق رحمت و مہربانی کرنے کا ذکر تھا۔ گزشتہ باب میں امتِ مسلمہ کے حوالے سے اس کا ذکر ہوا کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ رحمت و شفقت و مہربانی کا سلوک کرے وہ اس طرح کہ اس کے ساتھ خیر خواہی کرے۔ اس باب میں بطورِ خاص اس بات کا تذکرہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو چاہے وہ جس خطے کا باشندہ بھی ہو دوسرے مسلمان کو اس کی مدد کرنی چاہیے۔

❁❁❁

یونٹ نمبر ⑥

کتاب الآداب (IV)

یونٹ نمبر 6-

کتاب الآداب (IV)

یونٹ کا تعارف

شخصی آداب کے بعد اجتماعی و معاشرتی آداب کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کی ابتداء ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت سے ہوتی ہے۔ مہذب معاشرے میں الفاظ کی نہایت قدر و قیمت ہوتی ہے۔ زبان کا درست استعمال باہمی تعلق و محبت کو بڑھاتا ہے جبکہ اس کے غلط استعمال سے معاشرہ آگ کا وہ گڑھا بن جاتا ہے جس کی لپیٹ سے کوئی فرد بچ نہیں ہو سکتا۔

اس یونٹ میں خطاب سے متعلق نہایت قیمتی اور زریں آداب کا ذکر ہے امید ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد زبان درست اور الفاظ پاکیزہ ہو جائیں گے۔

﴿ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ ﴾

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

⇦ خطاب کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔

⇦ اچھے اور قبیح الفاظ کی تمیز کر سکیں۔

⇦ اچھے اور قبیح ناموں کی پہچان کے لیئے مناسب راہنمائی حاصل کر سکیں۔

66.بَاب فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

باب : نام بدلنے کا بیان

66-1 عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ.

ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم قیامت میں لائے جاؤ گے اپنے ناموں اور اپنے باپ دادوں کے ناموں سے تو اچھے نام رکھا کرو۔

۞۞۞

66-2 عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ.

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کو سب ناموں میں زیادہ پسند یہ نام ہیں : عبداللہ اور عبدالرحمٰن

۞۞۞

66-3 عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ.

ابو وہب جشمیؓ سے روایت ہے اور وہ صحابی تھے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیغمبروں کے نام رکھا کرو اور سب ناموں میں زیادہ پسند اللہ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں اور سب ناموں سے سچے یہ نام ہیں حارث اور ہمام اور سب ناموں میں برے یہ نام ہیں : حرب اور مرہ۔

۞۞۞

تشریحی نکات

- والدین پر بچے کا ابتدائی حق یہ ہے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھیں۔ مختلف اشیاء کے مختلف اثرات ہوتے ہیں اسی طرح نام کے بھی انسانی شخصیت پر اثرات ہوتے ہیں۔ ایسا نام رکھنا جائز نہیں جس میں بڑائی، فخر و تکبر کا پہلو ہو۔ مثلاً مالک یا اعظم یا فاخر یا عظیم، شہنشاہ، وغیرہ نام رکھنا مناسب نہیں، کیونکہ ان میں بڑائی اور تکبر کا پہلو ہے جو کسی بندے کو زیب نہیں دیتا۔

۞۞۞

67.بَاب فِي تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ

برے نام کو بدل دینا چاہیے؟

67-1 عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ.

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا نام بدل دیا (عاصیہ حضرت عمرؓ کی بیٹی تھی اور کہا تو جمیلہ ہے)۔

❁❁❁

67-2 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ سَأَلَتْهُ مَا سَمَّيْتَ ابْنَتَكَ قَالَ سَمَّيْتُهَا بَرَّةَ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالَ مَا نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ.

محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ نے ان سے پوچھا تم نے اپنی بیٹی کا نام کیا رکھا، انہوں نے کہا برہ (یعنی نیک بخت) زینت نے کہا آنحضرت ﷺ نے اس نام سے منع کیا ہے پہلے میرا نام برہ رکھا گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ خوب جانتا ہے کون نیک بخت ہے، تم میں سے لوگوں نے پوچھا پھر کیا نام رکھیں آپ ﷺ نے فرمایا زینب رکھو۔

❁❁❁

67-3 حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ هَانِئٍ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يَكْنُونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ

ربیع، یزید، ان کے والد، ان کے دادا شریح، ان کے والد ہانی سے روایت ہے کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اپنی قوم کے ساتھ تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کی قوم کے لوگ اس کو ابوالحکم پکارتے ہیں آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور کہا کہ حکم تو اللہ ہے اور حکم اسی کا ہے تیرا نام ابوالحکم کیوں ہے وہ بولا کہ

فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ.

میری قوم کے لوگ جب کسی بات میں تکرار کرتے ہیں تو میرے پاس آتے ہیں میں اس کا فیصلہ کر دیتا ہوں اس طرح کہ دونوں طرف کے لوگ راضی ہو جاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا اچھی بات ہے پھر پوچھا تیرے لڑکے ہیں میں نے کہا شریح، مسلم اور عبداللہ آپ ﷺ نے فرمایا سب میں بڑا کون ہے میں نے کہا شریح آپ ﷺ نے فرمایا پس تو ابو شریح ہے۔

❁❁❁

4-67 عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ.

سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح (منفعت) اور نہ یسار (تونگری اور مالداری) اور نہ نجیح (مطلب بر آری اور نجات) اور نہ افلح (مقصد پورا ہونا) کیونکہ تو پوچھے گا کیا اس جگہ ہے، وہ (افلح یا نجیح یا یسار یا رباح) پھر دوسرا کہے گا نہیں ہے (تو اچھی بات نہ ہوگی) سمرہ نے کہا پس یہ چار نام ہیں اب زیادہ کی تہمت مجھ پر نہ لگا (میں نے سب نام موقوف کر دیئے ہیں)

❁❁❁

5-67 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے برے نام والا اللہ کے

تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ.

نزدیک قیامت کے روز وہ شخص ہو گا جس کو لوگ (دنیا میں) شہنشاہ کہتے ہوں گے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ گزشتہ باب میں قبیح نام رکھنے کی ممانعت تھی۔ یہ باب گزشتہ باب کا تکملہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اگر کسی کا نام بچپن میں غلط رکھ دیا جائے تو شعوری عمر میں خود اسے نام تبدیل کر کے بہتر نام رکھ لینا چاہیے۔ اسی طرح اس کے بزرگ یا علماء وغیرہ بھی اس کا نام تبدیل کر کے اچھا نام رکھنے کی طرف توجہ دیں۔ ایسا نام رکھنا جائز نہیں جس میں بڑائی یا تکبر ظاہر ہوتا ہو مثلاً جابر یا شہنشاہ۔ علاوہ ازیں ایسا نام رکھنا بھی جائز نہیں جس سے برائی کی یاد ہوتی ہو یا اس کی طرف نسبت ہوتی ہو مثلاً شراب خان وغیرہ وغیرہ۔

❁❁❁

68. بَاب فِي الْأَلْقَابِ

باب: برے لقب (نام) کا بیان

عَنْ أَبِي جَبِيرَةَ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي بَنِي سَلِمَةَ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا فُلَانُ فَيَقُولُونَ مَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا الِاسْمِ فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ.

ابو جبیرہ بن الضحاکؓ سے روایت ہے کہ ہماری یعنی بنی سلمہ کی شان میں یہ آیت اتری وَلَا تَنَابَزُوا (الآیۃ) مت پکارو ایک دوسرے کو برے ناموں سے۔ اچھا نہیں ہے برا نام ایمان کے بعد، ابوجبیرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم میں سے کوئی شخص نہ تھا جس کے دو تین نام نہ ہوں (بعضے نام لینے سے وہ خوش ہوتا تھا اور بعضے نام سے ناراض ہوتا) تو رسول اللہ ﷺ پکارتے جاتے تھے اے فلانے اور لوگ کہتے تھے چپ رہیے یا رسول اللہ وہ اس نام سے غصے ہوتا ہے

تب یہ آیت اتری وَلَا تَنَابَزُوا بِالأَلْقَابِ.

❁❁❁ ❁❁❁

تشریحی نکات

- اَلْقَاب، لَقَبٌ کی جمع ہے۔ جس سے مراد نام ہے۔ نام اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور برے بھی۔ اس باب میں دوسروں کو برے ناموں سے پکارنے کی ممانعت آئی ہے۔ قرآن مجید میں بھی اس کی ممانعت وارد ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالأَلْقَابِ﴾

"ایک دوسرے کو چڑانے کے لیے نام نہ رکھو"۔ (الحجرات: ۱۱)

❁❁❁

69.بَاب فِي مَنْ يَتَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى

عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ضَرَبَ ابْنًا لَهُ تَكَنَّى أَبَا عِيسَى وَأَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ تَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَمَا يَكْفِيكَ أَنْ تُكَنَّى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّانِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَإِنَّا فِي جَلْجَتِنَا فَلَمْ يَزَلْ يُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى هَلَكَ.

باب: جو کوئی اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھے تو کیسا ہے؟

اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایک بیٹے کو مارا اس بات پر کہ اس نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی تھی اور شعبہ نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی تو حضرت عمرؓ نے کہا کیا تجھ کو کافی نہیں ہے کنیت رکھنا ابو عبداللہ۔ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے میری کنیت رکھی ہے حضرت عمر نے کہا رسول اللہ ﷺ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیئے گئے تھے اور ہم تو ایک جھنجھناہٹ میں ہیں (یہ جب ہے کہ فی جلجتنا ہو، اور اکثر نسخوں میں فی جلجتنا ہے یعنی ہم اپنے مانند لوگوں میں ہیں، پھر وہ ہمیشہ پکارا جاتا

تھا ابو عبداللہ کی کنیت ہے یہاں تک کہ مر گیا۔

❁❁❁ ❁❁❁

تشریحی نکات

☜ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے باپ کے بغیر پیدا فرمایا اس لیے ابو عیسیٰ کی کنیت رکھنا مکروہ ہے۔ لیکن یہ کراہیت تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔

❁❁❁

70. بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى بِأَبِي الْقَاسِمِ

باب: کوئی شخص اپنی کنیت ابو القاسم رکھے تو کیسا ہے؟

1-70 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

❁❁❁ ❁❁❁

تشریحی نکات

☜ رسول اللہ ﷺ کی کنیتِ مبارکہ ابو القاسم تھی۔ ایک مرتبہ بازار میں ایک آدمی نے آواز لگائی 'یا ابا القاسم' یعنی 'اے ابو القاسم' یہ سن کر آپ ﷺ اس آدمی کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا۔ اس پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت یعنی ابو القاسم نہ رکھو۔

☜ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ ممانعت پہلے تھی لیکن رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد اب نہیں رہی۔ عند البعض یہ نہی تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔ ایک تیسرے طبقے کا یہ نقطہ نظر ہے کہ نام اور کنیت دونوں جمع کرنا درست نہیں۔ کنیت یا نام میں سے کوئی ایک رکھ سکتا ہے ان کی دلیل اگلے باب کی حدیث ہے۔ چوتھے طبقے کے نزدیک یہ ممانعت مکمل طور پر منسوخ ہو چکی ہے نام

اور کنیت دونوں کو جمع کرنا اب جائز ہے۔ اس قول کی تائید میں حدیث ایک باب چھوڑ کر اگلے باب میں آرہی ہے۔

❁❁❁

71.بَاب
فِي مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا

71-1 عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَتَكَنَّى بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي.

❁❁❁

باب: جس شخص کے نزدیک محمد نام اور کنیت ابو القاسم دونوں ملا کر رکھنا درست نہیں ہے (اس کی دلیل)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت رکھے وہ میرا نام نہ رکھے۔

❁❁❁

❁❁❁

72.بَاب: فِي الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا

72-1 عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَحِمَهُ اللَّهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وُلِدَ لِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ.

❁❁❁

باب: کنیت اور نام دونوں رکھنے کی اجازت

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ کے بعد میرا کوئی لڑکا پیدا ہوا تو میں اس کا نام آپ ﷺ کے نام پر رکھوں اور اس کی کنیت بھی وہی رکھوں جو آپ ﷺ کی کنیت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں

❁❁❁

❁❁❁

73.بَاب :
فِي الْمَرْأَةِ تَكَنَّى

73-1 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ صَوَاحِبِي لَهُنَّ كُنًى قَالَ فَاكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ اخْتِهَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَكَانَتْ تَكَنَّى بِأُمِّ عَبْدِ اللَّهِ.

باب :
عورت کی کنیت رکھنا کیسا ہے ؟

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری جتنی عورتیں ساتھی ہیں سب کی کنیتیں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو بھی کنیت رکھ لے، عبداللہ کے ساتھ جو تیرا بیٹا ہے (یعنی تیری بہن اسماء کا) مسدد نے عبداللہ بن زبیر کہا، لہٰذا ان کی کنیت ام عبداللہ تھی۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ جس طرح مردوں کے لیے کنیت رکھنا جائز ہے اسی طرح اس کا جواز عورتوں کے لیے بھی ہے۔ عہد نبوی میں بہت سی عورتیں کنیت رکھتی تھیں۔ اگر اپنی اولاد نہ ہو تو قریبی رشتہ داروں کی اولاد پر کنیت رکھی جا سکتی ہے جیسے کہ مذکورہ حدیث میں ذکر ہے۔

❁❁❁

74.بَاب :
فِي الْمَعَارِيضِ

74-1 عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

باب :
اشارہ کنائے کی گفتگو کا بیان

سفیان بن اسید حضرمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑی چوری یہ ہے کہ

كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ

تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے جس کو وہ سچ جانے اور تو اس کو جھوٹ کہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

تَعْرِیْض اشارہ کنایہ میں گفتگو کرنے کو کہتے ہیں اس کی ضد تصریح ہے یعنی واضح بات کرنا۔ آئندہ چند ابواب میں دوران گفتگو چند چیزوں کے جواز اور چند کے ممانعت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یہاں اس بات کی ممانعت ہے کہ کوئی آدمی دورانِ گفتگو ایسی باتیں نہ بنائے کہ اس کی مراد تو کچھ اور ہو اور سامع کچھ اور سمجھے۔

چند مواقع پر مذکورہ بالا عمل جائز ہے مثلاً جنگ کے موقع پر دشمنوں کے ساتھ چال کے طور پر اسی طرح شوہر کا بیوی کو محبت کا یقین دلانے کے لیے اور دو آدمیوں کی لڑائی ختم کرانے اور صلح کروانے کے لیے۔

بعض ایسے امور ہیں جن میں اگر دوسرا بات کو سمجھ سکے تو اشاروں میں گفتگو کرنا بہتر ہے مثلاً پیشاب، پاخانہ وغیرہ کرنے یا اس طرح کے بعض امور میں اشارہ سے گفتگو کی جا سکتی ہے۔ خود قرآن کریم نے عورت سے صحبت کے لیے کنایۃً ﴿لَا تَقْرَبُوهُنَّ﴾ 'ان کے قریب نہ جاؤ' اور اسی طرح ﴿أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَآءَ﴾ 'یا عورتوں کے ساتھ ہاتھ لگاؤ' کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

❁❁❁

75. بَابٌ

فِي الرَّجُلِ يَقُولُ زَعَمُوا

75-1 عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حُذَيْفَةُ.

❁❁❁

باب :

زَعَمُوْا کہنے کا بیان

ابو قلابہ، ابو مسعودؓ نے ابو عبداللہ سے کہا یا ابو عبداللہ نے ابو مسعود سے کہا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے زعموا کے باب میں انہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے "زعموا": آدمی کا برا تکیہ کلام ہے ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ کا نام حذیفہ ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- زَعْمٌ گمان کرنے، جھوٹ بات کہنے اور امکان کو ظاہر کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ دورانِ گفتگو ایسا تکرار یا تکیہ کلام یا بار بار ایسے لفظ کا استعمال نامناسب ہے۔ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں اور بلا تحقیق باتوں کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ 'لوگ ایسا کہتے ہیں' یا 'لوگوں سے سنا ہے'، یا 'کہا گیا ہے' یا 'خیال یہ ہے کہ" اس طرح کی بلا تحقیق باتوں کے ذکر سے منع فرمایا ہے۔ آدمی کو چاہئے کہ جب تک کسی خبر کی تصدیق اچھی طرح نہ کرلے اس وقت تک منہ سے امکانی باتوں کو یقینی کر کے پیش نہ کرے۔
- مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوْا 'زعموا کہنا آدمی کی بری سواری ہے'۔ 'بری سواری' کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سواری کے ذریعے آدمی اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے اسی طرح جھوٹی اور بے بنیاد باتیں کر کے بعض لوگ اپنا غلط مقصد حاصل کر لیتے ہیں۔

❁❁❁

76. بَاب
فِي الْكَرْمِ وَحِفْظِ الْمَنْطِقِ

76-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ وَلَكِنْ قُولُوا حَدَائِقَ الْأَعْنَابِ.

❁❁❁

باب:
انگور کو کرم نہ کہنا چاہئے اور زبان کو مشکوک الفاظ سے روکنا چاہئے۔

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے (انگور کو) کرم نہ کہے کیونکہ کرم مرد مسلمان ہے، یوں کہو عنب کے باغ (عنب بھی انگور کو کہتے ہیں)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ گزشتہ یونٹ کے آخری باب، 'باب فی المعاریض' میں اشارہ کنایہ سے گفتگو کرنے کی ممانعت آئی تھی۔ یہاں بھی ایک مثال ذکر کر کے یہ بتلایا گیا ہے کہ اپنی گفتگو میں مشکوک الفاظ کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ واضح اور کھلے لفظوں میں گفتگو کرنی چاہئے۔

❁❁❁

77. بَابُ
لَا يَقُولُ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي

77-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي وَلْيَقُلْ الْمَالِكُ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَلْيَقُلْ

باب:
غلام لونڈی اپنے مالک سے یوں نہ کہے اے میرے رب۔

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی یوں نہ کہے (اپنے غلام لونڈی کو) میرے عبد اور میری لونڈی (کیونکہ عبد بندے کو کہتے ہیں اور غلام

الْمَمْلُوكُ سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

کو بھی اسی طرح اَمہ بندی اور لونڈی دونوں کو کہتے ہیں) نہ غلام لونڈی یوں کہیں رب میرا اور ربہ میری بلکہ مالک یوں کہے اے جوان میرے (غلام کو) اور اے جوان میری (لونڈی کو) اور غلام۔ اور مملوک (غلام و لونڈی) یوں کہیں سیدی وسیدتی۔

❁❁❁

2-77 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ.

ابوہریرہؓ سے اسی (مذکورہ روایت کی) طرح روایت ہے اس میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر نہیں اور اس میں یہ ہے کہ غلام لونڈی یوں کہیں اے سید میرے، اور اے مولا میرے۔

❁❁❁

3-77 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ.

عبداللہ اپنے والد بریدہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کو سردار مت کہو اس لیے کہ اگر اس کو تم نے اپنا سردار کہا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

گزشتہ باب میں مشکوک الفاظ کے استعمال سے منع فرمایا گیا اس باب میں بھی چند الفاظ کو بطور مثال پیش کر کے اس طرح کے جملے یا الفاظ بولنے سے منع فرمایا گیا ہے جن سے کسی کی حد درجہ برائی یا کمتری یا کسی کی حد درجہ بڑائی معلوم ہوتی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ غلام، لونڈی کے لیۓ عبد اور ان کے مالک کے لیۓ رب الفاظ کہنے کی ممانعت آئی ہے۔

❁❁❁

78. بَابُ لَا يُقَالُ خَبُثَتْ نَفْسِي

باب: یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا

1-78 سهل بن حنيف عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال لا يقولن أحدكم خبثت نفسي وليقل لقست نفسي.

سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہو گیا بلکہ (ضرورت ہو تو) یوں کہے کہ میرا دل پریشان ہو گیا۔

❁❁❁

2-78 عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ قال لا يقولن أحدكم جاشت نفسي ولكن ليقل لقست نفسي.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی یوں نہ کہے میرا دل جوش مارتا ہے (بلکہ یوں کہے کہ میرا جی پریشان ہے)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- مہذب معاشرے میں الفاظ کی نہایت قدرو قیمت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث میں درست کلمات کے استعمال اور شائستہ گفتگو کی نہایت اہمیت بیان کی گئی ہے اور معمولی باتوں میں بھی درست کلمات کے اہتمام کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔
- خبث کا لفظ شر، گندی، بری شے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ شیطان اور شیطانی کاموں کے لیے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

((أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) .

"میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطانوں اور شیطانیوں سے"۔(سنن ابن ماجه حدیث نمبر: ۲۹۸)

اس طرح کے برے الفاظ اپنے آپ کے لیے استعمال کرنے بھی منع ہیں چہ جائیکہ ہم دوسروں کے لیے استعمال کریں۔

❁❁❁

79. بَابٌ مِنْهُ

وہی باب

1-79 عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ.

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوں نہ کہو جو اللہ چاہے اور فلانا چاہے (خواہ وہ فلانا فرشتہ ہو یا غوث یا قطب) بلکہ یوں کہو اللہ چاہے پھر فلاں شخص چاہے۔

❁❁❁

2-79. عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَثَرَتْ دَابَّةٌ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَعَاظَمَ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ بِقُوَّتِي وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ.

ابوالملیح نے ایک شخص سے سنا وہ کہتا تھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار تھا ایک جانور پر اس جانور نے شرارت کی تو میں نے کہا مرے شیطان آپ نے فرمایا نہ کہہ مرے شیطان کیونکہ ایسا کہنے سے شیطان پھول جاتا ہے یہاں تک کہ ایک گھر کے برابر ہو جاتا ہے اور وہ شیطان کہتا ہے میرا زور مان گیا (یعنی جبھی تو سمجھا کہ شیطان ضرر پہنچا سکتا ہے) لیکن یوں کہہ بسم اللہ جب تو بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان سکڑ کر سمٹ کر اتنا چھوٹا ہو جاتا ہے جیسے مکھی۔

❁❁❁

3-79 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتَ وَقَالَ مُوسَى إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَالِكٌ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو کسی کو یہ کہتے سنے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ تباہ ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مالک (حدیث کے راوی) نے

تَحَزَّنًا لِمَا يَرَى فِي النَّاسِ يَعْنِي فِي أَمْرِ دِينِهِمْ فَلَا أَرَى بِهِ بَأْسًا وَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ فَهُوَ الْمَكْرُوهُ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ.

کہا جب یہ کلمہ کوئی رنج سے کہے لوگوں کے دین کا حال دیکھ کر تو کچھ قباحت نہیں ہے اور جب تکبر کی راہ سے اوروں کو حقیر جان کر کہے تو مکروہ ہے اور اسی کی ممانعت ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

باب کی پہلی روایت میں ایسے الفاظ کے استعمال سے منع فرمایا گیا ہے کہ جس میں شرک کا شائبہ بھی ہو۔ دوسری حدیث میں شیطان کے بڑے اور چھوٹے ہونے سے مراد اس کی طاقت میں کمی اور زیادتی بھی ہو سکتا ہی۔ یا اس کی عزت وذلت کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم!

❁❁❁

80. بَاب
فِي صَلٰوةِ الْعَتَمَةِ

باب: عشاء کی نماز کو عتمہ کی نماز کہنا اچھا نہیں ہے

80-1 عَنْ سَلَمَةَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَلَكِنَّهُمْ يَعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ.

سلمہ، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ عرب کے جنگلی لوگ تم پر غالب آئیں اس نماز کے نام میں (یعنی تم بھی اس نماز کو عتمہ کہنے لگو) آگاہ رہو اس نماز کا نام عشاء ہے لیکن وہ اندھیرا کیا کرتے ہیں اونٹنیوں کے دودھ دوہنے میں (اور اسی وقت اس نماز کو پڑھتے ہیں اس لیے اس کو عتمہ کہنے لگے تو تم ان کی پیروی نہ کرو عشاء کہا کرو جیسے اللہ نے کہا ہے)۔

❁❁❁

❁❁❁

80-2 عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ مِنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا عَلَيْهِ ذَٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا بِلَالُ أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا.

سالم بن ابی الجعدؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا(مسعر نے کہا یہ شخص بنی خزاعہ میں سے تھا) کاش میں نماز پڑھ لیتا تو مجھ کو آرام ہوتا۔ لوگوں نے اس بات پر اس کے عیب کیا(کہ نماز کو تکلیف سمجھتا ہے)اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے اے بلال تکبیر کہہ نماز کے لیے آرام دے ہم کو نماز سے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- عَتَمۃ کے معنی ہیں دیر لگانا، رات کا ایک حصہ گزار دینا، رات کو دودھ دوھنا۔ حدیث شریف میں تنبیہ ہے کہ دیکھو تم بھی کہیں گنواروں اور بدوؤں کی طرح عشاء کی نماز کو عتم نہ کہنا۔ اس نماز کا نام عشاء ہے۔ یہ گنوار لوگ عشاء کی نماز کو عتم اس لیے کہتے ہیں کہ عتم رات کی تاریکی کو کہتے ہیں وہ اس وقت اپنی اونٹنیوں کو دوھتے تو چونکہ یہ نماز اس وقت پڑھی جاتی ہے اس لیے اس کو بھی عتم کہنے لگے۔
- بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نماز کو دیر سے ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ لیکن مذکورہ بالا روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اس نماز کو اول وقت عشاء میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔
- اس روایت کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ معروف اسلامی اصطلاحات کو کسی دوسرے نام سے تبدیل یا رواج نہیں دینا چاہئے جیسا کہ آج کل بعض لوگ گفتگو میں صلوٰۃ کو Pray اور وضو کو Ablution اور صوم کو Fasting کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

❁❁❁

یونٹ نمبر 7

کتاب الآداب (V)

یونٹ کا تعارف

یہ یونٹ آداب زندگی سے متعلق ہے۔ آداب زندگی سے مراد وہ اخلاق و آداب ہیں جن کا تعلق حقوق اللہ سے بھی ہے اور حقوق العباد سے بھی۔ آداب زندگی میں جن آداب سے متعلق آپ احادیث کا مطالعہ کریں گے ان کا تعلق انسانی زبان سے بھی ہے اور اس کی سوچ و فکر سے بھی۔ انسان خلاف واقعہ بات کرتا ہے تو یہ زبان کا جھوٹ ہے اور اگر غلط بات سوچتا ہے تو یہ فکری فریب ہے۔ امید ہے اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ آداب زندگی سے متعلق مسنون ہدایات پر غور کریں گے اور ان سے بھر پور استفادہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے قول و فکر میں پاکیزگی عنایت فرمائے۔ آمین!

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

⇦ آداب زندگی سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

⇦ آداب حسنہ اور آداب سیئہ کی پہچان کر سکیں۔

⇦ زبان وفکر کے چند اہم آداب کا علم حاصل کر سکیں۔

81. بَابُ التَّشْدِيْدُ فِي الْكَذِبِ

باب : جھوٹ بولنا کیسا ہے؟

81-1 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ قَالَتْ أُعْطِيهِ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ.

عبداللہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میری ماں نے مجھ کو ایک روز بلایا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے کہا لے ادھر آ میں تجھے چیز دوں گی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا تو نے اسے کیا دینے کی نیت کی۔ اس نے کہا میں کھجور دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو اس کو کچھ نہ دیتی، تو تیرے اوپر ایک جھوٹ کا گناہ لکھا جاتا۔

❁❁❁

81-2 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سنے اس کو کہہ دینا آدمی کے گناہ کے لیے کافی ہے (بلا تحقیق یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ مذکورہ روایات میں جھوٹ بولنے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے:

((اَلصِّدْقُ يُنْجِي وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ)) .

”سچائی نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کر دیتا ہے“۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ﴾ (الحج : ۳۰)

اس آیت کا ترجمہ اور شرح اردو عربی کی کسی بھی معروف تفسیر سے نوٹ کیجئے۔

❁❁❁

82. بَاب فِيمَا يُرْوَى مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

1-82 عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا شَيْئًا أَوْ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

❁❁❁

باب : اس کے بارے میں اجازت کا بیان

انسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں (کسی دشمن کا) خوف محسوس ہوا تو رسول اللہ ﷺ ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور دیکھ بھال کے لیے باہر تشریف لے گئے جب واپس آئے تو فرمایا کہ ہم نے خوف کی کوئی بات نہیں دیکھی اور اس گھوڑے کو تو ہم نے دریا پایا (یعنی سب رفتاری)

❁❁❁

تشریحی نکات

گزشتہ باب میں جھوٹ کی سختی کے ساتھ ممانعت کا ذکر تھا۔ اس باب کے عنوان سے بظاہر غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ 'جھوٹ کی رخصت واجازت' حدیث کا مطالعہ کرنے سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مراد جھوٹ کی رخصت نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ ایک شے کی خصوصیت بیان کرنے کے لیے مجازاً دوسری طرف نسبت کی جاتی ہے مثلاً کوئی آدمی زید کی بہادری بیان کرنے کے لیے یہ کہے کہ زید تو شیر کی طرح ہے تو یہ جھوٹ نہ ہو گا اور ایسا کہنے کی

رخصت ہو گی۔ مذکورہ بالا حدیث میں بھی مجازاً گھوڑے کی سبک رفتاری اور تیزی کے لیے دریا کی طرف نسبت کی گئی ہے کہ یہ گھوڑا تو چلنے میں دریا ہے۔

❁❁❁

83. بَاب

فِي حُسْنِ الظَّنِّ

باب: ہر شخص کے ساتھ نیک گمان رکھنے کی فضیلت

1-83 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَصْرٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک گمان رکھنا اچھی عبادت ہے۔

❁❁❁

2-83 عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ وَقُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا.

حضرت صفیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں آپ ﷺ کے پاس رات کو آئی آپ کو دیکھنے کے لیے میں نے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی جانے کے لیے آپ ﷺ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے میرے پہنچانے کے لیے (ان دنوں صفیہ اسامہ بن زید کے گھر میں رہتی تھیں) راہ میں دو مرد ملے انصار میں سے انہوں نے جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو جلدی جلدی چلنا شروع کر دیا (تاکہ دیکھیں اتنی رات کو آپ ﷺ کہاں تشریف لے جاتے ہیں)، آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا اپنی چال سے

چلو یہ عورت صفیہ بنت حيي ہے (یعنی یہ غیر عورت نہیں ہے) میری بی بی ہے انہوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ (یعنی کیا ہم آپ پر معاذ اللہ بدگمانی کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا شیطان آدمی میں اس طرح پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے تو مجھے ڈر ہوا کہیں تمہارے دل میں بری بات نہ ڈالے (تم یہ گمان کرو کہ آپ ﷺ اتنی رات کو غیر کے ساتھ جاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟)۔

تشریحی نکات

ظَنّ کا مطلب ہے تہمت لگانا، گمان کرنا، یقین کرنا۔ قرآنِ مجید میں برا گمان کرنے سے متعلق ارشاد ہے کہ:

﴿یَاأَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا کَثِیرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾

"اے ایمان والو! بہت تہمتیں لگانے سے بچتے رہو بعض گمان گناہ ہیں"۔

(الحجرات: ۱۲)

ظن سے متعلق ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((إِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَکْذَبُ الْحَدِیثِ)).

"تم بدگمانی سے بچے رہو، بدگمانی سخت جھوٹ ہے"۔

یعنی مکمل ثبوت کے بغیر کسی پر بری بات کی تہمت لگانا یا اس کا یقین کر لینا ایک سخت قسم کا جھوٹ ہے۔

جس طرح سوء ظن رکھنا بڑا گناہ ہے اسی طرح کسی سے حسن ظن رکھنا ایک بڑی عبادت ہے۔

دوسری حدیث سے امام ابوداؤد اس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ خود اپنے آپ کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ دوسروں کو برا گمان رکھنے کا موقع فراہم نہ کرے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے:

((اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهْمَةِ)).

"تم تہمت کی جگہوں سے بچو"۔

یعنی ایسی شے کے قریب بھی نہ جاؤ جس سے آپ کی طرف برائی کی نیت کا امکان ہو اور لوگ آپ پر تہمت لگائیں۔

❁❁❁

84. بَابٌ فِي الْعِدَةِ

باب: وعدے کا بیان

1 84-1 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ.

زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص وعدہ کرے اپنے بھائی سے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وعدے کو پورا کرے گا، پھر وہ پورا نہ کر سکے (کسی عذر کی وجہ سے) اور وعدے کے مطابق نہ آئے تو اس کو گناہ نہ ہو گا۔

❁❁❁

84-2 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِبَيْعٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ يَا فَتًى لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَاهُنَا مُنْذُ

عبداللہ بن ابی الحمساء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے قبل از وقت ایک چیز خریدی کچھ قیمت اس کی میرے ذمہ رہ گئی تھی، تو میں نے وعدہ کیا کہ میں یہیں لا کر دوں گا۔ پھر میں بھول گیا۔ تین دن کے بعد مجھے یاد آیا میں گیا دیکھا آنحضرت ﷺ وہیں

ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ.

موجود ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے جوان تو نے تکلیف دی مجھ کو۔ میں اسی جگہ ہوں، تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہوں۔

تشریحی نکات

وعدہ خلافی ایک بڑا جھوٹ ہے اور گناہِ کبیرہ ہے۔ جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت کی وعید قرآن نے سنائی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ کو نفاق کی نشانی قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد نے اس باب میں اس حوالے سے ایک اہم وضاحت کی ہے کہ اگر ارادہ اور نیت سے جھوٹ یا وعدہ خلافی کی جائے تو وہ گناہ کے زمرے میں آتا ہے لیکن اگر کوئی آدمی بھول جائے یا کسی عذر کی وجہ سے اس سے وعدہ خلافی ہو جائے تو وہ مذکورہ بالا وعید میں شامل نہ ہو گا۔

85. باب
فِيمَنْ يَتَشَبَّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ

باب: جو کوئی فخر کے راہ سے یا دوسرے کو جلانے کے لیے اپنے پاس وہ چیزیں بیان کرے جو اس کے پاس نہیں ہیں۔

85-1 عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَةً تَعْنِي ضَرَّةً هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ لَهَا بِمَا لَمْ يُعْطِ زَوْجِي قَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ.

اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میری ایک سوت (سوکن) ہے، کیا مجھ کو گنہ ہو گا اگر میں اس سے بیان کروں کہ خاوند نے مجھے یہ یہ چیزیں دیں ہیں حالانکہ مجھ کو نہیں دیں (اس کو جلانے کے لیے) آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اپنے پاس وہ چیزیں بیان کرے جو اس کو

نہیں ملیں تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے جھوٹ کے دو کپڑے (لباس) پہن لیے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- تَشَبَّع شکم سیر بننا یعنی جھوٹ موٹ سیری ظاہر کرنا۔
- اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ. جو شخص اپنی تونگری اس چیز سے دکھلائے جس کا وہ مالک نہیں یا دوسروں کو جلانے اور ان کو نیچا دکھانے کے لیے جھوٹ بولے، مثلاً یہ کہ میرے پاس فلاں فلاں مال ہے یا ایسی ایسی چیزیں ہیں جو اس کے پاس نہیں ہیں تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو جھوٹ اور فریب کے دو کپڑے پہنے ہو۔
- مکروفریب جس شکل میں بھی ہو وہ جھوٹ کے زمرے میں داخل ہے۔ اسی لیے اس کی ممانعت ہے۔

❁❁❁

86. بَاب
مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ

باب: دِل لگی اور خوش طبعی کا بیان

1-86 عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْمِلْنِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّا حَامِلُوْكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ وَمَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ.

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے سواری دیجیے آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا ہم تجھے سوار کر دیں گے اونٹنی کے بچے پر۔ اس نے کہا میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخر اونٹ کس کے بچے ہوتے ہیں اونٹنیوں کے ہی تو ہوتے ہیں (آپ ﷺ اسی قسم کا مزاح کرتے جو سچ ہوتا)۔

86-2 عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ أَلَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنْ الرَّجُلِ قَالَ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَهُمَا قَدْ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا.

نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی انہوں نے سنا ام المومنین عائشہؓ کی آواز بلند ہوئی ہے جب وہ اندر آئے تو انہوں نے عائشہ کو پکڑا طمانچہ مارنے کے لیے اور کہا میں دیکھ رہا ہوں تو اپنی آواز بلند کرتی ہے رسول اللہ ﷺ پر۔ آپ ﷺ نے ان کو روکنا شروع کیا (یعنی منع کیا ابوبکر کو عائشہؓ کے مارنے سے) تو ابوبکرؓ غصے میں باہر نکلے۔ جب باہر چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے عائشہؓ سے فرمایا دیکھا میں تمہیں اس آدمی (ابوبکر) سے کیسے بچایا (آخر باپ بھی تو ایک آدمی ہے) پھر ابوبکر کئی روز تک ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد گئے اور اجازت چاہی اندر آنے کی رسول اللہ ﷺ سے۔ دیکھا تو دونوں راضی ہو گئے ہیں (یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ) ابوبکر صدیقؓ نے کہا شریک کرو تم مجھ کو اپنی صلح میں جیسے شریک کیا تھا مجھ کو لڑائی میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نے شریک کیا ہم نے شریک کیا)۔

86-3 عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ

عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں رسول

أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ أَكُلِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ

اللہ ﷺ کے پاس آیا غزوہ تبوک میں آپ ﷺ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے میں نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا اندر آ میں نے کہا کیا بالکل اندر چلا آؤں آپ ﷺ نے فرمایا بالکل، تو میں اندر گیا۔

❁❁❁

4-86 عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ إِنَّمَا قَالَ أَدْخُلُ كُلِّي مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ

عثمان بن ابی العاتکہ نے کہا کہ عوف نے یہ اس واسطے پوچھا کہ وہ خیمہ چھوٹا تھا۔

❁❁❁

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ.

انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو اے دوکان والے (یہ آپ ﷺ نے مزاح کے طور پر فرمایا ورنہ ہر آدمی کے دو ہی کان ہوتے ہیں)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ مَزحٌ یا مزَاحٌ یا مزَاحَةٌ دِل لگی، ہنسی اور ٹھٹھا کرنے، بذلہ سنجی، اور خوش مزاجی کو کہتے ہیں۔ اگر باطل اور کذب نہ ہو تو مزاح جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے:

((إِنِّي لَأَمْزَحُ وَلَا أَقُوْلُ إِلَّا الْحَقَّ)).

"میں مزاح کرتا ہوں لیکن سچ بات کہتا ہوں"۔

یعنی مزاح میں بھی میں غلط بات نہیں کہتا۔

❁❁❁

87. بَابُ مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ مِنْ مِزَاحٍ

باب: جو کوئی ہنسی سے کسی کی چیز لے لیوے تو کیسا ہے؟

87-1 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا وَقَالَ سُلَيْمَانُ لَعِبًا وَلَا جِدًّا وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا لَمْ يَقُلْ ابْنُ بَشَّارٍ ابْنَ يَزِيدَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

عبداللہ بن سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کی چیز نہ لے نہ سچے طور سے نہ ہنسی سے اور جو کوئی اپنے بھائی کی لکڑی لے تو اس کو واپس کر دے (یعنی مانگ کر لے تو رکھ نہ لے بلکہ کام ہو جانے پر دے دے)۔

❁❁❁

87-2 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا.

عبدالرحمٰن بن ابی یعلی نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے کہ وہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ان میں سے ایک شخص سو گیا، بعضوں نے اس کے پاس سے ایک رسی تھی لے لی تو وہ ڈر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو درست نہیں مسلمان کا ڈرانا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ گزشتہ باب میں مزاح کے جواز کا ذکر تھا۔ اس باب میں اس کی چند حدود و قیود کی طرف اشارہ ہے، وہ یہ ہے کہ مسلمان کا کسی دوسرے مسلمان کو مزاحاً ڈرانا یا کسی اور طرح سے تکلیف پہنچانا

جائز نہیں۔ اپریل فول جیسی قباحت جو ہماری قوم میں رائج ہو چکی ہے اس کی ممانعت کے لیے بھی اس باب کی احادیث ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

❁❁❁

88. بَابٌ فِي التَّشَدُّقِ فِي الْكَلَامِ

باب: تڑ پڑ باتیں کرنے کا بیان

88-1 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا.

عبداللہؓ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ دشمنی رکھتا ہے بہت تڑ پڑ باتیں کرنے والے سے جو اپنی زبان کو اس طرح پھراتا ہے جیسے گائے چپڑ چپڑ کرتی ہے (گھاس کھانے کے دوران یعنی بے سوچے سمجھے جو جی میں آتا ہے بکتا جاتا ہے)۔

❁❁❁

88-2 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوْبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عمدہ گفتگو سیکھے لوگوں کے دل پھیرنے کے لیے (حق بات سے) تو اللہ قیامت کے روز اس کے نفل اور فرض میں کچھ قبول نہ کرے گا۔

❁❁❁

88-3 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ يَعْنِي لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ.

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ دو شخص مشرق کی طرف سے آئے انہوں نے خطبہ پڑھا لوگوں کو تعجب ہوا ان کے بیان سے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعض بیان سحر ہوتا ہے۔

تشریحی نکات

- شَدَقٌ بہت زیادہ باتیں کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
- تَشَدُّق فِي الْكَلَامِ سے مراد ہے کہ بولتے وقت بہت زیادہ اور بن سوچے سمجھے باتیں کیے جانا رسول اللہ ﷺ کو یہ ناپسند تھا۔ کلام کے آداب سے متعلق ایک روایت میں آتا ہے کہ:

((خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ)).

"بہتر کلام وہ ہے جو تھوڑا ہو اور دلیل کے ساتھ ہو"۔

- بعض لوگ کلام کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ باتوں سے لوگوں کو خوب متوجہ کرتے ہیں لیکن وہ اپنی اس صلاحیت کا درست استعمال نہیں کرتے۔ مذکورہ بالا بعض احادیث میں اس کی ممانعت کی گئی ہے لیکن اگر کسی کی یہ صلاحیت درست استعمال ہو تو اس کی مذمت نہیں ہے۔

89. بَاب مَا جَاءَ فِي الشِّعْرِ

باب: شعر کا بیان

1-89 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ وَجْهُهُ أَنْ يَمْتَلِئَ قَلْبُهُ حَتَّى يَشْغَلَهُ عَنْ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ فَإِذَا كَانَ الْقُرْآنُ وَالْعِلْمُ الْغَالِبَ فَلَيْسَ جَوْفُ هَذَا عِنْدَنَا مُمْتَلِئًا مِنْ الشِّعْرِ وَإِنَّ مِنْ الْبَيَانِ لَسِحْرًا قَالَ كَأَنَّ الْمَعْنَى أَنْ يَبْلُغَ مِنْ بَيَانِهِ أَنْ يَمْدَحَ الْإِنْسَانَ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھر جاوے۔ ابو علی نے کہا مجھے ابو عبید سے پہنچا انہوں نے کہا اس حدیث کا مطلب "کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھر جائے" یہ ہے کہ وہ قرآن اور ذکر الٰہی سے محروم رہے جب قرآن یا علم دین زیادہ ہو اور شعر کم ہوں تو شعروں سے پیٹ کو بھرا نہ کہیں گے اور "ان من البیان" سحر کا یہ مطلب

الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ يَذُمَّهُ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ الْآخَرِ فَكَأَنَّهُ سَحَرَ السَّامِعِينَ بِذَلِكَ.

ہے کہ جس شخص کا بیان اس درجے کو پہنچے کہ جب کسی کی تعریف کرے تو ایسے مبالغہ اور خوش بیانی سے کرے کہ لوگوں کے دِل اس طرف مائل ہو جائیں پھر جب اسی کی برائی کرے تو اس طرح کرے کہ لوگوں کے دِل برائی کی طرف آ جائیں تو گویا اس نے ایسا بیان کر کے سحر کیا سننے والوں پر۔

❁❁❁

89-2 عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعضے شعر حکمت ہوتے ہیں۔

❁❁❁

89-3 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنْ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنْ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنْ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنْ الْقَوْلِ عِيَالًا فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ صَدَقَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنْ الْبَيَانِ سِحْرًا فَالرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ أَلْحَنُ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ فَيَسْحَرُ الْقَوْمَ بِبَيَانِهِ فَيَذْهَبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنْ الْعِلْمِ جَهْلًا فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ

عبداللہ بن ثابت ضو، ان کے والد، بریدہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے بعض بیان سحر ہوتا ہے اور بعض علم جہل ہوتا ہے اور بعض شعر حکمت ہوتے ہیں اور بعض بات بوجھ ہوتی ہے۔ صعصعہ بن صوحان نے کہا سچ کہا رسول اللہ ﷺ نے یہ جو کہا "بعض بیان سحر ہوتا ہے" اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص کے ذمہ کسی کی رقم ہو وہ زبان کے لحاظ سے اپنے قرض خواہ سے تیز ہو اور ایسی باتیں بنائے لوگوں کے سامنے کہ دوسرے کا روپیہ دبا

إِلَى عِلْمِهِ مَا لَا يَعْلَمُ فَيُجْهِلُهُ ذٰلِكَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا فَهِيَ هٰذِهِ الْمَوَاعِظُ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي يَتَّعِظُ بِهَا النَّاسُ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَعَرْضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيثَكَ عَلَى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيدُهُ.

لے۔ اور یہ جو کہا کہ "بعض علم جہل ہے" وہ یہ ہے کہ عالم ایسی باتوں میں اپنے علم کو لے جائے جن کو وہ نہیں جانتا تو وہ جاہل بن جائے گا اور یہ جو کہا بعض شعر حکمت ہیں تو وہ یہی نصیحتوں کے اور مثلوں کے شعر ہیں جن سے لوگوں کو نصیحت حاصل ہوتی ہے اور یہ جو کہا "بعض بات بوجھ ہوتی ہے" وہ یہ ہے کہ تو اپنا کلام اس شخص پر پیش کرے جو اس کا خواہاں نہ ہو یا اس کے لائق نہ ہو (پس وہ اس پر بوجھ ہو گا جیسے ایک جاہل سے علم کی دقیق باتیں کرو)۔

❁❁❁

4-89 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسانؓ کے لیے مسجد میں ایک منبر بچھاتے وہ کھڑے ہو کر ہجو (برائی) کرتے ان لوگوں کی جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں بے ادبی کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) حسانؓ کے ساتھ ہیں جب تک لڑیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے (یعنی ہجو کریں کفار اور مشرکین کی)۔

❁❁❁

5-89 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالشُّعَرَاءُ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ جو اللہ نے فرمایا

يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ فَنَسَخَ مِنْ ذٰلِكَ وَاسْتَثْنَى فَقَالَ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا.

"الشعراء الآیۃ" یعنی شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو گمراہ ہیں اس میں سے مستثنا ہو گئے وہ لوگ جن کو اللہ نے بیان کیا الا الذین آمنو میں۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اور اللہ کو بہت یاد کیا۔

❁❁❁

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ گزشتہ باب میں تَشَدُّق فِی الکَلَام کی مذمت تھی بالخصوص ایسے حالات میں جب بولنے کی یہ صلاحیت غلط استعمال ہو۔ لوگوں کو مائل کرنے اور ان کے جذبات ابھارنے کا ایک اہم ذریعہ شعر و شاعری بھی ہے۔ اس کا مضمون اور اس کا استعمال اگر غلط ہو تو ناجائز اور اگر اس کا مضمون واستعمال درست ہو تو اس کا جائز ہے۔ باب کی آخری حدیث میں قرآنی آیت کی طرف اشارہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۞ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۞ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۞ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا ۞﴾

"اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں اور کہتے وہ ہیں جو کرتے نہیں مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہے"۔

(الشعراء ۲۲۴-۲۲۷)

نوٹ: اردو کی مستند تفسیر کا مطالعہ کریں اور مندرجہ بالا آیات کی مکمل تفسیر اپنے پاس نوٹ کر لیں۔

❁❁❁

90. بَابٌ فِي الرُّؤْيَا

باب : خواب کا بیان

1-90 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُولُ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو فرماتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے اس رات کو اور فرماتے تھے، میرے بعد نبوت کا کوئی حصہ باقی نہ رہے گا، سوائے نیک خواب کے۔

❁❁❁

2-90 عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

عبادۃ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان کا خواب ایک ٹکڑا ہے نبوت کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے۔

❁❁❁

3-90 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ أَنْ تَكْذِبَ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ يَعْنِي إِذَا اقْتَرَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب زمانہ نزدیک ہو جائے گا تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہو گا اور سب سے زیادہ اسی کا خواب سچا ہو گا جس کی بات سب سے زیادہ سچی ہو گی۔ خواب تین طرح کے ہیں: ایک تو عمدہ اور بہتر خواب وہ تو خوشخبری ہے اللہ کی طرف سے دوسری تکلیف اور رنج شیطان کی طرف سے تیسرے اپنے دل کے خیالات۔ پھر جب کوئی تم میں سے خواب میں بری بات دیکھے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے آپ ﷺ نے

يَعْنِي يَسْتَوِيَانِ.

فرمایا، میں خواب میں گلے میں طوق دیکھنا برا جانتا ہوں اور پاؤں میں بیڑی دیکھنا اچھا جانتا ہوں کیونکہ بیڑی پڑی ہوئی دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ آدمی اپنے دین میں مضبوط رہے گا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اذا اقترب الزمان سے مراد یہ ہے کہ جب دن رات برابر ہوں یعنی فصل ربیع جو جو اعتدال کا زمانہ ہوتا ہے۔ (بعض نذر ایک قرب قیامت کا زمانہ مراد ہے۔

❁❁❁

4-90 عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ.

ابو رزین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خواب پرندے کے پاؤں پر ہے (یعنی ابھی جما نہیں نہ اس کی تعبیر قرار پائی) جب تک اس کی تعبیر نہ دی جائے جب تعبیر دی گئی تو وہی ہو گا۔ راوی نے کہا مجھے خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مت بیان کر خواب کو مگر دوست سے یا عقل مند سے۔

❁❁❁

5-90 عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے، تو اپنے بائیں طرف تھوکے اور اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے تین بار اور جس کروٹ پر تھا اس سے پھر کر دوسری کروٹ لے۔

❁❁❁

6-90 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي.

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ قریب ہے کہ مجھ کو جاگتے میں دیکھے یا یوں کہا (شک ہے راوی کو) گویا اس نے مجھے جاگتے میں دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

❁❁❁

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيْرَةً وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ يَفِرُّوْنَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صورت بنائے اس پر اللہ عذاب کرے گا قیامت کے روز جب تک وہ اس میں جان نہ ڈالے اور وہ جان ڈال نہ سکے گا جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اس کو قیامت میں حکم ہو گا کہ بال کے دونوں کناروں میں گرہ دے (یا دو جو میں گرہ دیوے اور وہ گرہ نہ دے سکے گا (مطلب یہ ہے کہ بہت مدت تک عذاب ہو گا) اور جو شخص ان لوگوں کی باتیں سنے جو اس کو سنانا نہیں چاہتے تو اس کے کان میں قیامت کے روز سیسہ گلا کر ڈالا جائے گا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- دوسری روایت میں خواب کو نبوت کا ایک جزو بتلایا گیا ہے۔ پیغمبری اور نبوت کی صفات میں سے

ایک صفت یہ بھی ہے کہ انبیاء کے خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔

ایک روایت میں یوں بھی آتا ہے کہ: "اچھا خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزو ہے"۔

تیسری روایت میں ہے کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔

ایک تو دِل کے خیالات (جیسے کہتے ہیں کہ بلی کو خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں یعنی آدمی کے دِل میں جو خواہشیں ہوتی ہیں اور دماغ میں جو خیالات سمائے ہوتے ہیں انہیں وہ خواب میں دیکھ لیتا ہے۔ دوسرے شیطان کا ڈرانا (جس طرح کوئی دیکھتا ہے کہ مجھ پر تلوار سے وار کیا جارہا ہے یا میرا سر کٹ گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تیسرے خواب وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری وبشارت ہوتے ہیں۔ (مثلاً خواب میں جنت کا دیکھنا، اللہ یا رسول یا دیگر پیغمبروں یا اولیاء اللہ وغیرہ کا دیدار کرنا)۔

☆ خواب کی مزید تفصیلات کے لیے خصوصاً رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنے سے متعلق تفصیل گزشتہ صفحات بخاری، کتاب العلم میں ملاحظہ فرمائیں۔

❁❁❁

91. باب فِي التَّثَاؤُبِ

باب: جمائی کا بیان

91-1 عَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ.

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے جمائی لے تو اپنا منہ بند کر لے اس لیے کہ شیطان گھس جاتا ہے۔

❁❁❁

91-2 عَنْ سُهَيْلٍ نَحْوَهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ.

سہیل سے اسی طرح روایت ہے اس میں یہ ہے کہ جب نماز میں جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے منہ بند کرے۔

❁❁❁

3-91 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَاهْ هَاهْ فَإِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ.

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور برا جانتا ہے جمائی کو پھر جب کوئی شخص تم میں سے جمائی لے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے یہ نہیں کہ ہاہ ہاہ کرنے لگے (آواز سے جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے) اس لیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے وہ ہنستا ہے

❁❁❁

تشریحی نکات

- تثاؤب یعنی سستی سے بلا قصد منہ کا کھل جانا۔ سستی یا نیند کی آمد کے وقت جمائی لینے کو کہتے ہیں۔ دوسری روایت میں نماز کے اوقات میں جمائی کو روکنے کا بیان ہے۔ عبادات میں مشغولیت کے وقت سستی کی کوئی علامت بھی پسندیدہ نہیں ہے۔
- سستی اور کاہلی سے بہت سے ضروری امور کی بجا آوری بھی سخت متاثر ہوتی ہے اور عبادت بھی رہ جاتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ)).

"اے اللہ میں سستی و کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

❁❁❁

92. بَابٌ فِي الْعُطَاسِ

باب: چھینک کا بیان

1-92 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ يَحْيَى.

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چھینکتے تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آہستہ آواز سے چھینکتے۔

❁❁❁

2-92 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں واجب ہیں ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے لیے۔ ایک تو سلام کا جواب دینا دوسری چھینک کا جواب دینا، تیسری دعوت قبول کرنا، چوتھی بیمار کو کی عیادت کرنا، پانچویں اس کے جنازہ میں شریک ہونا۔

❁❁❁

93.بَاب كَيْفَ تَشْمِيتُ العَاطِسِ

باب : چھینکنے والے کا جواب کیونکر دیوے

1-93 عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ قَالَ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ أُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ قَالَ إِنَّمَا قُلْتُ لَكَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ قَالَ فَذَكَرَ بَعْضَ

ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے تو ایک شخص چھینکا اور کہا السلام علیکم۔ سالم نے کہا وعلیك وعلی امك (یعنی سلام ہو تجھ پر اور تیری ماں پر) پھر تھوڑی دیر کے بعد کہا شاید تجھ کو ناگوار ہوا ہو میرا کہنا وہ بولا میں تو یہ چاہتا تھا کہ تم میری ماں کا ذکر نہ کرتے نہ نیکی کے ساتھ نہ بدی کے ساتھ۔ سالم نے کہا میں نے تجھ سے وہی کہا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ایک روز ہم آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں میں سے ایک شخص نے چھینکا تو کہا السلام علیکم رسول اللہ ﷺ نے فر وعلیك وعلی امك، پھر فرمایا جب تم

الْمَحَامِدِ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَرُدَّ يَعْنِي عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ.

کوئی چھینکے تو اللہ کی تعریف کرے (یعنی الحمد للہ علی کل حال یا الحمد للہ رب العالمین یا صرف الحمد للہ کہے اس نعمت کے شکریے میں کہ اس کا دماغ صاف ہوا اور حواس درست ہو گئے پھر بیان کیا بعض تعریفوں کو۔ اور جو شخص اس کے پاس بیٹھا ہو وہ "یرحمك الله" کہے پھر چھینکنے والا اس کا جواب دے "یغفر الله لنا ولکم" یا (یھدیکم الله ویصلح بالکم) کہہ کر۔

❁❁❁

❁❁❁

94. بَاب كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسَ

باب: چھینک کا جواب کتنے بار جواب دینا چاہیے۔

94-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اپنے بھائی کو تین بار تک چھینک کا جواب دے پھر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے (اب جواب دینا ضروری نہیں ہے)۔

❁❁❁

94-2 عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

سلمہ بن اکوعؓ نے اپنے والد سے سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے چھینکا رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ نے یرحمك

الرَّجُلُ مَزْکُومٌ.

اللہ کہا پھر وہ چھینکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے زکام ہو گیا ہے۔

95. بَاب

كَيْفَ يُشَمَّتُ الذِّمِّيُّ

95-1 أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ تَعَاطَسُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهَا يَرْحَمُكُمْ اللَّهُ فَكَانَ يَقُولُ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

باب:

کافر ذمی کو چھینک کا جواب کیسے دیا جائے

ابو بردہؓ نے اپنے والد، سے روایت کی ہے کہ یہود چھینکا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس امید سے کہ آپ ﷺ یرحمك اللہ کہیں لیکن آپ ﷺ کہتے تھے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی ہدایت کرے تم کو اللہ اور درست کرے دِل تمہارا۔

تشریحی نکات

☜ الذِمّیُّ جو کافر دارالاسلام (اسلامی مملکت) میں امن سے رہتے ہیں اور جزیہ ادا کرتے ہیں ان کو ذِمّی اور اہل الذمہ کہتے ہیں۔ ایسے لوگ اسلامی ریاست کو ٹیکس دیتے ہیں، اس کے عام قوانین کی پیروی کرتے ہیں اور اس کے بدلے حفاظت اور امن کے ساتھ رہتے ہیں۔

96. بَاب

فِيمَنْ يَعْطِسُ وَلَا يَحْمَدُ اللَّهَ

96-1 عَنْ أَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ

باب: جو شخص چھینکے اور اللہ کی تعریف نہ کرے۔

انسؓ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے چھینکا رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ

أَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْآخَرَ قَالَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلَانِ عَطَسَا فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ أَوْ فَسَمَّتَّ أَحَدَهُمَا وَتَرَكْتَ الْآخَرَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدْ اللَّهَ.

ایک کو جواب دیا (یرحمك الله کہا) اور دوسرے کو جواب نہ دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو نہیں دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا تھا (پس میں نے اس کو جواب دیا اور اس (دوسرے) نے نہیں کہا پس اس کو جواب دینا ضروری نہیں)۔

❁❁❁

❁❁❁

❁❁❁

97. بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْبَطِحُ عَلَى بَطْنِهِ

اگر کوئی شخص اوندھا اپنے پیٹ کے بل لیٹے تو کیسا ہے؟

1-97 عَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَيْسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فَشَرِبْنَا ثُمَّ قَالَ إِنْ شِئْتُمْ بِتُّمْ وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلَقْتُمْ إِلَى

یعیش، ان کے والد، طخفہ بن قیس الغفاری سے روایت ہے کہ میرا باپ اصحاب صفہ میں سے تھا، ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو عائشہ کے گھر میں تو ہم گئے، آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو کھانا کھلا وہ تھولی لے کر آئیں ہم نے کھائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ ہم کو کھانا کھلا وہ حیسہ (ایک کھانا ہے عرب کا جس میں کھجور اور ستو اور گھی ہوتا ہے) لے کر آئیں چڑیا برابر (یعنی تھوڑا سا) ہم نے اس کو کھایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو پلا وہ ایک

الْمَسْجِدِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللَّهُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

بڑا پیالہ دودھ کا لے کر آئیں ہم نے پیا۔ پھر آپ ﷺ نے ہم لوگوں سے کہا تمہارا جی چاہے تو سو رہو نہیں تو مسجد میں چلو میرے باپ نے کہا میں صبح کے قریب مسجد میں لیٹا ہوا تھا اپنے پیٹ پر (یعنی پشت اوپر تھی اور پیٹ نیچے زمین پر اوندھا لیٹا ہوا تھا) یکا یک ایک شخص اپنے پاؤں سے مجھے ہلانے لگا اور کہنے لگا اس طرح لیٹنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ہیں۔

❁❁❁

تشریحی نکات

مذکورہ بالا اور آئندہ چند ابواب سونے اور لیٹنے کے آداب پر مشتمل ہیں۔ اس باب میں بَطَحَ کا ذکر ہے جس کے معنی ہیں پیٹ کے بل لیٹنا۔ حدیث بالا میں ایسے لیٹنے کی ممانعت آتی ہے۔

❁❁❁

98. بَابٌ فِي النَّوْمِ عَلَى السَّطْحِ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ

باب: جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر روک نہ ہو

1-98 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ لَهُ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ.

عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان، ان کے والد علی بن شیبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سوئے ایسی چھت پر جس پر روک نہ ہو تو اس سے ذمہ اٹھ گیا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس میں کوئی روک یعنی منڈھیر وغیرہ نہ ہو تو ہے تو حدیث میں آتا ہے کہ

((فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ))

"یعنی اس سے ذمہ اٹھ گیا"۔

مراد یہ ہے کہ اگر وہ چھت سے گر گیا تو کسی پر الزام نہیں آئے گا بلکہ وہ خود ہی اس کا ذمہ دار ٹھہرے گا۔

❁❁❁

99. بَاب فِي النَّوْمِ عَلَى طَهَارَةٍ

باب: باوضو سونے کی فضیلت

1-99 عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنْ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَابِتٌ قَالَ فُلَانٌ لَقَدْ جَهِدْتُ أَنْ أَقُولَهَا حِينَ أَنْبَعِثُ فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا.

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مسلمان اللہ کی یاد کر کے باوضو سوئے پھر رات کو جاگ کر اللہ سے مانگے خوبی دنیا کی یا آخرت کی تو اللہ اس کو عنایت کرے گا۔ ثابت بنانی کہتے ہیں کہ ابوظبیہ ہمارے پاس (بصرہ میں) آئے اور معاذ بن جبلؓ سے یہ حدیث بیان کی۔ ثابت کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے کہا میں نے بیدار ہونے کے وقت ان اذکار کے پڑھنے کی بہت کوشش کی مگر میں اس پر قادر نہ ہوا۔

❁❁❁

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي بَالَ.

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھے اور حاجت ادا کی (یعنی پیشاب کیا) پھر منہ ہاتھ دھو کر سو رہے (رات کا وضو سونے کے لیے یہی ہے)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ رات کو سونے سے پہلے طہارت حاصل کرنا وضو وغیرہ کرنا ضروری نہیں البتہ بہتر عمل ہے اور سنت نبوی ﷺ ہے۔

❁❁❁

100. بَاب:
كَيْفَ يَتَوَجَّهُ الرَّجُلُ عِنْدَ النَّوْمِ

باب : جب آدمی سوئے تو کس طرف منہ کرے

1-100 عَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ الْإِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ.

ام سلمہؓ کے کسی عزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بچھونا اس طرح سے بچھتا جیسے آدمی قبر میں لٹایا جاتا ہے، اور مسجد آپ ﷺ کے سرہانے ہوتی۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ سوتے وقت دائیں کروٹ پر قبلہ رخ ہو کر سونا سنت ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو مضائقہ نہیں ہے۔

❁❁❁

یونٹ نمبر ⑧

کتاب الآداب (VI)

یونٹ کا تعارف

انسان بہت کمزور ہے۔ جگہ جگہ بے بس ہو جاتا ہے اسی بے بسی میں سوال کرتا ہے مانگتا پھرتا ہے، مخلوق کے آگے ہاتھ بھی پھیلا دیتا ہے بلکہ نا سمجھی میں مخلوق کو کارساز بھی سمجھ بیٹھتا ہے۔ ایسے مواقع پر شریعت نے ہماری بھر پور راہنمائی فرمائی ہے اور یہ بتلایا ہے کہ "مجھ اللہ ہی سے مانگو میں تمھاری دعاؤں کو قبول کرتا ہوں" نیز "جب میرا بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو (جان لے) کہ میں قریب ہی ہوں"۔ وغیرہ۔

ذکر ودعا کا انسانی زندگی سے بہت گہرا تعلق ہے۔ انسان ذکر ودعا کے ذریعے عبادات میں اپنی تقصیرات کا مداوا بھی کرتا ہے، اپنی کوتاہیوں پر مغفرت بھی طلب کرتا ہے اور اپنے دنیاوی مقاصد کی تکمیل کے لیئے بھی ان کا سہارا لیتا ہے۔ انسان کی اسی نفسیات کو سمجھتے ہوئے حق جل مجدہ، نے قرآن کریم میں اور نبی کریم ﷺ نے اپنی احادیث مبارکہ میں ذکر الہی کی تاکید و تلقین فرمائی اور اس کے آداب و اثرات پر روشنی ڈالی۔

ان احادیث مبارکہ سے جن میں آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر مختص دعاؤں کے پڑھنے یا مختلف تسبیحات کا حکم دیا، بنیادی طور پر یہ بات تو واضح ہو گئی کہ نبی کریم ﷺ نے الفاظ کے اثرات کو تسلیم کیا ہے۔ اگر الفاظ کے ان اثرات کو انسانی ذہن وفکر پر، اس کی سوچ اور مزاج پر اثر انداز ہونا تسلیم نہ کیا جاتا تو نبی کریم ﷺ مواقع پر دعا وذکر کی تلقین نہ فرماتے۔

دعا وذکر کے ان آداب میں بنیادی طور پر دو باتوں کا حکم ہے:

ا۔ انسان اس بات کو ذہن میں رکھے کہ وہ تو نیند میں یا اپنی زندگی کی دیگر مصروفیات میں اللہ سے غافل اور بے پرواہ ہو جاتا ہے اور پھر اس مصروفیات سے فراغت کے بعد اللہ کے ذکر کی جانب متوجہ بھی ہو جاتا ہے لیکن اللہ کبھی بندے سے غافل نہیں ہوتا چنانچہ ہر لحظہ، ہر لمحہ اور ہر آن اللہ سے مانگتے رہنا چاہیے، اسے سوال کرنے اور دعا کرنے میں کبھی کوتاہی

اور تخل سے کام نہیں لینا چاہیے۔

۲- دوسری بات جو ان آداب میں بنیادی طور پر سمجھائی گئی کہ عام طور پر ذکر ودعاء کے سلسلے میں لوگ افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ کچھ لوگ تو وہ ہیں جو ذکر ودعاء کی اہمیت کے سرے سے قائل ہی نہیں اور اللہ کے ذکر یا اس سے دعا مانگنے کو خوشامد اور ایک فضول حرکت خیال کرتے ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو ذکر ودعاء میں اپنے آپ کو اس قدر مشغول کر لیتے ہیں کہ فرائض و واجبات دین سے بھی غافل ہو جاتے ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔

ذکر دعاء کے ان آداب میں بندگان خدا کو افراط و تفریط کی ان راہوں سے بچایا گیا، اعتدال و توازن کا طریقہ سکھایا گیا اور یہ بات سمجھائی گئی کہ نہ تو ذکر الٰہی اور اللہ سے سوال کرنے کو فضول سمجھو اور نہ اس میں اس قدر مشغول ہو جاؤ کہ دینی فرائض وواجبات یا دنیوی ذمہ داریاں سب پس پردہ چلی جائیں۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

⇦ دعا کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔

⇦ پیش آنے والے حوادث کے مطابق دعاؤں سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

⇦ دعا کے آداب و ثمرات سے واقف ہو سکیں۔

101.بَاب : مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ

101-1 عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ.

باب : سوتے وقت کیا دعا پڑھے۔

ام المومنین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے گال کے نیچے رکھ لیتے اور تین بار فرماتے : **اللهم قني عذابك تبعث عبادك** یعنی (یا اللہ! بچا تو مجھے اپنے عذاب سے جس دن اٹھائے گا تو اپنے بندوں کو)۔

❁❁❁

101-2 عَنْ الْبَرَاءِ بْنُ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ .

براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تو سونے لگے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے کرتا ہے پھر داھنی کروٹ پر لیٹ اور کہہ، اے اللہ میں نے اپنے تئیں تیرا تابعدار کر دیا اور سب کام اپنے تجھے سونپ دیئے اور میں نے بھروسہ کیا تیری ذات پر عذاب سے ڈر کر اور تیرے ثواب کی خواہش کر کے۔ تجھ سے علاوہ بھاگ کر جانے کی کہیں جگہ نہیں۔ میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اگر وہ مر جاوے گا تو مرے گا دین اسلام پر اور سب سے اخیر میں یہ دعا پڑھ براءؓ نے کہا میں اس کو یاد کیے لیتا ہوں تو میری زبان سے نکلا

وبرسولك الذی ارسلت آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ونبیك الذی ارسلت۔

❁❁❁

101-3 عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَامَ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سوتے تو فرماتے یا اللہ میں تیرے ہی نام پر جیتا ہوں اور مرتا ہوں (یعنی جاگتا ہوں اور سوتا ہوں) اور جب جاگتے تو فرماتے شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہم کو جگایا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

❁❁❁

101-4 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جائے تو اس کو تو اپنے تہبند کے کونے سے جھاڑ لے (شاید کوئی کیڑا وغیرہ ہو) کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کی جگہ پر کون آگیا ہے، پھر داہنے کروٹ لیٹے اور کہے: باسمك ربی (اخیر تک) یعنی تیرے نام پر اے میرے رب میں اپنی کروٹ رکھتا ہوں زمین پر اور تیرے نام پر اٹھاؤں گا اگر تو میری جان کو روک رکھے تو اس پر رحم کر اور جو چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کر جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

❁❁❁

101-5 عَنْ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ.

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: اللهم انی اعوذ بك (اخیر تک) یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے منہ کی جو بزرگی والا ہے اور تیرے پورے کلموں کی، اس چیز کی برائی سے جو تیرے قبضے میں ہے، اے اللہ! تو ہی ادا کرتا ہے قرض کو اور معاف کرتا ہے گناہ کو اے پروردگار تیرے لشکر کو شکست نہ ہو گی اور تیرا وعدہ خلاف نہ ہو گا اور کسی تونگر کی تونگری تیرے سامنے کام نہ آئے گی پاک ہے تو اور تیری تعریف کرتا ہوں۔

❁❁❁

101-6 عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَخْسِئْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى.

ابو الازہرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کی جگہ پر جاتے رات کو، تو فرماتے بسم اللہ وضعت (اخیر تک) یعنی اللہ کے نام پر میں نے اپنی کروٹ رکھی یا اللہ بخش دے میرا گناہ اور دور کر دے میرے شیطان کو (مجھ سے) اور چھوڑا دے میرے گروی کو اور کر دے مجھ کو اوپر کی مجلس میں (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ جو آسمانوں کے اوپر رہتے ہیں۔

❁❁❁

101-7 عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

فروہ، نوفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا پڑھ تو قل یا ایہا الکافرون پھر سو جا اس کو ختم کر کے کیونکہ وہ پاک کرتی ہے شرک سے۔

❁❁❁

101-8 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا وَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر آتے ہر رات کو تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے پھر ان میں پھونکتے اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر ان دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ہو سکتا اپنے سارے بدن پر پھیرتے۔ شروع کرتے تھے اپنے سر اور منہ سے اور سامنے کے بدن سے۔ یہ (عمل) تین بار کرتے۔

❁❁❁

101-9 عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ وَقَالَ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ.

عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے مسبحات کو پڑھتے (یعنی ان سورتوں کو جن کے شروع میں سبح یا یسبح ہے) اور فرماتے کہ ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

❁❁❁

101-10 عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ.

جب سونے کی جگہ جاتے تو فرماتے الحمد للہ الذی (اخیر تک) یعنی شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھ پر احسان کیا تو بڑا احسان کیا اور مجھے دیا تو بہت دیا۔ سب تعریف ہے اللہ کو ہر حال میں پالنے والے ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے اور معبود ہر چیز کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم سے۔

❁❁❁

11-101 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالَى فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسی کروٹ لے جس میں اللہ کی یاد نہ کرے تو قیامت کے روز اس کو افسوس ہو گا اور جو ایسی جگہ بیٹھے جہاں اللہ کو یاد نہ کرے تو قیامت کے دن اس کو ندامت اور حسرت ہو گی۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ اس باب میں سونے سے قبل مختلف مسنون اذکار کا ذکر ہے اگر آدمی ان تمام یا ان میں سے چند ایک کو اپنی عادت بنا لے تو بہت نفع بخش ہے اور اچھی عادت ہے۔

❁❁❁

102. بَاب: مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ

باب: جب آدمی کی آنکھ رات کو کھل جاوے تو کیا کہے؟

1-102 عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ

عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ الْوَلِيدُ أَوْ قَالَ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى

اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو ہوشیار ہو اور جاگتے وقت یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، پھر کہے رب اغفر لی تو اس کی دعا قبول ہو گی اور اگر کھڑا ہو اور وضو کرے [illegible] نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہو گی۔

❁❁❁

102-2 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے لا الہ الا انت (اخیر تک) یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوائے تیرے۔ اے پروردگار میں اپنے گناہ کی معافی تجھ سے چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا خواستگار ہوں یا اللہ زیادہ کر علم میرا اور مت گمراہ کر میرے دل کو بعد ہدایت کے اور اپنی خاص رحمت مجھ کو عنایت فرما بے شک تو ہی ہے عنایت کرنے والا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ گزشتہ کئی ابواب میں سونے کے آداب بیان ہوئے ہیں آئندہ چند ابواب سو کر اٹھنے سے متعلق

آداب پر مشتمل ہیں اس باب میں چند اذکار اور ادعیہ کا ذکر ہے جنہیں جاگنے کے بعد ادا کرنا چاہیے۔

❁❁❁

103. باب: فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ

عن عليٍّ قَالَ شَكَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ.

باب
سوتے وقت تسبیح کی فضیلت

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فاطمۃ الزہراء نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے اس تکلیف کی جو پہنچتی تھی ان کو چکی پیسنے سے۔ ایک بار رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے (کافروں کے) تو فاطمہ خادم مانگنے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں۔ لیکن آپ ﷺ نہ ملے وہ حضرت عائشہؓ سے کہہ کر چلی گئیں، جب آپ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ سے بیان کیا (کہ فاطمہ آئی تھیں ایک خادم مانگتی تھیں) یہ سن کر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم سونے کو اپنی اپنی جگہ لیٹ رہے تھے ہم نے اٹھنا چاہا آپ ﷺ نے فرمایا نہیں کچھ ضرورت نہیں جہاں ہو وہیں رہو، پھر آپ ﷺ آن کر میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک میرے سینے کو معلوم ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو اس

سے بہتر تدبیر نہ بتادوں جس کی تم درخواست کرتے ہو جب تم سونے لگو تو تینتیس بار **سبحان اللہ** کہو، اور تینتیس بار **الحمد للہ** کہو اور چونتیس بار **اللہ اکبر** کہو یہ بہتر ہے تمہارے لیے ایک خادم سے۔

❁❁❁

103-2 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانَ فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ وَيَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا.

❁❁❁

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں ہیں جو کوئی مسلمان ان کو ہمیشہ کیا کرے، وہ جنت میں جاوے گا اور وہ آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں، ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ، اور دس بار اللہ اکبر کہنا دن رات میں ایک سو پچاس بار ہوئے زبان سے اور قیامت میں میزان میں ایک ہزار پانچ سو بار ہوں گے (کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے) اور سونے کے وقت چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہنا۔ یہ سو بار ہوئے زبان سے اور میزان میں ایک ہزار بار ہوں گے عبداللہ بن عمرو نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ شمار کرتے تھے تسبیح کا انگلیوں سے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دونوں امر آسان ہیں پھر

ان پر عمل کرنے والے کیونکر تھوڑے ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی سونے لگتا ہے تو شیطان اس کو سلا دیتا ہے ان کلمات کے کہنے سے پہلے اسی طرح نماز کے اندر کوئی کام یاد دلا دیتا ہے پھر وہ جاتا ہے ان تسبیحوں کے پڑھنے سے پہلے۔

❁❁❁

❁❁❁

❁❁❁

104. بَاب مَاذَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

1-104 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ.

❁❁❁

باب: صبح کے وقت کیا دعا پڑھے؟

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ حکم کیجئے مجھ کو چند کلمات کا جن کو میں صبح اور شام پڑھا کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہہ تو اللھم فاطر السموات والارض (اخیر تک) یعنی یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے غیب اور حاضر کے، رب اور مالک ہر چیز کے، میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود بر حق سوا تیرے۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیری اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے یا مکر سے پڑھا کر ان کلمات کو صبح اور شام اور سوتے وقت۔

❁❁❁

2-104 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ.

ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کو یہ فرماتے یا اللہ ہم نے صبح کی تیرے نام پر اور شام کی تیرے نام پر اور جیتے ہیں تیرے نام پر اور مرتے ہیں تیرے نام پر اور تیری ہی طرف جاویں گے مرنے کے بعد اور شام کو فرماتے یا اللہ تیرے ہی نام پر ہم نے شام کی اور تیرے ہی نام پر جیتے ہیں اور تیرے ہی نام پر مرتے ہیں اور تیری ہی طرف جائیں گے۔

❁❁❁

3-104 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْتَقَ اللَّهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ نِصْفَهُ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللَّهُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ.

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے اللھم انی اصبحت (یہ صبح کے وقت اور شام کے وقت امسیت کا لفظ کہے) یا اللہ میں نے صبح کی میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو اور تیرے عرش اٹھانے والے فرشتوں کو اس بات کا کہ تو اللہ ہے سوا تیرے کوئی معبود برحق نہیں ہے اور بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں؛ تو اللہ اس کا چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد کر دے گا، اگر تین بار کہے تو تین ربع آزاد کر دے گا، اگر چار بار کہے تو پورے کو آزاد کر دے گا جہنم سے۔

❁❁❁

104-4 عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ حِينَ يُمْسِي اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ابن بریدہ، ان کے والد بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح یا شام کو یہ دعا پڑھے اللھم انت ربی اخیر تک یعنی اے اللہ تو میرا رب ہے سوا تیرے کوئی سچا معبود نہیں ہے تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے ساتھ جو اقرار کیا ہے اس پر قائم ہوں اور تیرے وعدے پر مضبوط ہوں جہاں تک مجھے قدرت ہے پناہ مانگتا ہوں تیری اپنے کیے کی برائی سے اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا جو مجھ پر ہے اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا۔ بخش دے میرا گناہ، کوئی بخشنے والا نہیں ہے سوا تیرے۔ پھر مر جائے اس دن یا اس رات تو جنت میں جائے گا۔

104-5 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَمَّا زُبَيْدٌ كَانَ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شام کو یہ دعا پڑھتے امسینا وامسی الملك (اخیر تک) یعنی شام کی ہم نے اور اللہ کی سلطنت شام کو بھی ہے، شکر ہے اللہ کا۔ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف سجتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار میں چاہتا ہوں تجھ سے اس رات

بعدها وأعوذ بك من شر ما في هذه الليلة وشر ما بعدها رب أعوذ بك من الكسل ومن سوء الكبر أو الكفر رب أعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر وإذا أصبح قال ذلك أيضا أصبحنا وأصبح الملك لله.

کی بھلائی اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری اس رات کی برائی سے اے پروردگار میں پناہ مانگتا ہوں، میری سستی سے اور برے بڑھاپے سے یا برے کفر سے یا برے غرور سے۔ اے پروردگار میں پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے، اور صبح کو بھی یہ دعا پڑھتے مگر امسينا وامسى الملك لله کے بدلے اصبحنا واصبح الملك لله کہتے۔

❁❁❁

6-104 عَنْ أَبِي سَلَّامٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوا هٰذَا خَدَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ.

ابو سلامؓ سے روایت ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے ایک شخص ان کو ملا لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کا خادم ہے ابو سلام اس کے پاس گئے اور کہا مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کرو جو خاص تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ درمیان میں کسی کا واسطہ نہ ہو اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص صبح اور شام یہ کہے رضينا بالله (اخیر تک) یعنی راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کی رسالت پر تو اللہ ضرور اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

❁❁❁

7-104 عَنْ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَقَالَ عُثْمَانُ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ.

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح اور شام کو یہ دعا ناغہ نہ کرتے اللھم انی (اخیر تک) یعنی یا اللہ میں تجھ سے تندرستی چاہتا ہوں دین اور دنیا اور کنبے اور مال میں یا اللہ چھپا دے ستر ہمارے اور امن دے ہمارے دلوں کو یا اللہ حفاظت کر میرے سامنے اور میرے پیچھے اور داہنے اور بائیں اور اوپر سے۔ اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری اس بات سے کہ ہلاک ہوں میں نیچے کی طرف سے (وکیع نے کہا یعنی دھنس جاؤں زمین میں)۔

❁❁❁

8-104 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ إِلَى وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ قَالَ الرَّبِيعُ عَنْ اللَّيْثِ.

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ کہے گا فسبحان اللہ (اخیر تک) صبح کے وقت یعنی پاکی بیان کرو اللہ کی شام اور صبح کے وقت اور تعریف بیان کرتے ہیں اس کی جتنے لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں اور سہ پہر کو اور دوپہر کو اور دوپہر کے بعد نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے۔ مردے کو زندے سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو مر جانے کے بعد اسی طرح تم بھی پیدا کئے جاؤ گے (یعنی دوبارہ حشر ہو گا) تو جس قدر

ثواب اس کے ہاتھ سے جاتا رہا وہ اس کو حاصل کر لے گا اور جو شخص ان کلمات کو شام کو کہے وہ رات کا ثواب جو اس کے ہاتھ سے جاتا رہا حاصل کر لے گا۔

❁❁❁

9-104 عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنْ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ.

ابو عیاش سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کہے لا اله الا الله وحده لا شريك له (اخیر تک) تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا جو اسماعیل کی اولاد سے ہو ثواب ہو گا اور دس نیکیاں اس کے لیے لکھی جاویں گی اور دس برائیاں اس کی معاف ہوں گی اور دس درجے اس کے بلند ہوں گے اور شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا شام تک اور اگر شام کو یہ کہے تو صبح تک یہی حال ہو گا، حماد کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابو عیاش آپ ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا ابو عیاش سچا ہے۔

❁❁❁

10-104 عَنْ مُسْلِمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَسُولِ

مسلم بن حارث تمیمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے سرگوشی کی جب

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلِ اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا.

تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو سات بار کہے اللھم اجرنی من النار یا اللہ بچالے مجھ کو جہنم سے۔ جب تو یہ کہہ لے پھر اسی رات کو مر جائے تو تیرے لیے جہنم سے پناہ لکھی جائے گی اور جب فجر کی نماز پڑھ کر یہ کہے پھر اس دن مر جائے تو جہنم سے پناہ لکھی جائے گی۔

❁❁❁

11-104 عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ أَصَلَّيْتُمْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

معاذ بن عبداللہ، عبداللہ بن خبیبؓ سے روایت ہے کہ ہم نکلے بارش اور اندھیری رات میں ڈھونڈتے تھے رسول اللہ ﷺ کو اس لیے کہ آپ ﷺ نماز پڑھائیں پھر پایا ہم نے آپ ﷺ کو آپ نے مجھ سے فرمایا کہہ میں نے کچھ نہیں کہا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہہ میں نے کچھ نہیں کہا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے عرض کیا کہوں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: کہہ قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (مکمل سورتیں) شام اور صبح یہ کفایت کریں گے تجھ کو ہر بلا کے دفع کرنے کے لیے۔

❁❁❁

12-104 عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنَا بِكَلِمَةٍ نَقُولُهَا إِذَا

ابو مالکؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کو ایسی دعا بتلایئے جس کو

أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا وَاضْطَجَعْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقُولُوا اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ أَنَّكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَإِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ نَقْتَرِفَ سُوءًا عَلَى أَنْفُسِنَا أَوْ نَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ.

ہم صبح اور شام اور لیٹتے وقت کہا کریں۔ آپ ﷺ نے حکم کیا یہ دعا پڑھنے کا: اللهم فاطر السموات والارض (اخیر تک) یعنی اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے غائب اور حاضر کے، تو رب ہے ہر چیز کا، اور فرشتے گواہی دیتے ہیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا تیرے ہم پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائیوں سے اور شیطان مردود کے شر سے اور مکر سے یا اس کے شرک سے اور گناہ کی بات کرنے سے یا کسی مسلمان سے گناہ کی بات کرانے سے ابوداؤد نے کہا اسی اسناد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب صبح ہو تو یہ کہنا اصبحنا واصبح الملك لله (اخیر تک) یعنی صبح کی ہم نے اور اللہ کی سلطنت اور ملک نے جو پالنے والا ہے سارے جہان کا، یا اللہ میں تجھ سے بہتری چاہتا ہوں اس میں دن کی اور اس فتح اور مدد اور نور اور برکت اور ہدایت کی اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے پھر جب شام ہو تو یہی کہے۔

❁❁❁

104-13 عَنْ شَرِيقٍ الْهَوْزَنِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا بِمَ

شریق ہوزنی سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ رسول

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنْ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنْ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ.

اللہ ﷺ کون سی دعا پڑھنا شروع کرتے جب رات کو جاگتے انہوں نے کہا تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی آپ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس بار اللہ اکبر کہتے اور دس بار الحمد للہ کہتے اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار کہتے سبحان الملک القدوس دس بار کہتے اور دس بار استغفار کرتے اور دس بار لا الہ الا اللہ کہتے پھر فرماتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگی اور قیامت کی تنگی سے پھر شروع کرتے تھے نماز کو۔

❁❁❁

104-14 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا اللَّهُمَّ صَاحِبْنَا فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللَّهِ مِنْ النَّارِ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے تو فرماتے سنتا ہے سننے والا اللہ کی حمد اور نعمت اور حسن امتحان کو۔ یا اللہ رفاقت کر ہماری اور احسان کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی جہنم سے۔

❁❁❁

104-15 عَنْ أَبَانَ بْنِ عَفَّانَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ عَفَّانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ

ابان بن عثمان، عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے، جو شخص کہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی

اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَ قَالَ فَأَصَابَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ الْفَالِجُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيثَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ تَنْظُرُ إِلَيَّ فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَكِنَّ الْيَوْمَ الَّذِي أَصَابَنِي فِيهِ مَا أَصَابَنِي غَضِبْتُ فَنَسِيتُ أَنْ أَقُولَهَا.

السماء وهو السميع العليم تین بار تو اس کو کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی صبح تک اور جو کوئی صبح کو اسے تین بار کہے تو شام تک اس کو کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی، پھر ابان بن عثمان کو جو اس حدیث کے راوی ہیں فالج کا عارضہ ہوا تو جس شخص نے ان سے یہ حدیث سنی تھی وہ ان کی طرف دیکھنے لگا ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے میری طرف قسم اللہ کی میں نے جھوٹ نہیں باندھا عثمان پر نہ عثمان نے جھوٹ باندھا آنحضرت ﷺ پر، لیکن جس دن یہ عارضہ مجھ کو ہوا اس دن میں غصے میں تھا۔ اس دعا کا پڑھنا بھول گیا۔

❁❁❁

16-104 عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ عَبَّاسٌ فِيهِ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي

جعفر بن میمون، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں سنتا ہوں، تم ہر صبح کو یہ دعا پڑھتے ہو اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا الہ الا انت تین بار صبح کو اور تین بار شام کو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے دیکھا تو مجھے پسند ہے رسول اللہ ﷺ کی سنت پر چلنا ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اللھم انی اعوذ

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَتَدْعُو بِهِنَّ فَأُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ

بك من الكفر والفقر اللهم انی اعوذ بك من عذاب القبر لا اله الا انت تین بار صبح اور تین بار شام کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر سختی ہو یا آفت میں مبتلا ہو، اس کی دعا یہ ہے اللهم رحمتك ارجو فلا تكلني الى نفسی طرفة عين واصلح لی شانی كله لا اله الا انت، بعض راویوں نے الفاظ میں کمی بیشی کی ہے۔

❁❁❁

17-104 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَإِذَا أَمْسَى كَذَلِكَ لَمْ يُوَافِ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافَى.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سبحان الله العظيم وبحمده صبح کو سو مرتبہ اور شام کو سو مرتبہ پڑھ لے تو اس کے برابر مخلوق میں کسی کا درجہ نہیں ہو سکتا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- باب ہذا میں سو کر اٹھتے وقت بالخصوص اور دن کے باقی اوقات میں بالعموم چند اہم مسنون اذکار بتلائے گئے ہیں۔ اگر آدمی ان کو اپنا معمول بنالے تو ہر لحاظ سے اس کے لیے نفع بخش ہیں۔ ان اذکار کی وجہ سے ایک تو روحانی ترقی نصیب ہوتی ہے اور بندہ کو اللہ کا قرب ملتا ہے۔ دوسری طرف دنیوی آفات اور بلاؤں، مخلوق کے ہر قسم کے شر اور ضرر سے پناہ مل جاتی ہے۔

❁❁❁

105. بَاب
مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ

باب : جب آدمی چاند کو دیکھے تو اس وقت کیا کہے ؟

1-105 حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا.

موسیٰ بن اسماعیل، ابان، قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا ایمان لایا میں اس ذات پر جس نے مجھ کو پیدا کیا تین بار، پھر فرماتے شکر ہے اس اللہ کا جو فلاں مہینہ لے گیا اور فلاں مہینہ لایا یعنی گزشتہ لے گیا اور نیا لایا۔

❁❁❁

2-105 عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ مُسْنَدٌ صَحِيحٌ.

قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند کو دیکھتے تو اس طرف سے منہ پھیر لیتے اور کبھی فرماتے پناہ مانگتا ہوں میں شر سے اس فاسق کے یعنی چھپ جانے والے اور تاریک ہو جانے والے سے)۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- ہلال ابتدائی چاند کو کہتے ہیں۔ جب چاند نکل آئے تو اسے دیکھنے کے مسنون آداب واعمال کا ذکر کیا گیا ہے۔

❁❁❁

106. باب: مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

106-1 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

❁❁❁

106-2 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يُقَالُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَتَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِينُ فَيَقُوْلُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ.

❁❁❁

باب: جو شخص اپنے گھر سے باہر نکلے تو کیا کہے؟

ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر سے جب نکلتے تو اپنا چہرہ مبارک کو آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے: یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری، گمراہ ہونے سے یا پھسلائے جانے سے اور ظلم کرنے سے اور ظلم کئے جانے سے اور جہل کئے جانے سے مجھ پر۔

❁❁❁

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مرد اپنے گھر سے نکلتا ہے اور کہتا ہے بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اس وقت فرشتے اس سے کہتے ہیں تو نے راہ پائی اور بچایا گیا ہر بلا سے اور کافی ہے تجھ کو یہ دعا پھر شیطان اس سے جدا ہوتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے اب تو کیا کر سکتا ہے اس شخص سے جس کو راہ مل گئی، اور کافی ہو گئی وہ دعا اس کے لیے اور بچا لیا گیا ہر بلا سے۔

❁❁❁

107-بَاب: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

باب : آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے؟

1-107 عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ.

ابومالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے گھر میں جانے لگے تو کہے: اللهم انی اسالك (اخیر تک) یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اندر جانے کی بہتری اور باہر نکلنے کی بہتری۔ اللہ کے نام پر ہم اندر جاتے ہیں اور اللہ کے نام پر ہم باہر نکلتے ہیں اور بھروسہ کرتے ہیں ہم اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے پھر اندر جاکر گھر کے لوگوں سے سلام علیک کرے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ گزشتہ باب میں گھر سے باہر جاتے وقت کے اعمال و آداب کا ذکر تھا اس باب میں گھر کے اندر داخل ہونے کے آداب بیان کئے گئے ہیں۔ گھر سے باہر جائیں یا گھر میں داخل ہوں دونوں اوقات میں اللہ کا ذکر کرنا، اسی پر توکل کرنا اور شیطان کے شرور سے پناہ مانگنا ضروری ہے۔ اس حوالہ باب میں مسنون دعا کا ذکر بھی ہے۔

❁❁❁

108.بَاب: مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

باب : جب آندھی آئے تو اس وقت کیا کہے؟

1-108 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہوا اللہ کا ایک

اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَوْحُ اللّٰهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا.

حکم ہے کبھی رحمت لے کر آتی ہے کبھی عذاب لاتی ہے جب تم ہوا کو دیکھو تو اس کو برا مت کہو لیکن اللہ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے پناہ مانگو۔

❀❀❀

2-108 عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤَمِّنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا.

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اتنا زور سے ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا کوا دیکھوں بلکہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ تبسم فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ جب ابر یا ہوا کو دیکھتے تو اس کا اثر آپ ﷺ کے چہرے میں معلوم ہوتا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگ جب ابر کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ پانی برسے گا اور آپ ﷺ جب ابر کو دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرے میں ناراضگی معلوم ہوتی ہے اس کا کیا باعث ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ مجھے اس بات سے امن نہیں ہے کہ اس میں اللہ کا عذاب ہو۔ ایک قوم کو عذاب ہو چکا ہے ہوا سے (عاد کی قوم کو) اور ایک قوم ابر میں اپنا عذاب دیکھ چکی ہے جب وہ کہتے تھے یہ ابر تو برسنے والا ہے ہم پر (پھر ان پر پتھر برسے اور وہ سب ہلاک ہو گئے یعنی ثمود، حضرت صالح علیہ السلام کی امت)۔

تشریحی نکات

هَاجَتِ الرِّيحُ ..... 'جب ہوا معمول سے زیادہ تیز ہو جائے یعنی آندھی کی شکل اختیار کر لے'۔ کوئی بھی چیز جب اپنے معمول سے ہٹ جائے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ ہے کہ ایسے اوقات میں بطور خاص استغفار اور عبادت میں مشغول ہونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ مانگنی چاہیے۔

109. بَابٌ فِي الْمَطَرِ

باب : مینہ (بارش) کا بیان

109-1 عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ.

انسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اتفاق سے پانی برسنے لگا۔ آپ ﷺ باہر نکلے اور اپنا بدن کھول دیا یہاں تک کہ مینہ آپ کے جسم مبارک پر گرا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا، فرمایا اس لیے کہ وہ ابھی تازہ دم اپنے رب کے پاس سے آیا ہے۔

تشریحی نکات

کائنات کی زندگی پانی سے ہے۔ بارش اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس حدیث میں اس نعمت کی طرف اشارہ ہے۔

110. بَابٌ فِي الدِّيكِ وَالْبَهَائِمِ

باب : مرغ اور چارپایوں کا بیان

1-110 عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ.

زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مت برا کہو مرغ کو کیوں کہ وہ جگاتا ہے صبح کی نماز کے لیے۔

❁❁❁

2-110 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحُمُرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ.

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کتوں کا بھونکنا اور گدھوں کا پکارنا رات کو سنو تو پناہ مانگو اللہ کی اس لیے کہ وہ دیکھتے ہیں ان چیزوں کو جن کو تم نہیں دیکھ سکتے۔

❁❁❁

3-110 عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَغَيْرِهِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَقِلُّوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هَدْأَةِ الرِّجْلِ فَإِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى دَوَابَّ يَبُثُّهُنَّ فِي الْأَرْضِ قَالَ ابْنُ مَرْوَانَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَقَالَ فَإِنَّ لِلّٰهِ خَلْقًا ثُمَّ ذَكَرَ نُبَاحَ الْكَلْبِ وَالْحَمِيرِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ.

علی بن عمر بن حسین بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کم نکلا کرو رات کو) بعد راستہ موقوف ہو جانے کے کیونکہ اللہ جل جلالہ کے کچھ جانور ہیں، جن کو وہ چھوڑ دیتا ہے، پھر بیان کیا کتوں اور گدھوں کے چلانے کو جیسے اوپر گزرا، اور اس حدیث میں یہ زیادہ ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- جانوروں کی حس بہت سی چیزوں میں انسانوں سے تیز ہوتی ہے۔ وہ بہت سی ایسی آفات، جنات وشیاطین کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں جنہیں انسان نہیں دیکھتا ہے۔ ایسے اوقات میں وہ مختلف النوع آوازیں نکالتے ہیں۔ انسان جب ایسی آوازیں سنیں تو شیطان کے شرور سے پناہ مانگیں اور توبہ واستغفار کریں۔

111. بَابٌ فِي الْمَوْلُودِ يُؤَذَّنُ فِي أُذُنِهِ

باب: بچے کے کان میں اذان کہنا جب وہ پیدا ہو

111-1 عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ.

عبیداللہ، ان کے والد ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اذان دی حسن بن علیؓ کے کان میں جب حضرت فاطمۃ الزہراء نے ان کو جنا جیسی نماز کے لیے اذان دیتے ہیں۔

111-2 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ زَادَ يُوسُفُ وَيُحَنِّكُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِالْبَرَكَةِ.

عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے رسول اللہ ﷺ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور کھجور چبا کر ان کے منہ میں دیتے۔

112. بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْتَعِيذُ مِنَ الرَّجُلِ

باب: کوئی آدمی کسی آدمی سے پناہ مانگے تو کیسا ہے؟

112-1 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِوَجْهِ اللَّهِ فَأَعْطُوهُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ.

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پناہ مانگے اللہ کی اس کو پناہ دو اور جو سوال کرے اللہ کے نام پر اس کو دو۔

112-2 عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ وَقَالَ سَهْلٌ وَعُثْمَانُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَمَنْ آتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا اللّٰهَ لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ.

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم سے پناہ مانگے اللہ کی پناہ دو اس کو اور جو شخص تم سے سوال کرے اللہ کے نام پر دو اس کو سہل اور عثمان نے کہا جو شخص دعوت کرے تمہاری تو قبول کرو اس کو اور جو شخص تم پر احسان کرے تو بدلہ دو اس کا مسدد اور عثمان نے کہا اگر تم بدلہ نہ کر سکو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھو کہ اس کے احسان کا بدلہ تم نے کر دیا۔

تشریحی نکات

☜ یَسْتَعِیْذُ عَوْذٌ سے ہے جس کے معنی التجاء کرنے اور پناہ لینے کے ہیں۔ اللہ کے نام پر اگر کوئی آدمی سوال کرے یا جائز پناہ مانگے تو اس کو پناہ دینا یا اس کی جائز حاجت پوری کرنا نہایت مستحسن عمل ہے۔

113. بَابٌ فِي رَدِّ الْوَسْوَسَةِ

باب: وسوسہ کے دور کرنے کا طریقہ

113-1 حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ أَجِدُهُ فِي صَدْرِي قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا أَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَقَالَ لِي أَشَيْءٌ مِنْ شَكٍّ قَالَ وَضَحِكَ

ابو زمیل سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کیا ہوا ہے میرے دل کو انہوں نے کہا کیا ہوا۔ میں نے کہا قسم اللہ کی میں ان باتوں کو نہ کہوں گا انہوں نے کہا کیا شک ہے اور ہنسنے

قَالَ مَا نَجَا مِنْ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ الْآيَةَ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ.

لگے پھر کہا اس سے کوئی نہیں بچا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اگر تجھ کو شک ہے اس کلام میں جو ہم نے اتارا تجھ پر تو پوچھ لے ان لوگوں سے جو پڑھتے ہیں کتاب (توراۃ یا انجیل) کو تجھ سے پہلے پھر ابن عباس نے کہا جب تیرے دل میں اس قسم کے خیال پیدا ہوں تو یہ آیت پڑھ ھُوَ الاوّلُ والآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عليم۔

❁❁❁

113-2 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعْظِمُ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ أَوْ الْكَلَامَ بِهِ مَا نُحِبُّ أَنَّ لَنَا وَأَنَّا تَكَلَّمْنَا بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ.

ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ چند لوگ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے دلوں میں ایسے وسوسے دیکھتے ہیں جن کو بیان کرنا ہم پر بہت گراں ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ ان کو بیان کریں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم کو یہ وسوسے ہوتے ہیں انہوں نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو عین ایمان کی نشانی ہے۔

❁❁❁

113-3 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَحَدَنَا يَجِدُ فِي نَفْسِهِ يُعَرِّضُ بِالشَّيْءِ لَأَنْ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کسی شخص کے دل میں

يَكُوْنَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ رَدَّ أَمْرَهُ مَكَانَ رَدَّ كَيْدَهُ.

ایسا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کو بیان کرنے سے راکھ ہو جانا یا جل کر کوئلہ ہو جانا بہتر معلوم ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر شکر ہے اس اللہ کا جس نے شیطان کے مکروہ کو وسوسہ کر دیا۔

تشریحی نکات

وَسْوَسَةٌ یاوَسْوَاسٌ: یعنی دل میں ان خیالات کا آنا جس میں کوئی فائدہ وبھلائی نہ ہو یا بے تکی باتوں کو دل میں جگہ دینا۔ دراصل یہ ایک بیماری ہے اس میں دل پریشان ہوتا ہے۔ شیاطین بھی بعض مرتبہ کسی آدمی کے دل میں گناہ اور خوف کے وسواس ڈال دیتے ہیں۔ باب کی دوسری روایت میں رسول اللہ ﷺ نے (ان صحابی سے جن کو وسواس کی بہت شکایت تھی) ارشاد فرمایا:

((ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ))

"یہ تو عین ایمان کی نشانی ہے"۔

یعنی انسان کے دل میں شیطان طرح طرح کے وسواس ڈال دیتا ہے۔ بعض مرتبہ یہ وسواس ایک مسلمان کے دین کی بنیادوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ وہ ان وسواس پر پریشان ہوتا ہے لیکن انہیں قبول نہیں کرتا اور دین پر ثابت قدم رہتا ہے چنانچہ یہ عین ایمان دار ہونے کی علامت ہے۔

یونٹ نمبر ⑨

کتاب الآداب (VII)

ـــ کا تعارف

اسلام نے اہل اسلام کے لئے جو نظام زندگی عطاء فرمایا ہے، وہ اعتدال اور توازن کی بنیاد و اساس پر قائم ہے۔ اس نظام زندگی میں نہ تو ایسا طریقہ اختیار کرنے کی تعلیم و تلقین کی گئی کہ جس سے انسان معاشرے سے منقطع ہو کر، اپنے آپ کو صرف اور صرف عبادت الٰہی کے لئے وقف کر دے، اور نہ ہی اس بات کی اجازت دی گئی کہ معاشرتی روایات و اقدار اور رسوم و رواج میں وہ اس قدر منہمک اور مشغول ہو جائے کہ اللہ کو بھی بھول جائے، نبیؐ کی تعلیمات کو بھی نظر انداز کر دے اور اپنے فرائض دینیہ سے غافل ہو جائے بلکہ ایک ایسا معتدل اور متوازن نظام زندگی عطا کیا گیا جس میں انسان عبادات بھی سرانجام دیتا ہے، معاشرتی اقدار و روایات میں بھی حصہ لیتا ہے، اللہ کے حقوق بھی پورے کرتا ہے، اور بندوں کے حقوق بھی پورے کرتا ہے، اور دیگر معاشرتی روابط کو بھی زندہ رکھتا ہے۔

جس طرح عبادات اور ذکر و تسبیح کے کچھ آداب ہیں جو اس کی عبادت کو حسن عطا کرتے ہیں، اسی طرح معاشرتی اقدار و روایات میں بھی کچھ آداب سکھائے گئے، جن سے وہ اپنی زندگی میں معاشرتی اور اخلاقی حسن پیدا کرتا ہے۔ ان معاشرتی آداب کے ذریعہ ایک بندہ مومن اللہ سے اپنے تعلقات کو مضبوط و مستحکم رکھتا ہے، اس کی رضا اور خوشنودی بھی حاصل کرتا ہے اور معاشرتی اعتبار سے بھی ایک عظیم انسان بن کر ابھرتا ہے۔ پھر وہ لوگوں کی دینی رہنمائی کا فریضہ بھی سرانجام دیتا ہے اور معاشرتی اور اخلاقی میدان میں بھی ان کا رہنما ثابت ہوتا ہے۔ ان معاشرتی آداب کے سلسلے میں اس کو زندگی کے مختلف گوشوں سے متعلق آداب سکھائے گئے ہیں، اس یونٹ میں ہم سنن ابی داؤد کے ابواب کی روشنی میں مذکورہ آداب کا مطالعہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی نظام حیات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

⇦ معاشرتی آداب سے واقف ہو سکیں۔

⇦ باہمی مشاورت کے آداب و طریقے معلوم کر سکیں۔

⇦ والدین اور دیگر رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق معلوم کر سکیں۔

⇦ ملازمین کے حقوق سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

114. بَاب
فِي الرَّجُلِ يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ

باب :
جو غلام اپنے موالی (معتق) کو چھوڑ کر دوسرے کو مولیٰ بتاوے

114-1 عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ.

سعد بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے آپ کو سوا اور کسی کا بیٹا اپنے تئیں کہے گا جان بوجھ کر تو اس پر جنت حرام ہے۔

❁❁❁

114-2 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ الْمُتَتَابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص اپنے آپ کے سوا اور کسی کو باپ بنادے یا اپنے مولیٰ کے سوا اور کسی کو مولیٰ بنائے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی پے درپے قیامت تک۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- غلام اگر کسی اور کو اپنا مالک بتائے یا کوئی آدمی اپنا نسب تبدیل کر لے تو اس کے لیے بڑے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

❁❁❁

115.بَاب فِي التَّفَاخُرِ بِالِاحْتِسَابِ

باب: حسب نسب پر فخر کرنا

1-115 عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنْ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتِنَ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ نے دور کیا تم سے جاہلیت کی نخوت اور غرور کو اور اپنے باپ دادا پر فخر کرنے کو۔ اب آدمی دو قسم کے ہیں یا مومن ہیں پرہیزگار یا فاجر ہیں بدکار تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے (تو سب کی اصل یکساں ہیں پھر فخر کرنا کیسا) لوگوں کو چاہئے کہ اپنی قوم پر فخر کرنا چھوڑ دیں وہ تو ایک کوئلہ ہے جہنم کے کوئلوں میں سے (یعنی جن باپ دادا پر عرب کے لوگ فخر کرتے ہیں وہ تو کافر تھے مرتے ہی جہنمی ہو گئے پھر ان پر فخر کرنا گویا لوگوں کو دوبارہ جتلانا ہے کہ ہمارے باپ دادا جہنمی ہیں) اگر نہ چھوڑیں گے تو اللہ ان کو گبریلے کیڑے سے ذلیل سمجھے گا جو اپنے ناک سے گو اور گندگی ڈھکیل کرلے جاتا ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ اَلتَّفَاخُرِ بِالْاَحْسَابِ سے مراد ہے حسب پر تفاخر و غرور کرنا۔

گزشتہ باب میں انساب کی اہمیت کی طرف اشارہ تھا اور اپنی نسبی حیثیت کو تبدیل کرنے والے کے لیے بڑے عذاب کی وعیدیں سنائی گئیں تھیں۔ اس باب میں ایک دوسرے پہلو کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ کہ انساب کی تبدیلی سے کئی بڑی معاشرتی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور فساد وجود میں آتا ہے۔ اس کے تبدیل کرنے سے لوگوں کی اصل پہچان گم ہو جاتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ آدمی اپنے نسب پر فخر و غرور میں مبتلا ہو جائے۔ حقیقی عزت دار اور بڑا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب اور زیادہ متقی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم ﴾

* * *

116. بَاب فِي الْعَصَبِيَّةِ

باب: تعصب کرنا

* * *

116-1 عَنْ بِنْتِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ.

بنت واثلہ، واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تعصب کیا چیز ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تعصب یہ ہے کہ مدد کرے تو اپنی قوم کی ظلم پر۔

* * *

116-2 عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ ضَعِيفٌ.

سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا بہتر تم میں سے وہ شخص ہے جو اپنی قوم پر ظلم نہ ہونے دے (یعنی اگر کوئی ان پر ظلم کرے تو اس کو دفع کر لے) مگر گناہ میں ان کا شریک نہ ہو۔

* * *

116-3 عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى

جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے

عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ.

شخص بلائے لوگوں کو تعصب کی طرف (یعنی خلاف شرع کام کے لیے) اور جو شخص لڑے تعصب سے اور جو شخص مرے تعصب سے۔ (وہ بھی ہم میں سے نہیں)

❁❁❁

116-4 عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ فَهَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ.

ابوعقبہ سے روایت ہے وہ اہل فارس کا مولی تھا، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا جنگ احد میں، میں نے ایک شخص کو مارا مشرکوں میں سے اور بول اٹھا کہ لے یہ وار میرا اور میں فارسی غلام ہوں، رسول اللہ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا تو نے یہ کیوں نہیں کہا یہ لے وار میرا اور میں انصاری غلام ہوں۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- تَعَصُّبْ کا مطلب ہے پٹی باندھنا، حمایت کرنا، مدد کرنا۔ عصبۃٌ عربی میں 'جماعت' یا 'گروہ' کو کہتے ہیں۔
- محض قوم، قبیلہ یا رنگ وزبان یا علاقہ کی بنیاد پر لوگوں کا اتحاد اسلام کی نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اس طرح ان مذکورہ بالا بنیادوں پر ایک دوسرے کا ساتھ دینا بھی محض جاہلیت ہے۔ اسلام ایک عالمگیر برادری کا حامی ہے وہ یہ کہ ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔ کسی کی اعانت اور عدم اعانت کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا جامع ترین خلاصہ یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾
"یعنی نیکی اور تقویٰ کے امور میں باہم تعاون کرو اور برائی اور عدوان میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو"۔

117. بَابُ إِخْبَارِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِمَحَبَّتِهِ إِيَّاهُ

117-1 حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ.

باب: جس شخص سے محبت رکھے تو اس سے کہہ دے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں

مسدد، یحییٰ، ثور، حبیب، مقدام بن معدیکرب سے جو صحابی ہیں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے محبت رکھے تو اس سے بیان کردے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔

118. بَابٌ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى خَيْرٍ يَرَاهُ

118-1 حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ

باب: ایک آدمی کا دوسرے سے کسی نیکی کی بنا پر محبت کرنا

موسیٰ بن اسماعیل، سلیمان، حمید، عبداللہ، ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص محبت کرتا ہے کسی قوم سے لیکن ان کے برابر عمل نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا تو اے ابوذر! اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھتا ہے۔ ابوذر نے کہا میں تو

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَأَعَادَهَا أَبُو ذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھتا ہے۔ ابوذر نے پھر یہی کہا رسول اللہ ﷺ نے پھر وہی کہا۔

* * *

تشریحی نکات

یہ باب بھی گزشتہ باب کا تتمہ ہے۔ اس میں نیک لوگوں کے ساتھ محبت رکھنے کا بیان ہے۔ باب کی دوسری روایت میں ارشاد ہے:

((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))

"آدمی روزِ قیامت اسی کے ساتھ ہو گا جس سے اس کی دوستی و محبت ہو گی۔"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو" (التوبۃ: ۱۱۹)

دوستی و محبت انسان پر بہت اثر انداز ہوتی ہے لہٰذا اگر اچھے آدمی کو دوست بنائے گا تو خیر کے قریب ہو جائے گا اور برے کو دوست بنائے گا تو برائی کے قریب ہو جائے گا۔ فارسی میں کہتے ہیں:

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی اچھے کی صحبت تجھے بھی اچھا بنا دے گی اور برے کی صحبت تجھے بھی برا بنا دے گی۔

* * *

119. باب في المستشار مؤتمن

باب: جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے

119-1 عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ المستشار مؤتمن.

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے۔

تشریحی نکات

مشورہ کے معنی ہیں صلاح دینا، رائے دینا یا اشارہ طلب کرنا۔ مشورہ ... کی رائے دریافت کرنے کو کہتے ہیں۔

مشورہ کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم اور سنت نبوی ﷺ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وأمرهم شورى بينهم﴾

"یعنی ایمان والے اپنے کام آپس کے مشورے سے ..." (الشوریٰ: ۳۹)

مشورہ لینے والے کی ذمہ داری یہ ہے کہ ... اور مشورہ دینے والے کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ درست اور صائب مشورہ دے ... کسی کام کا مشورہ دیا اور وہ جانتا ہے کہ بہتری اس کے علاوہ میں ہے تو گویا اس نے خیانت کی۔

120. باب: في الدال على الخير كفاعله

باب: جو شخص بھلائی کی ہدایت کرے وہ بھلائی کرنے والے کے برابر ہے۔

120-1 عن أبي مسعود الأنصاري قال جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال يا

ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض

رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي قَالَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلَكِنْ ائْتِ فُلَانًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ.

کیا یا رسول اللہ میرے پاس سواری نہیں ہے مجھے سواری دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے لیکن تو فلاں شخص کے پاس جا شاید وہ تجھے سواری دے دے وہ شخص اس کے پاس گیا، اس نے سواری دے دی۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ کر آیا اور بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص نیک بات کو بتلا دے اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس بات کے کرنے والے کو ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ سے مراد ہے اچھائی کی ہدایت اور اچھائی کی طرف رہنمائی کرنے والا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ اچھائی کی طرف دلالت کرنے والا ایسا ہے کہ جیسے اس نے خود اچھائی کی اور برائی کی طرف دلالت کرنے والا ایسا ہے کہ جیسے اس نے خود برائی کی ہو۔ مذکورہ بالا حدیث میں بھی الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہی مضمون ہے۔

❁❁❁

121. بَاب: فِي الْهَوَى

باب: نفس کی خواہش کا بیان

121-1 عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ.

ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی چیز کی محبت تجھ کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ "مصوی": آدمی کی چاہت اور نفس کی خواہش کو کہتے ہیں۔ نفسانی خواہش ایسی شے ہے کہ اگر انسان اس کے تابع ہو جائے تو وہ حق وباطل کی تمیز کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اتباع ھویٰ میں آدمی کو قبیح کی قباحت نظر نہیں آتی۔ قرآن نے جگہ جگہ اتباع ھویٰ کی مذمت کی ہے۔ مثلاً ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۱- ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾ (الکھف: ۲۸)

۲- ﴿فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَن لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ﴾ (طہٰ: ۱۶)

۳- ﴿أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا﴾ (الفرقان: ۴۳)

۴- ﴿فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ (القصص: ۵۰)

۵- ﴿أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴾ (الجاثیہ: ۲۳)

نوٹ: عربی یا اردو کی کسی معروف تفسیر سے مندرجہ بالا آیات کا ترجمہ و تشریح نوٹ کر لیجیے۔

☜ ھویٰ سے متعلق ارشاد نبوی ہے:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ)).

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات نفس میری لائی ہوئی ہدایت کے تابع نہ ہو جائیں"۔ (البخاری)

❁❁❁

﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۲۳-۲۴)

نوٹ: اردو کی کسی معروف تفسیر کا مطالعہ کیجئے اور مندرجہ بالا آیات کا ترجمہ اور تشریح نوٹ کریں۔ علاوہ ازیں سورۃ لقمان کی آیت نمبر ۱۴-۱۵ کا مطالعہ کیجئے۔

• • •

124. باب: فی فضل من عال یتامیٰ — باب: جو شخص یتیموں کی پرورش کرے تو اس کو کتنا ثواب ہے؟

1-124. عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ من کانت لہ انثی فلم یئدھا ولم یھنھا ولم یؤثر ولدہ علیھا قال یعنی الذکور ادخلہ اللہ الجنۃ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے ہاں بیٹی ہو پھر اس کو جیتا زندہ نہ گاڑے (جیسے کافر کیا کرتے تھے) نہ اس کو ذلیل وخوار سمجھے نہ لڑکے کو اس پر فوقیت دے تو اللہ اس کو جنت میں لے جائے گا۔

• • •

2-124. عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من عال ثلاث بنات فادبھن وزوجھن واحسن الیھن فلہ الجنۃ

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تین بیٹیوں کو پرورش کرے پھر ان کو تعلیم دے (یعنی ادب اور طریقہ خانہ داری اور حسن معاشرت اور کفایت شعاری) سکھا دے ان کا نکاح کر دے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اس کے لیئے جنت ہے۔

3-124 عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ

سہیل نے اسی (مذکورہ روایت کی) طرح روایت ہے کہ اس میں (مزید) یہ ہے کہ تین بہنیں ہوں یا تین بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں ہوں۔

4-124 عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بِالْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا

عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت میں، میں اور جو عورت کالے رخساروں کی ہو (یعنی خاوند کے مر جانے سے زیب اور زینت چھوڑ دی اور یتیم بچوں کی پرورش میں کالی پیلی ہو جائے) اس طرح ہوں گے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے (جن میں کچھ فاصلہ نہیں ہے) وہ عورت مراد ہے جو اپنے خاوند کے مر جانے کے بعد ہر چند عزت اور خوب روتی سوکھتی ہو پر دوسرا نکاح نہ کرے یتیموں کی پرورش کی لئے یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائیں یا مر جائیں۔

تشریحی نکات

باب کا عنوان یتیم بچوں کی پرورش کے بارے میں ہے لیکن باب کی تمام احادیث یتیم بچیوں اور عام لڑکیوں کی اچھی پرورش کے بارے میں ہے۔ اسلام نے عورت کو صحیح معنوں میں عزت دی

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَلْعَنُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَلْعَنُ أَبَاهُ وَيَلْعَنُ أُمَّهُ فَيَلْعَنُ أُمَّهُ.

اللہ ﷺ نے فرمایا سب گناہوں میں بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اپنے ماں باپ پر آدمی کیسے لعنت کرے گا آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح کہ لعنت کرے ایک شخص کے باپ پر، وہ اس کے باپ پر لعنت کرے اس کی ماں پر، وہ اس کی ماں پر لعنت کرے۔

❁❁❁

123-4 عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا.

ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدیؓ سے روایت ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اتفاقاً ایک شخص آیا بنی سلمہ میں سے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ مر گئے ہیں، اب بھی کوئی صورت ان کے ساتھ احسان کرنے کی باقی ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں ان کے واسطے دعا اور استغفار کرنا اور ان کی وصیت یا اقرار کو پورا کرنا اور اس ناتے کو جوڑنا جو انہی سے جڑتا تھا اور ان کے دوست کی خاطر کرنا۔

❁❁❁

123-5 عَنْ أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عَظْمَ الْجَزُورِ إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ

ابوالطفیل سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جعرانہ (مکہ سے کچھ دور طائف کے راستے میں ایک جگہ ہے جہاں سے لوگ عمرہ کے لیے احرام بھی باندھتے

حَتّٰى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هٰذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ.

ہیں۔ جس کو بڑا عمرہ کہتے ہیں) میں نے دیکھا آپ ﷺ گوشت تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ایک عورت آئی جب قریب پہنچی رسول اللہ ﷺ کے تو آپ ﷺ نے اپنی چادر اس کے لیے بچھادی، وہ اس پر بیٹھی میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے لوگوں نے کہا یہ وہ عورت ہے جس نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا (یعنی حلیمہ یا ثویبہ)

❁❁❁

6-123 عَنْ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَامَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

عمر بن سائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ ﷺ کے رضاعی باپ (دودھ باپ) آئے آپ ﷺ نے ان کے لیے کپڑے کا ایک کونہ بچھا دیا، وہ اس پر بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ کی رضاعی ماں آئیں آپ ﷺ نے ان کے لیے دوسرا کونہ اپنے کپڑے کا بچھا دیا وہ اس پر بیٹھ گئیں پھر آپ ﷺ کے رضاعی بھائی آئے آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنے سامنے بٹھایا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ والدین کے حقوق اور ان سے حسن سلوک کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

122. بَابٌ فِي الشَّفَاعَةِ

باب: سفارش کا بیان

122-1 عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْفَعُوا إِلَيَّ لِتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ.

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفارش کرو مجھ سے تاکہ تم کو ثواب ہو پھر فیصلہ تو نبی کی زبان سے وہی ہو گا جو اللہ کو منظور ہو گا۔

***

تشریحی نکات

مذکورہ بالا حدیث میں سفارش سے مراد جائز سفارش ہے ناجائز نہیں۔ روایات سے ثابت ہے کہ ناجائز سفارش پر رسول اللہ ﷺ نہایت غصہ ہوتے تھے مثلاً فاطمہ مخزومیہ نے چوری کی تو حضرت اسامہ کے ذریعے ان کی سزا کی معافی کی سفارش کی گئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے نہایت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور سفارش قبول نہیں فرمائی۔

سفارش کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے:

((مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا)) (النساء: ۸۵)

شفاعت کے بارے میں مزید آیات ملاحظہ ہوں:

البقرۃ: ۴۸، ۱۲۳، ۲۵۵ مریم: ۸۷ الزخرف: ۸۶ النجم: ۲۶

نوٹ: ان تمام آیات کا ترجمہ و تشریح کسی مستند تفسیر سے اپنے پاس نوٹ کریں۔

***

123. بَابٌ: فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

باب: ماں باپ سے نیکی کرنا

123-1 عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

بہز بن حکیم اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

جدِّہٖ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَسْأَلُ رَجُلٌ مَوْلَاہُ مِنْ فَضْلٍ ھُوَ عِنْدَہُ فَیَمْنَعُہُ إِیَّاہُ إِلَّا دُعِيَ لَہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَضْلُہُ الَّذِي مَنَعَہُ شُجَاعًا أَقْرَعَ.

اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ احسان کروں، فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنے باپ کے ساتھ پھر جو سب سے پہلے قریب رشتہ دار ہو پھر جو اس کے بعد ہو اسی طرح اور آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے آزاد کئے ہوئے غلام سے وہ مال مانگے جو اس کی حاجت سے زیادہ ہو پھر وہ اس کو نہ دے تو قیامت کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر اس کے سامنے آئے گا۔

123-2 حَدَّثَنَا كُلَیْبُ بْنُ مَنْفَعَةَ عَنْ جَدِّہٖ أَنَّہُ أَتَی النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَمَوْلَاكَ الَّذِي یَلِي ذَاكَ حَقٌّ وَاجِبٌ وَرَحِمٌ مَوْصُوْلَةٌ.

کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا بکر بن حارث سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی ماں اور باپ اور بہن اور بھائی کے ساتھ اور اپنے آزاد کرنے والے کے ساتھ ان لوگوں کا حق ادا کرنا ضروری ہے اور ناتا ہے جس کو ملانا چاہئے۔

123-3 عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول

ہے بلکہ مندرجہ بالا احادیث سے صاف واضح ہے کہ عورت کی عزت و حفاظت کرنے والا عند اللہ اور عند رسول اللہ ﷺ نہایت معزز و مکرم ہوں گے اور روزِ قیامت ان کی تکریم کا یہ عالم ہو گا کہ ایسے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی معیت (ساتھ) نصیب ہو گی۔ سبحان اللہ! کیا عظیم الشان مرتبہ ہے۔

❁❁❁

125. بَاب :

فِي مَنْ ضَمَّ يَتِيمًا

125-1 عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَقَرَنَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ

❁❁❁

باب :

جو شخص یتیم کی پرورش اپنے ذمہ لے

سہلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کا پالنے والا قیامت میں ایسے قریب ہوں گے اور اشارہ کیا کلمے کی اور بیچ انگلی سے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- یَتِیمٌ وہ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو اور وہ نابالغ ہو۔ اگر ماں باپ دونوں مر گئے ہوں تو اس کو "لَطِیمٌ" کہتے ہیں۔ اگر صرف ماں مر گئی ہو تو اسے "عَجِيٌّ" کہیں گے۔
- ملی ہوئی دو انگلیوں سے اشارہ فرمانے کا ایک اہم مقصد یہ بتلانا مقصود ہے کہ وہ (یتیم کا پالنے والا) میرے بالکل نزدیک رہے گا۔ عالی مرتبت ہونے کی طرف اشارہ ہے۔
- قرآن مجید میں یتیم کے حقوق کی ادائیگی اور اس کا خیال رکھنے کی بہت تاکید وارد ہوئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (الانعام : ۱۵۲)

﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ (الاسراء : ۳۴)

﴿كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ﴾ (الفجر : ۱۷)

﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾ (الضحیٰ : ۹)

﴿فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ﴾ (الماعون : ۲)

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ (الدھر : ۸)

﴿يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ﴾ (البلد : ۱۵)

نوٹ: تفسیر سے مندرجہ بالا آیات کا ترجمہ و تفسیر تحریر کریں۔

❁❁❁

126.بَاب : فِي حَقِّ الْجِوَارِ

باب : ہمسائے کے حق کا بیان

126-1 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى قُلْتُ لَيُوَرِّثَنَّهُ.

سیدۃ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ جبرائیل مجھ کو ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اس کو ترکہ بھی دلائیں گے۔

❁❁❁

126-2 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو جَارَهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاصْبِرْ فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَبَرَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ فَجَاءَ إِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اپنے ہمسائے کی شکایت کرنے لگا آپ ﷺ نے فرمایا جا اور صبر کر۔ وہ دو تین مرتبہ پھر آیا آپ ﷺ نے فرمایا اپنا اسباب (سامان) مکان سے نکال کر راستے پر ڈال دے اس نے اپنا اسباب (راستے میں ڈال دیا) لوگوں نے وجہ پوچھنا شروع کی۔ اس نے اپنے ہمسائے کی ایذاء دہی

129. بَابٌ فِي مَنْ خَبَّبَ مَمْلُوكًا عَلَى مَوْلَاهُ

باب: جو شخص کسی کے غلام کو بھڑکائے تو کتنا بڑا گناہ ہے۔

1-129 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِئٍ أَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا.

ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کی بیوی یا غلام لونڈی کو بھڑکائے (اور اس کے خاوند یا مالک سے باغی کر دے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- تخبیب فریب دینے اور بگاڑ دینے کو کہتے ہیں۔
- کتاب الادب کے گزشتہ حصہ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ عام حالات میں بھی ایک آدمی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ ایک دوسرے کے مابین اختلافات اور فتنہ کھڑا کرے۔ چہ جائیکہ بیوی اور خاوند یا مالک و مملوک کے درمیان اختلافات ڈالنا۔ یعنی یہ عام حالات سے بڑھ کر گناہ اور فساد والی بات ہے۔

❁❁❁

130. بَابٌ فِي الِاسْتِئْذَانِ

باب: اذن مانگ کر اور اجازت لے کر کسی کے مکان میں جانا چاہیے۔

1-130 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ.

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ ﷺ کے کسی حجرے میں رسول اللہ ﷺ تیر لے کر اٹھے گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں تاکہ ماریں اس کو غفلت میں۔

130-2 عَنْ أَبِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهُ.

ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کے گھر میں جھانکے بغیر اس کی اجازت کے پھر وہ اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس کا بدلہ نہ لیا جاوے گا۔

130-3 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا إِذْنَ.

ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اندر نگاہ پڑ گئی تو پھر اذن کی کیا حاجت ہے (یعنی اذن لینا اندر جانے سے پہلے ہوتا ہے۔ جب اندر چلا گیا یا دیکھنے لگا تو پھر اذن لینا بے فائدہ ہے۔

130-4 عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ أَلِجُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِخَادِمِهِ اخْرُجْ إِلَى هَذَا فَعَلِّمْهُ الِاسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهُ قُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ.

ربعیؓ سے روایت ہے بنو عامر کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے گھر پر آیا اور اس نے اذن مانگا اندر آنے کا تو کہنے لگا کیا میں گھسوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا جا اور اس کو اذن لینا سکھا دے کہ یوں کہے السلام علیکم، کیا میں اندر آؤں؟ یہ اس شخص نے سن لیا اس نے کہا السلام علیکم۔ کیا میں اندر آؤں؟ آپ ﷺ نے اجازت دی اس کو اندر آنے کی۔

127-3 عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ.

رافع بن مکیثؓ سے روایت ہے کہ وہ صلح حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غلام لونڈی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا برکت ہے اور برا برتاؤ کرنا نحوست ہے۔

❁❁❁

127-4 عَنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ نَعْفُو عَنْ الْخَادِمِ فَصَمَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً.

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ، کتنی بار ہم معاف کریں خدمت گار کے قصور کو، رسول اللہ ﷺ چپ ہو رہے پھر اس نے پوچھا آپ ﷺ چپ ہو رہے پھر اس نے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر روز ستر بار معاف کیا کرو۔

❁❁❁

127-5 عَنْ زَاذَانَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ فَأَخَذَ مِنْ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنْ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ.

زاذان سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر کے پاس آیا انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے ایک تنکا اٹھایا یا کچھ اور پھر کہا اس کے آزاد کرنے میں مجھ کو اتنا بھی ثواب نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ مملوک سے مراد ایسے افراد ہیں جو کسی ملکیت میں ہوں۔ عام طور پر اس سے غلام اور لونڈی مراد ہوتے ہیں لیکن اس کے معنی میں نوکر چاکر اور دیگر خدمت گار طبقہ بھی شامل ہے۔ اس باب کے مطالعہ سے آپ واضح طور پر یہ محسوس کریں گے کہ اسلام نے انسانوں کی غلامی کے تصور کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ علاوہ ازیں غلاموں کو آزاد کرنے کے لیئے ایسے دروازے وا کئے ہیں کہ جن کی موجودگی میں غلاموں کی آزادی بہر صورت یقینی ہو جاتی ہے۔ جہاں تک خدمت گاروں، نوکر چاکروں کا معاملہ ہے اسلام نے انھیں ایک انسان کی حیثیت سے اتنا ہی مقام دیا ہے جتنا کہ ایک معزز آدمی کا بحیثیت انسان مقام و مرتبہ ہے۔

❁❁❁

128.بَاب فِي الْمَمْلُوكِ إِذَا نَصَحَ

1-128عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ.

❁❁❁

باب: غلام لونڈی جب اپنے مالک کی خیر خواہی کریں تو ان کو کتنا ثواب ہے؟

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب غلام خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اچھی طرح سے عبادت کرے اللہ کی تو اس کو دوہرا ثواب ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ غلام لونڈی یا خدمتگار اللہ کی عبادت بھی اچھی طرح کریں اور اپنے صاحب اور مالک کی خدمت بھی کریں تو انہیں دوہرا اجر ملے گا یعنی ایک اجر تو اللہ کی عبادت کرنے کا اور دوسرا اجر اپنے مالک وصاحب کی خدمت کا۔ یعنی دونوں کے حقوق ادا کئے تو دوہرا اجر ملے گا۔

❁❁❁

کا حال بیان کیا تو لوگوں نے اس کے ہمسائے پر لعنت کرنا اور بد دعا کرنا شروع کیا کہ اللہ اس کو ایسا کرے (وغیرہ) اس پر اس کا ہمسایہ آیا اور کہا چلو اپنے گھر میں چلو اب میں کوئی ایسی بات نہ کروں گا جو تجھ کو ناگوار ہو۔

۞۞۞

3-126 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ بِأَيِّهِمَا أَبْدَأُ قَالَ بِأَدْنَاهُمَا بَابًا.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے دو ہمسائے ہیں میں کس کے ساتھ پہلے احسان کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا دروازہ قریب ہو (اگرچہ دیوار دور ہو)۔

۞۞۞

تشریحی نکات

- جِوَارٌ کے معنی ہمسائیگی کے ہیں۔
- مندرجہ بالا باب میں ہمسایہ کے نہ صرف حقوق کا ذکر ہے بلکہ اس بات کا تذکرہ بھی ہے کہ ہمسایہ کے ساتھ بہر صورت حسن سلوک رکھنا چاہئے اور اگر اس کی طرف سے کوئی ایذاء پہنچے تو اس پر صبر کرنا چاہئے۔ ہمسایہ کی ضرورتوں کا خیال رکھنا، اس کی بیمار پرسی اور تیمارداری کرنا اور اس کی غمی خوشی میں شمولیت کرنا ضروری ہے۔
- قرآنِ مجید نے ہمسایہ کی چند قسمیں بھی بیان کی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾

"اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور قرابت داروں کے ساتھ اور یتیموں اور فقیروں کے ساتھ اور ہمسایہ قریب اور ہمسایہ اجنبی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافروں کے ساتھ"۔ (النساء: ۳۶)

☆مزید تفصیل کے لیے اس آیت کی تفسیر ملاحظہ کیجئے۔

127. بَاب فِي حَقِّ الْمَمْلُوكِ

باب: غلام لونڈی کے حقوق کا بیان

127-1 عَنْ علي رضي الله عنه قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اخیر کلام رسول اللہ ﷺ کا یہ تھا نماز کا خیال رکھو اور ڈرو اللہ سے غلام لونڈی کے بارے میں (یعنی ان پر ظلم نہ کرو۔ طاقت سے زیادہ ان سے محنت نہ لو، قصور سے زیادہ سزا دنہ دو)۔

127-2 عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى مَرَّتَيْنِ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ.

ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا اتنے میں ایک آواز پیچھے سے آئی اے ابو مسعود! جان رکھ اللہ تجھ پر اس سے زیادہ اختیار رکھتا ہے جتنا تو اس پر رکھتا ہے۔ میں نے ادھر دیکھا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ آزاد ہے اللہ کے واسطے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو تجھے جہنم کی آگ لپیٹ لیتی یا لپٹ جاتی۔

5-130 عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَالَ عُثْمَانُ سَعْدٌ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ قَالَ عُثْمَانُ مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا عَنْكَ أَوْ هٰكَذَا فَإِنَّمَا الِاسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظَرِ۔

ہزیل سے روایت ہے کہ ایک شخص آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس عثمان کی روایت میں ہے کہ وہ سعد بن ابی وقاص تھے) تو آپ ﷺ کے دروازے پر کھڑے ہوئے اجازت مانگنے کو لیکن منہ دروازے کی طرف تھا (یعنی اندر سارا گھر دکھلائی دیتا تھا) رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اس طرح کھڑا ہو کیونکہ اجازت لینا اسی لیے ضروری ہے کہ یکا یک گھر کے لوگوں پر نظر نہ پڑے (شاید وہ بے ستر ہوں اور جب ایسے جا کر کھڑے ہوئے کہ گھر کے اندر سب دکھلائی دینے لگا تو پھر اجازت لینے سے کیا فائدہ۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ معاشرے میں رہنے والے لوگوں کا ضروری فعل ہے۔ اس سلسلہ میں آدمی کو آمد و رفت کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔ کسی کے گھر جانے اور اس سے ملنے کے کیا کیا آداب ہیں؟ مذکورہ بالا باب اور آئندہ چار ابواب اسی سلسلہ میں ہیں۔
- اس باب میں بطورِ خاص اس چیز کی ممانعت ہے کہ کسی کے گھر کے اندر تانک جھانک کرنا ایک بڑا جرم ہے اگر کوئی آدمی کسی سے ملنے جائے تو اجازت لے اجازت سے پہلے نہ تو گھر میں داخل ہو اور نہ ہی گھر میں جھانکے۔ موقع کی مناسبت سے اور حالات کے موافق اجازت لینے کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں اس کا ایک بہت بہت طریقہ یہ ہے کہ سلام کر کے اجازت لی جائے۔

❁❁❁

131. بَاب كَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الِاسْتِئْذَانِ

131-1 عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ زَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَنْزِلِنَا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا قَالَ قَيْسٌ فَقُلْتُ أَلَا تَأْذَنُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ذَرْهُ يُكْثِرُ عَلَيْنَا مِنْ السَّلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ وَأَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنْ السَّلَامِ قَالَ فَانْصَرَفَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهُ مِلْحَفَةً مَصْبُوغَةً بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَى آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ الطَّعَامِ فَلَمَّا أَرَادَ الِانْصِرَافَ قَرَّبَ لَهُ سَعْدٌ حِمَارًا قَدْ وَطَّأَ عَلَيْهِ بِقَطِيفَةٍ

باب: آدمی کتنی بار سلام کرے اجازت لینے میں

قیس بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ملاقات کو ہمارے گھر میں تو آپ ﷺ نے (باہر ٹھہر کر) فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس نے کہا کیوں تم اجازت نہیں دیتے رسول اللہ ﷺ کو اندر آنے کی، سعد نے کہا ذرا صبر کرو آپ زیادہ تر سلام کریں گے ہم لوگوں پر۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، سعد نے آہستہ سے جواب دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، بعد اس کے رسول اللہ ﷺ لوٹے اور سعد رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نکلے سعد نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کا سلام سنتا تھا لیکن آہستہ سے جواب دیتا تھا اس آرزو سے کہ آپ ﷺ زیادہ سلام کریں ہم لوگوں پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ سعد کے ساتھ لوٹ آئے۔ سعد نے آپ ﷺ کے سرد ہونے کے لیے مصالح تیار کیا تھا آپ نے سرد ہوئے اور غسل کیا پھر سعد نے ایک چادر رسول اللہ ﷺ کو دی جو زعفران یا ورس

فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ يَا قَيْسُ اصْحَبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَيْسٌ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ارْكَبْ فَأَبَيْتُ ثُمَّ قَالَ إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ تَنْصَرِفَ قَالَ فَانْصَرَفْتُ. قَالَ هِشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ.

میں رنگی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو لپیٹ لیا بعد اس کے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا، اللہ اپنی برکت اور رحمت نازل کر سعد بن عبادہ کی اولاد پر، پھر رسول اللہ ﷺ نے کھانا کھایا جب لوٹنے کا قصد کیا تو سعد سواری کے لیے ایک گدھا لائے جس پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ اس پر سوار ہوئے۔ سعد نے کہا اے قیس ساتھ جا رسول اللہ ﷺ کے۔ قیس کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا سوار ہو جا، میں نے انکار کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو سوار ہو نہیں تو لوٹ جا میں لوٹ آیا۔

❁❁❁

2-131 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلْ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ الْأَيْسَرِ وَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ الدُّورَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ سُتُورٌ.

عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم کے دروازے پر آتے تو دروازے کی طرف منہ کر کے نہ کھڑے ہوتے بلکہ داہنے یا بائیں چوکھٹ کی طرف کھڑے ہوتے اور فرماتے السلام علیکم، السلام علیکم کیونکہ ان دنوں دروازوں پر پردے نہ تھے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ گزشتہ باب میں بعض امور کی ممانعت تھی۔ اس باب میں استیذان کے طریقے پر گفتگو کی گئی ہے

وہ یہ کہ اس کا بہتر طریقہ السلام علیکم ہے۔ علاوہ ازیں اگر کوئی آدمی آنے والے کو اجازت نہ دے تو تین مرتبہ تک اجازت لے سکتا ہے اگر پھر بھی جواب نہ ملے تو لوٹ جانا چاہئے۔

❁❁❁

132.بَاب دَقِّ الْبَابِ عِنْدَ الِاسْتِئْذَانِ

باب : اجازت لیتے وقت دروازہ کھٹکھٹانے کا بیان

132-1 عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنِ أَبِيهِ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهُ.

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اپنے باپ کے قرضے کی گفتگو کے لیے تو میں نے دروازہ ٹھونکا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے میں نے کہا میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو میں بھی ہوں اور آپ ﷺ نے اس کو برا جانا۔

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ اس باب میں استیذان کا ایک طریقہ کا ذکر ہے کہ دروازہ کھٹکھٹایا جائے اندر سے سوال ہو تو اپنا نام یا کوئی واضح شناخت بتانی چاہئے۔

❁❁❁

133.بَاب فِي الرَّجُلِ يُدْعَى أَيَكُونُ ذَلِكَ إِذْنَهُ

باب : جب کوئی شخص بلانے سے جاوے تو اس کو اذن لینے کی حاجت ہے یا نہیں؟

133-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص ایک آدمی کو بلانے کے لیے بھیجے تو وہی اس کا اذن ہے۔

❁❁❁

2-133 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بلایا جاوے آدمی بھیج کر اور وہ اس کے ساتھ آوے تو اذن لینے کی حاجت نہیں۔

❁❁❁

❁❁❁

134.بَابُ الِاسْتِئْذَانِ فِي الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ

باب : پردہ پوشی کے تین اوقات میں استیذان کا حکم

1-134 ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةَ الْإِذْنِ وَإِنِّي لَآمُرُ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ.

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آیت استیذان پر اکثر لوگوں نے عمل نہیں کیا مگر میں نے اپنی اس لونڈی کو بھی حکم دے دیا ہے کہ میرے پاس اذن لے کر آئے۔

❁❁❁

2-134 عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ تَرَى فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي أُمِرْنَا فِيهَا بِمَا أُمِرْنَا وَلَا يَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ

عکرمہؒ سے روایت ہے کہ چند لوگوں نے جو عراق کے رہنے والے تھے ابن عباس سے کہا تم کیا کہتے ہو اس آیت کے بارے میں۔ اس میں ہم کو حکم ہوا جو حکم ہوا لیکن اس پر کسی نے عمل نہیں کیا یعنی یہ آیت : یا ایھا الذین آمنوا لیستاذنکم الذین...... (اخیر تک) یعنی اے ایمان والو چاہیئے کہ تین مرتبہ (یعنی تین اوقات میں) اذن لے کر آئیں تمہارے پاس

صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ إِلَى عَلِيمٌ حَكِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللَّهَ حَلِيمٌ رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ يُحِبُّ السَّتْرَ وَكَانَ النَّاسُ لَيْسَ لِبُيُوتِهِمْ سُتُورٌ وَلَا حِجَالٌ فَرُبَّمَا دَخَلَ الْخَادِمُ أَوْ الْوَلَدُ أَوْ يَتِيمَةُ الرَّجُلِ وَالرَّجُلُ عَلَى تَأَهْلِهِ فَأَمَرَهُمْ اللَّهُ بِالِاسْتِئْذَانِ فِي تِلْكَ الْعَوْرَاتِ فَجَاءَهُمْ اللَّهُ بِالسُّتُورِ وَالْخَيْرِ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَعْمَلُ بِذَلِكَ بَعْدُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَعَطَاءٍ يُفْسِدُ هَذَا الْحَدِيثَ.

تمہارے غلام لونڈیاں اور جو لڑکے سیانے ہیں لیکن ابھی جوان نہیں ہوئے فجر کی نماز سے پہلے اور جب دوپہر کو تم کپڑے اتارتے ہو اور وقتوں کے علاوہ کوئی گناہ نہیں ہے تم پر نہ ان پر ایک دوسرے کے پاس جائیں اور اللہ خوب جانتا ہے حکمتوں والا۔ ابن عباس نے فرمایا اللہ تعالیٰ حلیم اور رحیم ہے مومنین کے ساتھ۔ اور دوست رکھتا ہے پردہ پوشی کو۔ جب یہ آیت اتری اس وقت میں لوگوں کے گھروں میں نہ پردے تھے نہ سہربان تھے تو اکثر خدمت گار، یا لڑکا یا یتیم، ایسے وقت میں چلا آتا کہ آدمی اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہوتا۔ اس لیے اللہ نے حکم دیا ان کو اذن لینے کا ان وقتوں میں۔ پھر اس کے بعد اللہ نے اپنے فضل سے پردے دیئے اور بھی کچھ عنایت فرمایا اس وقت سے میں نے کسی کو اس آیت پر عمل کرتے نہیں دیکھا۔ (یعنی لوگوں نے اپنے حجروں پر دروازے لگا دیئے چنانچہ دوسرے لوگ اب کمروں میں اسی وقت داخل ہو سکتے ہیں جب دروازے کھلے ہوں)

❁❁❁

تشریحی نکات

☜ اس عمر کے چھوٹے بچے جو ابھی مرد و عورت کے تعلقات کا شعور نہیں رکھتے اگر گھروں میں بلا

اجازت آمد و رفت کریں تو یہ جائز ہے لیکن تین اوقات ایسے ہیں جن میں انہیں بھی اجازت لے کر آنے کا حکم ہے۔ قرآن مجید نے اس کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ (النور : ۵۸)

> نوٹ : اردو کی کسی تفسیر سے اس آیت کا ترجمہ اور شرح اپنی کتاب پر نوٹ کر لیں۔ نیز استیذان کے مزید آداب کے لئے ملاحظہ ہو (سورۃ الاحزاب : ۵۳)

❁❁❁

أبواب السلام

سلام کے احکامات

135. بَاب

إِفْشَاء السَّلَام

باب : آپس میں ایک دوسرے کو ملاقات کے وقت سلام کرنا

1-135 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم جنت میں نہ جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور ایمان تمہارا پورا نہ ہو گا جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو۔ کیا میں تم کو ایسا امر نہ بتاؤں جب تم

اس کو کرو تو آپس میں محبت ہو جائے، السلام علیکم ایک دوسرے سے دل کھول کر کیا کرو۔

135-2 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اسلام کا کونسا طریقہ بہتر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کھانا کھلانا اور سلام کرنا ہر شخص کو خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔

136.بَاب كَيْفَ السَّلَامُ

باب: سلام کیونکر کرنا چاہیے

136-1 عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ.

عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا السلام علیکم آپ ﷺ نے اس کو جواب دیا وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اس کو دس نیکیاں ملیں، پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپ ﷺ نے اس کو جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو بیس نیکیاں ملیں، پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' آپ ﷺ نے جواب دیا وہ بیٹھ گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس کو تیس نیکیاں ملیں۔

136-1 مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُونَ قَالَ هَكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ.

معاذ، معاذ بن انس سے روایت ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اور ایک شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ومغفرتہ' تو آپ ﷺ نے کہا چالیس، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی طرح نیکیاں بڑھتی جائیں گی۔

❁❁❁

137. بَاب فِي فَضْلِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ

باب : سلام کے ساتھ ابتداء کرنے کی فضیلت

137-1 عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ.

ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ شخص ہے جو سلام میں سبقت کرے۔

❁❁❁

138. بَاب فِي مَنْ أَوْلَى بِالسَّلَامِ

باب : پہلے کس کو سلام کرنا چاہئے۔

138-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑا جتھا بڑے جتھے پر۔

❁❁❁

138-2 أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ثُمَّ

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل کو پھر بیان کیا

ذِكْرَ الْحَدِيثِ.

اسی (گزشتہ) حدیث کو۔

139. بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ

باب: ایک شخص جب دوسرے شخص سے جدا ہو کر پھر ملے تو سلام کرے (اگرچہ جدائی تھوڑے وقت کی ہو)

1-139 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں اپنے بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے اگر دونوں کے بیچ میں ایک درخت یا دیوار یا پتھر کی آڑ ہو جائے پھر ملیں تو پھر سلام کریں۔

2-139 عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيَدْخُلُ عُمَرُ.

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ ایک حجرے میں تھے، انہوں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیکم کیا عمر اندر آئے۔

140. بَابٌ فِي السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب: لڑکوں کو سلام کرنے کا بیان

1-140 عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

ثابت، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں پر سے گزرے جو کھیل رہے تھے، آپ ﷺ نے ان پر سلام کیا۔

141. بَابٌ فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ

باب : عورتوں پر سلام کرنے کا بیان

1-141 عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم عورتوں کے پاس آئے تو ہم پر سلام کیا

تشریحی نکات :

رشتہ دار خواتین سے ملاقات ہو تو انھیں بھی سلام کرنا چاہیے۔ اجنبی خواتین کو سلام کرنا مناسب نہیں۔

142. بَابٌ فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ

باب : کافروں کو کیونکر سلام کرے

1-142 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ.

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود جب تم میں سے کسی کو سلام کرتے ہیں تو السلام علیکم کی بجائے السام علیکم کہتے ہیں یعنی موت پڑے تم پر تو تم اس کے جواب میں وعلیکم کہا کرو (یعنی تمہارے ہی اوپر موت پڑے۔

2-142 عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ

انسؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے رسول

ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ.

اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں آپ ﷺ نے فرمایا وعلیکم کہو۔

❁❁❁

143. بَابٌ فِي السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ

باب: جب رخصت ہونے لگے تو سلام کرے

143-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتْ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے تو السلام علیکم کہے، پھر جب اٹھنے لگے تو سلام کرے کیونکہ پہلا سلام کچھ اخیر کے سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے (یعنی جیسے آتے وقت سلام کرنا ضروری ہے ویسے ہی جاتے وقت سلام کرنا ضروری ہے)۔

❁❁❁

144. بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ

باب: علیک السلام کہنا مکروہ ہے

144-1 عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ

ابو جری ہجیمیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى.

علیک السلام مت کہو کیونکہ یہ مُردوں کا سلام ہے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- شروع میں یوں کہے السلام علیکم یا سلام علیکم، علیک السلام نہ کہے البتہ جواب میں علیک السلام کہہ سکتے ہیں۔
- مُردوں سے جب خطاب کرتے ہیں تو یوں کہتے ہیں یا مُردے کی روح دوسرے مردے کی روح سے جب ملتی ہے تو یوں کہتی ہے علیک السلام۔

❁❁❁

145. بَابُ مَا جَاءَ فِي رَدِّ الْوَاحِدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

باب: ایک آدمی جماعت میں سے سلام کا جواب دے تو کافی ہے۔

145-1 عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ.

حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے (ابوداؤد نے کہا حسن بن علی نے اس حدیث کو مرفوع کہا ہے) کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر گزرے تو ان میں سے ایک کا سلام کرنا کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔

❁❁❁

146. بَابٌ فِي الْمُصَافَحَةِ

باب: مصافحہ کا بیان

146-1 عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ

براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا.

اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی تعریف کریں اور اس سے مغفرت چاہیں تو ان کی مغفرت ہو گی۔

❁❁❁

146-2 عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا.

براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں تو ان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے جدا ہونے سے پہلے۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- مصافحہ مسنون ہے ملاقات کے وقت، سلام کے بعد۔ نماز کے بعد مصافحہ کرنے کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے، بلکہ بعض نے اسے بدعت کہا ہے۔ ہاں اگر اس وقت کے سلام کو مسنون نہ سمجھے تو یہ بھی جائز ہے۔

❁❁❁

147. بَابٌ فِي الْمُعَانَقَةِ

باب: معانقہ کا بیان

147-1 عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سُيِّرَ مِنَ الشَّامِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذًا أُخْبِرُكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا قُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ قَالَ مَا

عنزہ کے ایک شخص نے ابوذر سے پوچھا، جب وہ شام سے چلے گئے، کہ میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث پوچھتا ہوں، ابوذر نے کہا میں بتادوں مگر جب کوئی راز ہو (راز کی بات پوچھو گے) تو نہ بتاؤں گا اس شخص نے کہا نہیں نہیں راز نہیں ہے کیا رسول اللہ ﷺ

لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ لِي فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ.

ملاقات کے وقت تم سے مصافحہ کرتے تھے، ابوذر نے کہا میں نے جب کبھی رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی تو آپ ﷺ نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ایک روز آپ ﷺ نے مجھے بلایا میں گھر میں نہ تھا جب آیا تو مجھے خبر ہوئی میں آپ کے پاس آیا۔ رسول اللہ ﷺ تخت پر تھے، آپ ﷺ نے مجھے چمٹا لیا، یہ بہت عمدہ تھا بہت عمدہ۔

❁❁❁

تشریحی نکات

اس شخص کے ساتھ جو سفر سے یا باہر سے آئے معانقہ کرنا مسنون ہے اور عیدین میں معانقہ کرنے کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے ہاں اگر صرف خوشی کے اظہار کے لیے معانقہ کریں تو کوئی حرج نہیں۔

❁❁❁

148. بَابٌ فِي الْقِيَامِ

باب : تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جانا کیسا ہے؟

148-1 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ فَجَاءَ حَتَّى قَعَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ قریظہ کے لوگ سعد بن معاذؓ کے پاس آئے جن کو رسول اللہ ﷺ نے بلا بھیجا تھا، تو سعد ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کی طرف یا اپنے سے بہتر کی طرف پھر سعد

آئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے۔

148-2 عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَقَالَ الْحَسَنُ حَدِيثًا وَكَلَامًا وَلَمْ يَذْكُرْ الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهَدْيَ وَالدَّلَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا.

ام المومنین سیدۃ عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو چال چلن اور بات چیت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ نہیں دیکھا جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر شفقت سے ان کو پیار کرتے اور اپنی جگہ بٹھاتے۔ اسی طرح جب رسول اللہ ﷺ فاطمہؓ کے پاس جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور محبت سے آپ ﷺ کو پیار کرتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔

149. بَاب فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ

باب۔ آدمی اپنے بچے کو پیار کرے

149-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنْ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هَذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ پیار کر رہے تھے امام حسینؓ کو تو کہا میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رحم نہ کرے اس پر رحم نہ ہو گا۔

149-2 عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ عُذْرَكِ وَقَرَأَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبَوَايَ قُومِي فَقَبِّلِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِيَّاكُمَا.

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا (بیان کیا قصہ افک کا جیسا دوسری کتابوں میں بہ تفصیل مذکور ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوش ہو جا اے عائشہ اللہ جل جلالہ نے تیرا حال کلام اللہ میں بیان فرمایا اور آپ ﷺ نے آیتیں پڑھ کر سنائیں اس وقت میرے ماں باپ نے کہا اٹھ اور آنحضرت ﷺ کے سر کو چوم میں نے کہا میں تو خدا کا شکر کرتی ہوں نہ تمہارا کیونکہ تم کو بھی شبہ ہو گیا تھا اور تم نے میری طرفداری کچھ نہ کی یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ نے میری عصمت اور پاکدامنی کے متعلق آیت نازل فرمائی۔

نوٹ: دوسری روایت میں واقعہ افک کا ذکر ہے۔ عربی اردو کی کسی مفصل تفسیر کا مطالعہ کیجئے اور اس واقعہ کا خلاصہ اپنی کتاب میں نوٹ کر لیں۔ ملاحظہ ہو (سورۃ النور آیات ۱۱ تا ۲۶)

150. بَاب فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ

باب : دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینے کا بیان

150-1 عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ

شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ملے جعفر بن ابی طالبؓ سے تو ان سے معانقہ کیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

❁❁❁

❁❁❁

151. بَاب فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ

باب : گال پر بوسہ دینا

151-1 عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَام.

ایاس بن دغفل سے روایت ہے کہ میں نے ابو نضرہ کو دیکھا انہوں نے امام حسینؓ کے گال پر بوسہ دیا۔

❁❁❁

151-2 عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا.

براءؓ سے روایت ہے کہ میں ابوبکر صدیق کے ساتھ آیا جب وہ پہلے پہل مدینے میں آئے دیکھا تو ان کی صاحبزادی عائشہؓ لیٹی ہوئی ہیں اور ان کو بخار چڑھ آیا ہے تو ابوبکر ان کے پاس آئے اور پوچھا کیسی ہے بیٹی اور بوسہ دیا ان کے گال پر۔

❁❁❁

❁❁❁

152. بَاب فِي قُبْلَةِ الْيَدِ

باب : ہاتھ پر بوسہ دینا

152-1 أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ فَدَنَوْنَا يَعْنِي مِنْ النَّبِيِّ

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک قصہ بیان کیا اور یہ کہا کہ ہم نزدیک گئے رسول اللہ ﷺ

ﷺ فقبّلنا يدهٗ.

کے اور بوسہ دیا آپ ﷺ کے ہاتھ پر۔

❁❁❁

تشریحی نکات

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم، متقی اور پرہیز گار جو درحقیقت وارثِ رسول ہے اس کے ہاتھ کا بوسہ دینا تعظیماً درست ہے۔(تشریح از علامہ وحید الزمان)

❁❁❁

153.بَاب فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ

1-153 عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي فَقَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ.

❁❁❁

باب: اورکسی مقام پر جسم میں بوسہ دینا

اسید بن حضیرؓ سے روایت ہے کہ جو ایک شخص تھے انصار میں سے وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور دل لگی کر کے لوگوں کو ہنساتے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ایک ٹھونگا دیا لکڑی سے ان کی کوکھ میں۔ اسید نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس کا بدلہ دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا اچھا بدلہ لے لے۔ اسید نے کہا آپ ﷺ قمیص پہنے ہیں میں ننگا تھا رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اٹھالی تو اسید چمٹ گیا آپ ﷺ سے اور بوسہ دینے لگا آپ ﷺ کے پہلو پر اور عرض کیا میرا مقصد یہی تھا یا رسول اللہ ﷺ۔

❁❁❁

❁❁❁

154.بَاب فِي قُبْلَةِ الرِّجْلِ

باب: پاؤں کا بوسہ دینے کا بیان

154-1 عَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ قَالَ وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْأَشَجُّ حَتَّى أَتَى عَيْبَتَهُ فَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ إِنَّ فِيكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَتَخَلَّقُ بِهِمَا أَمْ اللَّهُ جَبَلَنِي عَلَيْهِمَا قَالَ بَلْ اللَّهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

زراع سے روایت ہے کہ وہ وفد عبدالقیس میں تھے کہا، کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو اپنے اونٹوں سے جلدی جلدی اترنے لگے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں اور پاؤں پر بوسہ دینے لگے منذر اشج نے انتظار کیا یہاں تک کہ اپنی گٹھڑی سے دو کپڑے نکال کر پہن لیے، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا (اے منذر) تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے ایک بردباری، دوسری تسکین اور تشفی اور متانت، (سمجھ بوجھ کر دیر میں کام کرنا. جلدی اور گھبراہٹ کے حال میں کام میں نہ کرنا) منذر نے کہا یا رسول اللہ یہ دو خصلتیں جو مجھ میں ہیں ان کو میں نے اختیار کیا ہے یا، اللہ نے مجھ میں پیدائش سے یہ خصلتیں رکھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ اللہ نے پیدائش سے تجھ میں یہ خصلتیں رکھی ہیں۔ منذر نے کہا شکر ہے اللہ کا کہ اس نے مجھ میں دو ایسی خصلتیں پیدا کیں جن کو اللہ او اس کا رسول ﷺ پسند کرتا ہے۔

❁❁❁

❁❁❁

❁❁❁

155. بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ

باب : ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ مجھ کو تجھ پر فدا کرے تو کیسا ہے؟

155-1 عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا فِدَاؤُكَ

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو پکارا اے ابوذر، میں نے عرض کیا اور مستعد ہوں آپ کی خدمت میں یا رسول اللہ اور فدا ہوں آپ ﷺ پر۔

❁❁❁

❁❁❁

156. بَاب الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ حَفِظَكَ اللَّهُ

باب : ایک شخص دوسرے سے یوں کہے اللہ جل جلالہ تجھ کو محفوظ رکھے

156-1 أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَعَطِشُوا فَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَزِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ حَفِظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ.

ابو قتادة سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے لوگوں کو پیاس لگی وہ سب جلدی جلدی چلے گئے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کی اس رات کو، تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ تیری حفاظت کرے جیسے تو نے اس کے نبی کی حفاظت کی۔

❁❁❁

❁❁❁

157. بَاب الرَّجُلِ يَقُومُ لِلرَّجُلِ يُعَظِّمُهُ بِذَلِكَ

باب : ایک شخص دوسرے شخص کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو جائے تو کیسا ہے؟

157-1 عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ

ابو مجلز سے روایت ہے کہ معاویہ آئے ابن زبیر اور ابن عامر کے پاس تو ابن عامر کھڑے ہو گئے

عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ.

اور عبداللہ بن زبیر بیٹھے رہے۔ حضرت معاویہؓ نے ابن عامر سے کہا بیٹھ جا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص پسند کرے اس بات کو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے رہیں تو وہ بنا لے اپنا ٹھکانہ جہنم میں۔

❁❁❁

2-157 عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ برآمد ہوئے ایک لکڑی پر ٹیکہ لگائے ہوئے تو ہم سب کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا مت کھڑے ہوا کرو جیسے کھڑے ہوا کرتے ہیں عجم کے لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کو۔

❁❁❁

تشریحی نکات

- یہ حدیث نص ہے ممانعت قیام میں مگر محمول کیا ہے اس کو عادت کرنے پر ہر ادنیٰ اور اعلیٰ کے لیے جیسے دکن ہندوستان میں دستور ہے کہ ہر ایک کی تعظیم کے لیے قیام کرتے ہیں، یہ امر ممنوع ہے اور گاہ گاہ قیام عالم دیندار کے واسطے جو در حقیقت خدا کی تعظیم ہے، اس قدر ممنوع نہیں ہے، سیوطی نے کہا طبرانی نے اس حدیث کو ضعیف اور مضطرب الاسناد کہا ہے اور ابو العنبس اس کی اسناد میں مجہول ہے۔
- گزشتہ چند ابواب میں بڑوں اور بزرگوں کے لئیے کھڑا ہونے کا جواز بتایا گیا۔ ان احادیث سے ممانعت معلوم ہو رہی ہے۔ اگر کوئی بڑا سردار یا دنیادار تکبر کی وجہ سے یہ چاہے کہ اس کے آنے پر لوگ اس کے سامنے کھڑے ہو جائیں تو ایسے حالات میں کھڑا ہونا درست نہیں۔ اسی

طرح جب مجلس میں انتشار پھیلنے اور گڑبڑ کا خدشہ ہو تو بھی کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن اپنے بزرگوں، اساتذہ اور علماء و شیوخ کے احترام میں کھڑا ہونا جائز امر ہے۔

158. بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامُ

باب: جو شخص دوسرے کی طرف سے سلام پہنچادے تو جواب میں کیا کہے؟

1-158 عَنْ غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ.

غالب سے روایت ہے کہ ہم حسن کے دروازے پر بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اس نے میرے دادا سے سنا کہ میرے باپ نے مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا جب جانا تو میری طرف سے سلام کہنا میں گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے باپ نے آپ ﷺ کو سلام کہا ہے آپ نے فرمایا تم پر اور تمہارے باپ پر سلام ہے۔

❁❁❁

2-158 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (سیدۃ عائشہؓ) سے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں تو انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

❁❁❁

159. بَاب فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ

باب: ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو ہنستا رکھے

159-1 حَدَّثَنَا ابْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ.

ابن کنانہ، ان کے والد، ان کے دادا مرداس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہنسے تو حضرت ابوبکرؓ یا حضرت عمرؓ نے کہا اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے۔

❁❁❁

160. بَابٌ فِي الْبِنَاءِ

باب : مکان بنانے کا بیان

160-1 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أُطَيِّنُ حَائِطًا لِي أَنَا وَأُمِّي فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْءٌ أُصْلِحُهُ فَقَالَ الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ.

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اور میری ماں ایک دیوار پر گارا کر رہے تھے آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے اے عبداللہ میں نے کہا دیوار کو درست کر رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا موت اس سے بھی جلد آنے والی ہے۔

❁❁❁

160-2 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ أَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے راہ میں ایک اونچا گنبد دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیا ہے، تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ فلاں انصاری کا مکان ہے آپ ﷺ سن کر چپ ہو رہے اور دل میں اس بات کو رکھا جب وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور مجلس میں آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اس کی طرف التفات نہ کیا اور چند بار ایسا ہی ہوا یہاں تک کہ اس کو معلوم ہو گیا غصہ آپ ﷺ کا اس نے اپنے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ. قَالَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ عَنْهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا يَعْنِي مَا لَا بُدَّ مِنْهُ

دوستوں سے شکایت کی اور کہا اللہ کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ ویسا نہیں پاتا جیسے پہلے آپ میرے ساتھ محبت کرتے تھے۔ لوگوں نے کہا آپ ﷺ ایک روز باہر نکلے تھے تو تیرا مکان دیکھا (شاید اسی مکان کو دیکھ کر آپ ﷺ ناراض ہوئے ہوں) یہ سن کر وہ شخص اپنے مکان میں آیا اور اس کو گرا دیا زمین کے برابر کر دیا، پھر ایک روز آپ ﷺ نکلے اور اس مکان کو نہ دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا وہ مکان کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کے مالک نے ہم سے شکایت کی آپ ﷺ کی بے التفاتی کی تو ہم نے اس کو بتا دیا اس لیے اس نے اس کو منہدم کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا ہر مکان اس کے مالک پر وبال ہے، مگر وہ کہ اس کے بغیر چارہ کار نہ ہو۔

❁❁❁

161.بَاب فِي اتِّخَاذِ الْغُرَفِ

باب: بالا خانے بنانے کا بیان

1-161 عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ الطَّعَامَ فَقَالَ يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَأَعْطِهِمْ فَارْتَقَى بِنَا إِلَى عِلِّيَّةٍ فَأَخَذَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْزَتِهِ فَفَتَحَ

دکین بن سعید مزنیؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے غلہ مانگنے کو، آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر جا اور دے ان کو، عمرؓ ہم کو ایک بالا خانے پر لے کر چڑھے، پھر

کنجی لے کر اس کو کھولا۔

❁❁❁

❁❁❁

تشریحی نکات

گزشتہ دو ابواب میں بلند و بالا تعمیرات کی ممانعت کا ذکر تھا اس روایت سے جواز معلوم ہو رہا ہے۔ دراصل اپنی ذات اور ضرورت کے لیئے مکان بنانا جائز ہے۔ لیکن ضرورت سے زائد تعمیرات اور کئی کئی مکانات بنانا اور اسی میں وقت صرف کرنا اور شوق پالینا جائز نہیں۔

❁❁❁

162. بَاب فِي قَطْعِ السِّدْرِ

باب: بیری کا درخت کاٹنے کیسا ہے؟

162-1 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ.

عبداللہ بن حبشیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بیری کا درخت کاٹے اس نے اپنا سر اوندھا گرادیا جہنم میں۔

❁❁❁

162-2 عَنْ حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ أَتَرَى هَذِهِ الْأَبْوَابَ وَالْمَصَارِيعَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ كَانَ عُرْوَةُ يَقْطَعُهُ مِنْ أَرْضِهِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ زَادَ حُمَيْدٌ فَقَالَ هِيَ يَا عِرَاقِيُّ جِئْتَنِي بِبِدْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنَّمَا الْبِدْعَةُ مِنْ قِبَلِكُمْ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِمَكَّةَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ.

حسان بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے ہشام بن عروہ سے پوچھا بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے اور وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے عروہ کے مکان سے، تو ہشام نے کہا تم کیا سمجھتے ہو ان دروازوں اور چوکھٹوں کو یہ سب بیری کے بنے ہوئے ہیں اور عروہ اس کو زمین سے کاٹ کر لائے تھے اور کہا کہ کوئی حرج نہیں، پھر ہشام نے کہا اے عراقی یہ ہی بدعت تمہاری طرف سے ہے میں نے سنا کہ مکہ میں کوئی کہتا تھا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے بیر کے درخت

کاٹنے والوں پر۔

❁❁❁ ❁❁❁

تشریحی نکات

یہاں مراد حرم کی بیری ہے یا وہ بیری جس کے سائے اور پھلوں سے لوگوں کو فائدہ ہو اور بے ضرورت کاٹی جائے۔ یہی حکم ہے ہر پھل دار اور سایہ دار درخت کے بارے میں یہی حکم ہے۔ ورنہ ضرورت کے لیئے لکڑ کاٹنا جائز ہے۔

❁❁❁

163.بَاب فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى

باب: راستے میں سے موذی شے کو ہٹانا

163-1 أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنْ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ.

بریدہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اس کو چاہئے کہ ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اتنی طاقت کس کو ہے آپ ﷺ نے فرمایا مسجد میں تھوک یا رینٹھ کو دفن کر دینا اور موذی چیز کو راہ سے ہٹا دینا ان میں بھی صدقے کا ثواب ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو دو رکعتیں چاشت (اشراق) کی کافی ہیں تجھ کو۔

❁❁❁ ❁❁❁

163-2 عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح کو آدمی کے ہر عضو پر ایک صدقہ

مِنْ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ تَسْلِيمُهُ عَلَى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُهُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَبُضْعَتُهُ أَهْلَهُ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِي شَهْوَةً وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حَقِّهَا أَكَانَ يَأْثَمُ قَالَ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى.

ہوتا ہے۔ اپنے ملاقاتی کو سلام کرنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور راستے سے موذی اشیاء کا ہٹانا صدقہ ہے (جیسے کانٹا، سانپ، بچھو، پتھر، نجاست وغیرہ) اور اپنی بی بی سے صحبت کرنا صدقہ ہے، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ تو اپنی خواہش کو پورا کرے گا اس کو ثواب کیونکر ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ اس خواہش کو بے محل پورا کرتا تو گنہگار ہوتا کہ نہیں (پھر اس سے بچنے میں اور محل پر صرف کرنے میں ثواب بھی ہو گا) بعد اس کے آپ ﷺ نے فرمایا ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کافی ہیں۔

❁❁❁

3-163 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ وَأَلْقَاهُ وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے کوئی نیکی نہیں کی تھی سوا اس کے کہ ایک کانٹے کی شاخ راستے میں تھی اس کو دور کر دیا تھا جو درخت میں سے کاٹ ڈالے تھے یا راستے میں پڑے ہوئے تھے اس کو ہٹا دیا تھا اللہ جل جلالہ نے اس کی یہی نیکی تسلیم کی اور جنت عنایت فرمائی۔

❁❁❁

❁❁❁

164. باب في إطفاء النار بالليل

164-1 عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رِوَايَةً وَقَالَ مَرَّةً يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ.

***

164-2 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَأَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ فَجَاءَتْ بِهَا فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَى هَذَا فَتَحْرِقُكُمْ.

***

165. باب في قتل الحيات

165-1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

***

باب: رات کے وقت چراغ یا آگ بجھا دینا چاہیے۔

سالم، ان کے والد عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت چھوڑو آگ اپنے گھروں میں جب کہ تم سونے لگو۔

***

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک چوہیا ایک بتی کھینچتی ہوئی آئی اور اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ڈال دیا جس بوریے پر آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے تو اس میں ایک درہم کے برابر جلا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو اس لیے کہ شیطان ایسی ہی چیزوں کو یہ باتیں سکھا دیتا ہے پھر وہ تم کو جلا دیں۔

***

باب: سانپوں کا مارنے کا بیان

ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نے سانپوں سے صلح نہیں کی جب سے ان سے لڑائی شروع کی جو شخص ڈر کر کسی سانپ کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

***

165-2 عن العباس بن عبد المطلب أنه قال لرسول الله ﷺ إنا نريد أن نكنس زمزم وإن فيها من هذه الجنان يعني الحيات الصغار فأمر النبي ﷺ بقتلهن.

عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ہم چاہتے ہیں زمزم کو صاف کریں [illegible] وہاں سانپ ہیں چھوٹے [illegible] تو آپ ﷺ نے حکم دیا ان [illegible] مارنے کا۔

* * *

165-3 عن أبي سعيد الخدري يقول قال رسول الله ﷺ إن الهوام من الجن فمن رأى في بيته شيئا فليحرج عليه ثلاث مرات فإن عاد فليقتله فإنه شيطان.

ابو سعید الخدری سے روایت ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعض سانپ جن ہوتے ہیں جب کوئی اپنے گھر میں سانپ دیکھے تو تین بار اس سے [illegible] پھر [illegible] تکلیف ہوگی [illegible] پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

* * *

165-4 أبي ليلى عن أبيه أن رسول الله ﷺ سئل عن حيات البيوت فقال إذا رأيتم منهن شيئا في مساكنكم فقولوا أنشدكن العهد الذي أخذ عليكن نوح أنشدكن العهد الذي أخذ عليكن سليمان أن لا تؤذونا فإن عدن فاقتلوهن.

ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا گھروں کے سانپوں کا آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو اپنے گھروں میں تو یوں کہو: ہم تم کو قسم دیتے ہیں اس عہد کی جو حضرت نوح علیہ السلام نے تم سے لیا تھا اور قسم دیتے ہیں تم کو اس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تم سے لیا تھا کہ ہم کو ایذاء نہ دو پھر وہ اگر نکلیں تو ان کو مار ڈالو۔

* * *

166. باب في قتل الأوزاغ

166-1 عن عامر بن سعد عن قال أمر رسول الله ﷺ بقتل الوزغ وسماه فويسقا.

باب: گرگٹ مارنے کا بیان

عامر، سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا گرگٹ (چھپکلی) مارنے کا اور اس کو فویسق کہا (یعنی چھوٹا فاسق)

❁❁❁

166-2 عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من قتل وزغة في أول ضربة فله كذا وكذا حسنة ومن قتلها في الضربة الثانية فله كذا وكذا حسنة أدنى من الأولى ومن قتلها في الضربة الثالثة فله كذا وكذا حسنة أدنى من الثانية

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی بار میں مار دے اس کو اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی اور جو شخص دوسری بار میں مارے تو اس کو اتنی اتنی نیکیاں ملیں جو پہلے سے کم ہوں گی اور جو شخص تیسری بار میں مارے تو اس کو اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی جو دوسری بار سے کم ہوں گی۔

❁❁❁

167. باب في قتل الذر

167-1 عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ أن نملة قرصت نبيا من الأنبياء فأمر بقرية النمل فأحرقت فأوحى الله إليه أفي أن قرصتك نملة أهلكت أمة من الأمم تسبح.

باب: چیونٹی کے مارنے کا بیان

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا انہوں نے سارا چھتہ چیونٹیوں کا جلا دیا۔ تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی کہ ایک چیونٹی کے قصور سے تو نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ کی تسبیح کرتی تھی۔

❁❁❁

167-2 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنْ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ.

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چار جانوروں کے قتل کرنے سے ایک چیونٹی دوسری شہد کی مکھی تیسری ہد ہد چوتھی چڑیا (کیونکہ یہ ایذا نہیں دیتے اگر ایذا ہو تو ان کا بھگا دینا درست ہے)۔

❁❁❁

167-3 عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتْ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ.

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں آپ ﷺ حاجت کو گئے ہم نے ایک چڑیا دیکھی اس کے دو بچے تھے، بچے ہم نے اٹھا لیے۔ اس کی ماں تڑپنے اور گرنے لگی رسول اللہ ﷺ آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کس نے مصیبت میں ڈالا ہے اس کا بچہ لے کر؟ دے دو بچہ اس کا۔ اور آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک سوراخ دیکھا جو جلا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کس نے اس کو جلایا؟ ہم نے کہا ہم لوگوں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مناسب نہیں کہ آگ کے رب کے سوا کوئی شخص کسی کو جلائے۔

❁❁❁

168. بَاب فِي قَتْلِ الضِّفْدَعِ

باب: مینڈک مارنا کیسا ہے؟

168-1 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ

عبدالرحمٰن بن عثمان سے روایت ہے کہ ایک

طبيبا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن ضفدع يجعلها في دواء فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم عن قتلها

طبیب نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مینڈک کو دوا میں ڈالوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے منع فرمایا۔

169. باب في الخذف

باب: کنکریاں مارنے کا بیان

169-1 عن عبد الله بن مغفل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخذف قال إنه لا يصيد صيدا ولا ينكأ عدوا وإنما يفقأ العين ويكسر السن.

عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی کنکریاں پتھر (بطور کھیل کے بہلانے کے لیے) مارنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اس سے شکار، نہ دشمن مرتا ہے، بلکہ آنکھ پھوٹ جاتی ہے یا دانت ٹوٹ جاتا ہے۔

170. باب في مشي النساء في الطريق

باب: راستے میں عورتیں کیونکر چلیں

170-1 أبي أسيد الأنصاري عن أبيه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء في الطريق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للنساء استأخرن فإنه ليس لكن أن تحققن الطريق عليكن بحافات الطريق

ابو اسید الانصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں سے نکلتے ہوئے جب لوگ مل گئے تھے عورتوں کے ساتھ راستہ میں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ تم کو بیچوں بیچ راہ میں نہ چلنا چاہئے، بلکہ ایک کنارے پر چلو عورت جب

فَكَانَتْ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ ۔

چلتی تھی تو ایک دیوار سے لگ کر چلتی تھی یہاں تک کہ اس کا کپڑا دیوار پر لٹک جاتا تھا۔ (یعنی کنارے پر چلتی تھی)۔

❁❁❁

2-170 عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَمْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ.

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مرد کو دو عورتوں کے بیچ میں چلنے سے۔

❁❁❁

❁❁❁

171. بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسُبُّ الدَّهْرَ

باب: زمانے کو برا کہنا درست نہیں

1-171 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان مجھے تکلیف دیتا ہے زمانے کو برا بھلا کہتا ہے، حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں۔ تمام امور میرے ہاتھ میں ہیں۔ دن رات کو گردش دیتا ہوں۔

❁❁❁

❁❁❁

شعبہ حدیث و سیرت
کلیہ عربی و علوم اسلامیہ
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد